حسام الحرمین
اردو
مؤلفہ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی
مکتبہ نبویہ ○ لاہور

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیحضرت فاضل بریلوی کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علی منحر الکفر والمین

تالیف: اعلیحضرت مجدد مائتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ترجمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

ایم۔اے

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

تعارف کتاب

نام کتاب .... حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین (عربی)

نام مصنف .... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سال تالیف ۱۳۲۴ھ

سال اشاعتِ اوّل ۱۳۲۵ھ

موضوعِ کتاب .... اعلیٰ حضرت کے علمی کمالات پر علمائے حرمین کے تاثرات

مقدمہ .... مولانا عبدالحکیم شرف قادری

اُردو ترجمہ .... پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ایم اے

سال طباعت اُردو ترجمہ ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

سائز ۱۶x۲۳x۳۶

ناشر .... مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

صفحات ۱۶۰

سال طباعت زیرِ نظر ترجمہ ۲۰۰۶ء

ہدیہ .... ۷۵ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مکتبہ قادری رضوی گنج بخش روڈ لاہور	علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور
نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ لاہور	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
اورینٹل پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور	روحانی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور
شبیر برادر اُردو بازار لاہور	مکتبہ زاویہ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

042-724006

پیرایۂ آغاز

رشحاتِ قلم حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور

عوام الناس کو یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ اہلِ سنّت وجماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سرگرم پیکار ہیں، ہر دو مکتبِ فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعم خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وُہ ہیں جو ان اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بنأ پر ہو یا اِس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں الجھنا ہی بہتر ہے مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں، یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اصولی ہوگا، ایسی صورت میں لازمی طور پر "یک درگیر ومحکم گیر" ایک جانب کی حمایت اور دُوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (الآیہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحق غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہُوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے تک کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو طوق وسلاسل کی دھمکیاں حرفِ اختلاف اور نعرۂ حق

سے باز نہ رکھ سکیں، تحریکِ ختمِ نبوت میں غیور مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختۂ دار کو اپنے لیے تیار پایا لیکن وُہ کسی طرح بھی قصرِ نبوت میں نقب لگانے والوں کو بڑاشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہُوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جا سکتا ہے؛ کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہل سنّت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے ، یہ دُوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصالِ ثواب، عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر وناظر اور نور وبشر وغیرہ مسائل پر دُھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وُہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں کُھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالَم کو کافر ومشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہُوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے، علمائے اہل سنّت اور خاص طور پر خاتم الحکماء علامہ محمد فضل حق خیر آبادی نے اس نظریے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" [1]

---

[1] محمد قاسم نانوتوی: تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۲۴
نوٹ: تحذیر الناس ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں تالیف کی گئی۔

غور فرمائیے! کہ کیا یہ امتِ مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا) کا صاف انکار نہیں ہے؟ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنیٰ تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار ہو گیا، مرزائے قادیانی کی تردید وتکفیر کے ساتھ ساتھ اس عبارت کی تائید وحمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہورِ آفتاب کے انکار کی جرأت کر سکتا ہو، آج جب مرزائی اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیر الناس کے حمایتی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں، تحذیر الناس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھیے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختمِ نبوت اُمتِ مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے وُہ ختمِ نبوت (زمانی) کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں؟ لیکن وُہ یہ بُھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے، کیا دعوئ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدۂ ختمِ نبوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اس عنوان پر غزالیِ زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف "التبشیر بردّ التحذیر" کا مطالعہ سُود مند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہینِ قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہُوئی، جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے، اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ:

"شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالَم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے، شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہُوئی، فخرِ عالَم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔" (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

حیرت ہے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور سیّد عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف، شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پُوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جُرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہے، اس کا شیطان کے لیے اثبات بھی شرک ہو گا، شیطان کے لیے یہ علم قرآن پاک

سے کس طرح ثابت ہوگیا، کیا قرآن حکیم بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے؛ شوال ۱۳۰۶ھ میں مولانا غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہاولپور میں براہینِ قاطعہ کے ایسے ہی مقامات پر مناظرہ کرکے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو لاجواب کر دیا تھا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ "حفظ الایمان" منظرِ عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ:

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۸)

ان عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتا، کیونکہ یہ ما و شما کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ذات کریم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جن کی بارگاہ میں جنید و بایزید ہی نفس گم کردہ حاضری نہیں دیتے بلکہ ملائکہ بھی باادب حاضر ہوتے ہیں، یہ وہ دربار ہے جہاں اونچی آواز میں گفتگو کرنے سے تمام زندگی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، جہاں غلط معنی کے موہم الفاظ استعمال کرنا بھی ناجائز ہے کسی شاعر نے کیا صحیح کہا ہے: ؎

جو سرورِ عالم کے تقدس کو گھٹائے
وہ اور سبھی کچھ ہے مسلمان نہیں ہے

مولوی حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا گنگوہی .... فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیرِ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیتِ حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔"[۱]

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کافر نہ ہوگا؟ یہی وجہ تھی کہ علماءِ اہل سنت تحریر و تقریر میں ان عبارات کی قباحت برملا بیان کرتے رہے اور علماءِ دیوبند

[۱] حسین احمد ٹانڈوی: الشہاب الثاقب، ص ۵۰

سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو ان عبارات کا صحیح مجمل بیان کیجیے یا پھر توبہ کرکے ان عبارات کو نظر زد کر دیجیے، اس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطوط بھیجے گئے، آخر جب علماءِ دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد، براہینِ قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں المعتقد المنتقد کے حاشیہ المعتمد المستند میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں ان کی عبارات کی بناء پر فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے کسی ذاتی مخاصمت کی بنا پر نہیں تھا بلکہ ناموسِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حفاظت کی خاطر ایک فریضہ ادا کیا گیا تھا، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، ناظمِ تعلیمات شعبۂ تبلیغ دار العلوم دیوبند، اس فتوے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک، بعض علماءِ دیوبند، واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ اُنھوں نے انھیں سمجھا تو خاں صاحب پر ان علماءِ دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔"[۱]

اس تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناموسِ رسالت کی پاسداری کا کماحقہ، فریضہ ادا کیا اور علماءِ دیوبند کا اصرار ہے کہ ان کے اکابر کی عزت پر حرف نہیں آنا چاہیے، خواہ وُہ کچھ کہتے اور لکھتے رہیں، اس مقام پر پہنچ کر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ حق پر کون ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل، مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"جن بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہوئی وُہ تو اب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔"[۲]

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے بھی دو، نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان میں پہنچ چکے ہیں، حالانکہ نزاع ان "بزرگوں" کی ذات سے نہیں تھا، وجہِ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جو اب بھی من و عن موجود ہیں، جب تک اُن کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا اس

نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتوی پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشک و شبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو حمایتِ دین کے سلسلے میں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا، علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "المہند المفند" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو اہل سنت وجماعت کے ہیں، حالانکہ باعثِ نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں، صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ نے "التحقیقات لدفع التلبیسات" لکھ کر ایسی تمام عبارتوں کو طشت ازبام کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لیے علماء دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماء حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کیے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین کا مؤید نہیں ہے، اس پروپیگنڈے کے دفاع کے لیے شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متحدہ پاک و ہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات "الصوارم الہندیہ" کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے بلاوجہ اکابر دیوبند کی تکفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادم تھے اور "المہند" ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں ان حالات میں حسام الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پس منظر سامنے آجائے اور کسی کے لیے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے، مکتبۂ نبویہ نے اپنی روایات کے مطابق حسام الحرمین کو شائع کرکے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ
۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

حسام الحرمین کا تعارف

پیر زادہ اقبال احمد فاروقی - ایم اے - نگران مرکزی مجلس رضا لاہور

حسام الحرمین اعتقادی اور نظریاتی دنیا میں ایک نہایت اہم تاریخی کتاب ہے جو ایک عرصہ سے اہل علم وفضل کے مطالعہ میں آرہی ہے، اس کے کئی ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے مختلف ناشرین نے اسے عربی، اردو میں شائع کیا ہے اب تو اسے دنیا کی کئی دوسری زبانوں میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔

یہ کتاب دراصل علمائے حرمین الشریفین کی آراء، تاثرات اور تقاریظ کا ایک مجموعہ ہے جسے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دوران حج اور زیارت مدینہ طیبہ میں مرتب فرمایا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان کے چند مولوی نما "راہنمایان دین" نے ختم المرسلین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ختم نبوت پر تاویلیں اور دلیلیں دینا شروع کر دیں کہ حضور کے زمانہ میں کسی نبی کا آنا یا بعد از زمانہ وصال نبوی کسی کا دعویٰ نبوت کرنا حضور کی نبوت کی خاتمیت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ چونکہ برصغیر میں انگریز کا اقتدار تھا اس نے "آزادی اظہار رائے" کے پردہ میں ہر شخص کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی کہ وہ جو منہ میں آئے کہتا پھرے اس "آزادی اظہار رائے" نے برصغیر میں بڑے دینی فتنے پیدا کر دیئے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ ختم نبوت کے اس تاویلی فلسفہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کرنے پر آمادہ کر لیا۔ مولوی رشید احمد گنگوھی، خلیل

احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی "انگریز کی آزادی فکر و اظہار" سے فائدہ اٹھا کر ایسی کئی بے سروپا باتیں کہنا شروع کر دی۔ کتابیں لکھی جانے لگیں فتوے شائع ہونے لگے اور ملت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔ ان حالات کو فاضل بریلوی اور دوسرے علمائے اہلسنت نے بڑا محسوس کیا۔ ایسے "مولویوں" سے رابطہ کیا ان کی ان لغزشوں سے آگاہ کیا گیا انہیں ان خیالات سے رجوع کرنے کی استدعا کی گئی، مگر وہ انانیت اور انگریز کی عطا کردہ "آزادی اظہار خیال" کی وجہ سے اپنے خیالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کر سکے۔ فاضل بریلوی ان دنوں ۱۳۲۳ھ میں سفر حج کو روانہ ہوئے اور ایک "اعتقادی فرد" تیار کی۔ آپ نے عربی زبان میں "المعتمد المستند" کے نام پر علمائے حرمین الشریفین کی خدمت میں پیش کی اور ان سے فریاد کی استغاثہ کیا کہ وہ اس سلسلہ میں برصغیر کے مسلمانوں کی راہنمائی فرمائیں۔ انہیں آراء لکھیں اپنے تاثرات بیان کریں۔ اپنی تقاریظ کو اپنی مواہیر سے منصبت کر کے فیصلہ کریں کہ یہ فتنہ پرداز "مولوی" کیا کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں عمائے مکہ مکرمہ اور علمائے مدینہ منورہ کی عربی میں یہ تقاریظ مرتب کی گئیں، جس کا تاریخی نام "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) رکھا۔ واپس وطن آکر آپ نے اسے شائع کیا اور ساتھ ہی آپ کے خانوادے کے ایک عالم دین ماہر ادب عربی مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اردو ترجمہ کر دیا اور اسے عربی اردو میں یکساں شائع کیا۔

اس کتاب کی اشاعت پر اعتقادی دنیا میں ایک تہلکہ برپا ہو گیا۔ بدعقیدہ مولوی لوگ علمائے حرمین شریفین کی زد میں تھے، فرد جرم کے نشانہ میں تھے، عوام کے سامنے بدنام تھے۔ انہوں نے "حسام الحرمین" کی اشاعت پر بڑا شور مچایا، بڑے سیخ پا ہوئے، بڑے ہاتھ پاؤں مارے رسالے لکھے، کتابیں لکھیں، فتوے جمع کئے،

جلسے کئے۔ اجلاس طلب کئے، تاویلوں پر تاویلیں لکھیں، کئی کئی معانی پہنائے گئے مگر "حسام الحرمین" کے زخم اتنے کاری تھے کہ آج تک ختم نبوت کی عمارت گرانے والے اور ختم نبوت کی عمارت میں چور دروازے کھولنے والے اپنے زخم چاٹ رہے ہیں۔ ان سے "حسام الحرمین" کا کوئی جواب نہ بن پڑا نہ وہ اپنے نظریات سے رجوع کرنے پر آمادہ ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو نبوت کا دعویٰ دار بن کر ننگا ہو گیا مگر دوسرے مولوی دبے دبے لفظوں میں اپنے "بزرگوں" کے نظریات کی حفاظت کرتے رہے۔

اس اہم اور تاریخی کتاب کو عوام الناس اور پڑھی لکھی دنیا تک پہنچانے کیلئے اگرچہ علمائے اہلسنت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے مگر حضرت مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عالمانہ اور لفظی ترجمہ آج کے بعض حضرات کیلئے مشکلات پیدا کر رہا تھا۔

اندریں حالات ہم نے اس ترجمہ کو آسان لفظوں میں از سر نو مرتب کیا ہے دوسرے الفاظ میں ہم نے ترجمہ در ترجمہ کر کے ان قارئین کیلئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں جو اس تاریخی دستاویز کے مندرجات کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

ہم مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور کی کوششوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جنہوں نے "حسام الحر" کے کئی ایڈیشن شائع کر کے ملک میں پھیلائے ہیں۔ اب یہ تازہ ترجمہ بھی انہی کی وساطت سے عوام و خواص تک پہنچ رہا ہے اور امید کرتے ہیں کہ اعتقادی میدان میں کام کرنے والوں کیلئے یہ ترجمہ آسانیاں پیدا کریگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہری تصدیقات مکیہ ۱۳۲۵ھ

ہم نہایت ہی صمیم قلب سے اشراف مکہ معظمہ اور علمائے بلد الامین کو سلام پیش کرتے ہیں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ طیبہ کے علمائے کرام کو ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم اپنے آقاء و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔ بارگاہ نبویہ کی آستاں بوسی اور انبیاء کرام کے حضور نیاز مندی کے بعد عرض گزار ہیں کہ (یہ وہ عرض ہے جس طرح کوئی ستم رسیدہ، مظلوم بے نوا، شکستہ خاطر اور حاجت مند انسان عظیم القدر و رفیع المقام سخیوں کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے اور جن کی مدد اور توجہ سے رنج و بلا دور ہوتے ہیں اور ان کی برکات سے مسرت و شادمانی نصیب ہوتی ہے)

آج برصغیر ہندوستان میں مذہب اہلسنت غریب اور کمزور ہو گیا ہے اس پر بے پناہ فتنوں اور مہیب فسادات کے طوفانوں کی تاریکیاں ٹوٹ پڑی ہیں۔ آج اعتقادی فتنے بلند ہوتے جارہے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیوں کا غلبہ ہوتا جارہا ہے۔ آج ہم اہلسنت پر ہندوستان میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ایک سنی العقیدہ مسلمان ان فتنوں اور شر انگیزیوں پر نہایت

صبر و برداشت سے کام لے رہا ہے اسکے صبر کی یہ کیفیت ہے جس طرح کسی کی مٹھی میں آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے اور اسے اف کرنے کی بھی اجازت نہ ہو۔

آج وقت آ گیا ہے کہ آپ علمائے حرمین شریفین ہمت کر کے ہماری امداد فرمائیں اور مفسدین کے فتنوں کے سامنے ہماری راہنمائی فرمائیں۔ آج ہمیں تلواروں کی ضرورت نہیں بلکہ قلم کے تیروں کی ضرورت ہے، ہم فریاد کرتے ہیں، ہم آہ و فغاں لے کر آئے ہیں۔

ہم آج آئے ہیں زخم جگر دکھانے کو
فسانہ دل فتنہ زدہ سنانے کو

آپ لوگ اللہ کا لشکر ہیں، آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فوج کے شاہسوار ہیں، آپ اپنی علمی روشنائی سے ہماری امداد فرمائیں اور دشمنان دین اور فتنہ پردازوں کے دفیعہ کیلئے علمی تلواریں لے کر آگے بڑھیں اور ہمارے بازو مضبوط کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے کئی شہروں میں اعتقادی فتنے برپا ہیں، صرف ایک تنہا شخص عالم اہلسنت و جماعت اپنی جان کی بازی لگا کر ان فتنہ گروں کا مقابلہ کر رہا ہے اس نے اپنی زندگی کو ان فتنہ پردازوں کے مقابلہ میں وقف کر دیا ہے اس نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں، رسالے چھاپے ہیں، بیانات جاری کئے ہیں اور اب تک دو سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر تقسیم کر چکا ہے ان کتابوں میں سے ایک "کتاب المعتمد المنتقد شرح المعتمد المستند" ہے۔ اس کتاب میں ان فتنہ پردازوں کی کفری اور بدعات بھری باتوں پر بحث کی گئی ہے جو ان دنوں سارے ہندوستان میں

پھیلائی جارہی ہیں۔

ہم یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اس میں ان فتنہ پردازوں کے اعتقادی اور نظریاتی خیالات کو پیش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تصدیقات سے اسے ہندوستان میں شائع کیا جائے۔ ہم نے ان فرقوں کے عقائد آپ کے سامنے بیان کئے ہیں۔ ہم نے ان کی کفریہ عبارتوں کی نشاندہی کی ہے تاکہ آپ انصاف سے ان کا محاسبہ کرسکیں اور اپنا فیصلہ جاری کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی تصدیق و تائید سے مشرف کتاب ان فتنہ سامانوں کا منہ بند کردے گی اور اہلسنت کو مسرت و شادمانی نصیب ہوگی۔ آپ ان عبارات کو سامنے رکھیں اور ہندوستان کے ان فتنہ پرور "مولویوں" کے متعلق اپنی گراں قدر رائے کا اظہار فرمائیں۔ ہم آپ کے منصفانہ فیصلے کے سامنے سرِتسلیم خم کریں گے۔

دوسری طرف فتنہ پردازوں کے وہ سردار جنہوں نے برصغیر ہندوستان کی دینی فضا کو مکدر کردیا ہے ان کے خلاف بھی فیصلہ دیں کیا ان فتنہ پردازوں کے مکروفریب سے عوام کو بچانا ضروری نہیں؟ کیا ایسی کفری باتیں کرنے والوں کو کافر کہنا جائز نہیں؟ یہ فتنہ پرداز آج دین کے اصولی مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں، دین کی بنیادی چیزوں سے انکار کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی عظمت پر اعتراضی نکتے اٹھارہے ہیں۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہایت پست خطابات سے مطعون کر رہے ہیں۔ وہ اپنا گستاخانہ اور توہین آمیز لٹریچر شائع کرکے ملک بھر میں تقسیم کر رہے ہیں، اسکے باوجود وہ عالم کہلاتے ہیں، "مولوی" کہلاتے ہیں حالانکہ نہ وہ عالم ہیں نہ مولوی وہ "وہابی" ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

گستاخی کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو گالیاں دیں تو پھر ہم ان کے خلاف کیوں آواز بلند نہ کریں۔ یہ لوگ عام ان پڑھ لوگوں کے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بڑی پست گفتگو کرتے ہیں۔

اے ہمارے سرداران حرمین شریفین! اے اشراف مکہ و مدینہ! آپ اپنے اللہ کے دین کی امداد کریں۔ ہم ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی کتابوں کو سامنے لارہے ہیں، ہم ان کی وہ عبارات نقل کر رہے ہیں جہاں جہاں انہوں نے اپنے کفریہ نظریات کا اظہار کیا ہے۔ ہم مرزا قادیانی کی کتاب "اعجاز احمدی" اور "ازالۃ الاوہام" پیش کرتے ہیں۔ ہم رشید احمد گنگوھی کے ایک فتوے کا فوٹو پیش کرتے ہیں۔ ہم مولوی رشید احمد گنگوھی کی کتاب "براہین قاطعہ" پیش کرتے ہیں جو اس نے اپنے ایک شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع کر کے تقسیم کی ہے ہم اشرف علی تھانوی کی کتاب "حفظ الایمان" سامنے لاتے ہیں۔ آپ ان کتابوں کو سامنے رکھیئے اور ان خط کشیدہ عبارات کو غور سے پڑھیئے جہاں جہاں انہوں نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے کیا یہ لوگ اپنی ان عبارات اور باتوں سے دین کی بنیادی ضروریات کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا دین کے اصولی نظریات سے انکار نہیں کر رہے اگر یہ لوگ انکار کر رہے ہیں اور منکر ہیں تو یہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ کیا مسلمانوں پر یہ فرض نہیں کہ ان کھلے کافروں کو کافر کہیں؟ جیسا کہ تمام ضروریات دین کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کیلئے ہمارے اسلاف اور متقدمین نے فرمایا ہے کہ "جو ان کے کفر پر شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے" یہ بات "شفاء السقام" میں ہے۔ یہ بات "فتاویٰ بزازیہ" میں ہے یہ بات "مجمع الانہر" میں ہے یہ بات

"در مختار" اور دوسری معتبر اور مستند کتابوں میں ہے ان کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے جو ان پر شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی کفریہ باتوں کو سننے کے بعد ان کی تعظیم کرے ان کی تحقیر سے منع کرے تو شریعت میں ایسے شخص کے متعلق یہی حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ عالم اسلام کی علمی اور اعتقادی راہنمائی فرماتے رہے ہیں، آپ اس مسئلہ کو بھی سامنے لائیں۔

درود و سلام ہو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے احباب پر۔

المعتمد والمستند کی روشنی میں

اس کتاب میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ دین کے بنیادی حقائق کا منکر اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی کافر ہو جاتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، اسکا جنازہ جائز نہیں ہے، اس کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں، اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز نہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، معاملات طے کرنا، لین دین کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی غیر مسلم سے کیا جائے گا۔ یہ بات فقہی اور دینی کتابوں میں وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہے، ان کتابوں میں ہدایہ، غرر، ملتقی الابحر، درمختار، مجمع الانہر، شرح نقایہ، فتاویٰ برجندی، فتاویٰ ظہریہ، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری جیسی مستند اور معتمد علیہ کتابیں سر فہرست ہیں۔ ایسے بد بخت مولویوں کے کئی گروہ ہمارے شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، یہ نہایت مکروہ فتنے ہیں ان دینی فتنوں کی سیاہ گھٹائیں سارے ملک پر چھا رہی ہیں۔ آج ہمارے ملک کی یہ حالت ہو چکی ہے جس کی صادق مصدوق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی

کہ آدمی صبح کو مسلمان ہوگا، شام کو کافر، شام کو مسلمان ہوگا، صبح کو کافر العیاذ باللہ! آج ایسے کافروں کے کفر پر آگاہی ضروری ہو گئی ہے جو اسلام کا نام لے کر کفر پھیلانے میں مصروف ہیں اور یہ اسلام کے پردے میں کفر کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؕ

فرقہ مرزائیہ

ہم نے اوپر جن فرقوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک "فرقہ مرزائیہ" ہے ہم نے اس کا نام "فرقہ غلامیہ" رکھا ہے غلامیہ اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے نسبت رکھتے ہیں مرزائی اسے اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دجال ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوا ہے پہلے تو اس نے اپنے آپ کو تمثیل مسیح قرار دیا، ہم اسے اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے کہ وہ تو "مسیح دجال کذاب" کا مثیل ہے پھر وہ مزید بڑھا تو اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آنے لگی ہے وہ اس بات پر بھی سچا تھا کیونکہ شیاطین بھی اپنے پیروکاروں کو وحی کرتے ہیں وہ دھوکے کی وحی اور گمراہ کن احکامات کی وحی کرتے رہتے ہیں۔ اس نے اپنی کتاب "براھین احمدیہ" (جسے ہم براھین غلامیہ کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی کتاب بتاتا ہے حالانکہ یہ کتاب شیطان کی وحی سے بھری پڑی ہے اب اس نے اور قدم بڑھائے اور رسالت اور نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لکھ دیا کہ "اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا" وہ یہ گمان کرتا ہے کہ یہ آیت اس پر اتری ہے "ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اتارا" وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہی احمد ہے، جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ قرآن کی

آیت کو یوں بیان کرتا ہے کہ "میں بشارت دیتا آیا ہوں، اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہوگا" مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ وہ احمد میں ہی ہوں پھر وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دے کر بھیجا اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ سب دینوں پر غالب کرے" یہاں سے مزید آگے بڑھا اور اپنے آپ کو بہت سے انبیائے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کر دیا وہ کلمہ خدا، روح خدا اور رسول خدا کا دعویٰ دار بننے لگا پھر انبیاء کی شان پر تنقیص کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

جب اس کا مواخذہ کیا گیا، اس نے اپنے آپ کو رسول خدا اور عیسیٰ علیہ السلام کہنا شروع کر دیا، حالانکہ وہ ان معجزات سے عاری ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر ہوئے تھے مردوں کو زندہ کرنا، مادر زاد اندھوں کو بینا کر دینا، بگڑے ہوئے اجسام کو تندرست کر دینا، مٹی سے پرندوں کو زندگی بخش دینا، جب اس پر یہ باتیں بیان کی گئیں تو وہ کہنے لگا یہ تمام باتیں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام مسمریزم سے کیا کرتے تھے یہ تمام چیزیں مکروہ ہیں ورنہ میں ایسے کام کر دکھاتا۔ وہ مزید آگے بڑھا اور جھوٹی موٹی پیشگوئیاں کرنے لگا اور سب سے زیادہ جھوٹی پیشگوئی یہ تھی کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے مردود پر لعنت ہو۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے بھی نہیں شرماتا۔ اس نے مسلمانوں میں یہ پراپیگنڈا کیا کہ تمام لوگ اسے مسیح موعود تسلیم کر لیں جب مسلمانوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ ان سے الجھنے لگا، لڑنے

جھگڑنے لگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیوب شمار کرنے لگا، یہاں تک کہ پاک دامن مریم پر بھی اتہام باندھنے لگا جس مریم کیلئے قرآن پاکبازی کی گواہی دے، رسول اکرم اس کے احترام کی باتیں کریں یہ بدبخت ان پر بھی الزام تراشی کرنے لگا، وہ ان پاک طنیت شخصیتوں کو اپنے رسالوں میں تنقید و تنقیص کا نشانہ بنانے لگا یہ ایسے سوقیانہ الزامات ہیں کہ ہم ان الزامات کو یہاں بیان نہیں کر سکتے۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کرنے کی بجائے ان کی نبوت کا بطلان کیا جب لوگوں کا احتجاج بڑھا، علماء کرام نے مزاحمت کی تو اس نے پانسہ پلٹا اور کہنے لگا میں تو اس نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس کا تذکرہ قرآن میں ہے جب اس پر بھی مسلمانوں نے احتجاج کیا تو مسلمانوں کے غیض و غضب سے ڈر کر کہنے لگا اب مجھے کسی قسم کے دعوے کی ضرورت نہیں مجھے تو اب اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں شامل کر لیا ہے وہ پھر پلٹا اور کہنے لگا میری نبوت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے۔ وہ اپنے اس پر فریب دعویٰ سے قرآن کو بھی جھٹلا رہا ہے اور اپنے دعوؤں کو بھی ہم اس کے خبیثانہ دعویٰ کی زیادہ تفصیل لکھنے سے قاصر ہیں اللہ تعالیٰ اس دجال کے شر سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔

فرقہ وہابیہ، امثالیہ، خواتمیہ

یہ وہ لوگ ہیں جو حضور کی موجودگی میں ہی طبقات زمین پر چھ سات پیغمبروں کا وجود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کے احوال و خیالات کو ایک اور مقام پر لکھ آئے ہیں۔ ایک فرقہ "امیریہ" ہے جسے یہ لوگ امیر حسن اور امیر احمد سہوانی کی طرف منسوب کرتے ہیں ایک اور فرقہ "نذیریہ" ہے

جس کی قیادت نذیر حسین دہلوی کرتا ہے۔ ایک اور فرقہ "قاسمیہ" ہے جو قاسم نانوتوی کی طرف منسوب ہے، اس کی مشہور کتاب "تحذیر الناس" نے بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے یہ اپنے رسالے میں یہاں تک لکھ گیا ہے۔

"بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم و آخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔"

اس عبارت کے بعد ہم فتاوی ابن تیمیہ، الاشباہ والنظائر جیسی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں رہتا کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے "حکیم الامت محمدیہ" کا خطاب دیا ہے۔

ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو دلوں کو اور آنکھوں کو راہنمائی عطا فرماتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط

سرکش شیطان کے یہ چیلے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اگرچہ اندر سے آپس میں پھوٹے ہوئے ہیں مگر یہ اس معصیت میں یکجان ہیں۔ یہ شیطان کے پر فریب راہوں پر چلے جا رہے ہیں، وہ ان کے دلوں میں اپنے وسوسے ڈالتا رہتا ہے جس کی تفصیلات ہم اپنے متعدد رسالوں میں لکھ چکے ہیں۔

کے انکار اور گستاخی کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے ان کی آنکھیں بھی اندھی ہو گئی ہیں وہ راہ حق چھوڑ کر گمراہی کے چوپٹ راہ پر چل نکلے ہیں۔ ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے مگر جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو اسے شرک قرار دیتا ہے حالانکہ شرک تو صرف اللہ کی ذات سے شریک ہوتا ہے کسی مخلوق کو اللہ کا شریک کرنا تو شرک اور کفر ہے۔ اللہ کے علم میں شیطان ابلیس کو شریک کر لیتا ہے مگر حضور سے شرکت کرنا اس کیلئے کتنی مشکل بات ہے اس پر اللہ کے غضب کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ دیکھو! وہ علم مصطفیٰ کیلئے تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں ہوتا جب تک "قطعی نص" نہ ہو۔ دوسری طرف جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم کی نفی پر آتا ہے تو اسے کوئی نص نظر نہیں آتی۔

وہ اس سلسلے میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرتا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ "مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے" حالانکہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ "یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ میں ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے"

دیکھیں یہ کس ڈھٹائی سے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی طرف سے ایک روایت کو توڑ موڑ کر بیان کرتا چلا جاتا ہے یہ وہی انداز ہے جو لوگ لا تقربوا الصلوٰۃ تو کہتے ہیں "وانتم سکاریٰ" کو چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ

نہ کہو کیونکہ ایسی بات بہت سے پہلے امام بھی کہہ چکے ہیں معاذ اللہ! وہ ایسی
تاویلیں کرتا ہے جو خطا پر مبنی ہیں، امکان کذب ماننے کا نتیجہ بہت برا سامنے
آئے گا اور وقوع کذب ماننے والے آخر خوار و ذلیل ہوں گے وہ کہتا ہے کہ
یہ سنت الہیہ اگلوں سے چلی آ رہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے ان
کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فرقہ وہابیہ شیطانیہ

ہم اوپر وہابیہ کذابیہ کا ذکر کر آئے ہیں اب ہم "فرقہ وہابیہ شیطانیہ"
کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں، یہ فرقہ دراصل رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی
طرح کام کرتا ہے یہ لوگ شیطان الطاق کے پیروکار ہیں۔ یہ شیطان آفاق
ابلیس لعین کے حکم پر چلتے ہیں، یہ تکذیب خداوندی کے قائل ہیں اور
گنگوھی کے دم چھلے ہیں۔ گنگوھی نے اپنی کتاب "براھین قاطعہ" میں وضاحت
کی ہے کہ ان کے پیر شیطان کا علم نبی علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے اور
اپنے اس قول کو اپنے ان الفاظ کی بدزبانی سے ادا کرتا ہے۔

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی
وسعت علم کی کون سے نص قطعی ہے" کہ جس نے تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے وہ اس سے پہلے لکھتا ہے یہ بات شرک نہیں تو
کون سے ایمان کا حصہ ہے۔

ہم مسلمانوں سے فریاد کرتے ہیں، ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر ایمان لانے والوں سے فریاد کرتے ہیں! آپ غور کریں کہ یہ مولوی

علم میں بڑے اونچے پائے کا دعویٰ کرتا ہے ایمان اور معرفت میں ید طولیٰ
ہونے کا مدعی ہے اور اپنے حلقے میں غوث اور قطب زمانہ کہلاتا ہے کس
طرح منہ بھر کر گالی دے رہا ہے اپنے پیر ابلیس کے علم کی وسعت پر تو ایمان
رکھتا ہے اور اسے نص قطعی سے تسلیم کرتا ہے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام علوم
سے آگاہ فرمایا سب علوم سکھا دیئے تھے ان پر اللہ کا فضل کثیر تھا، جن کے
سامنے ہر چیز روشن تھی، جنہوں نے ہر چیز کو پہچان لیا تھا اور آسمانوں اور
زمینوں میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے اس کا
علم تھا، تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حاصل تھا اور یہ بات قرآن پاک کی کئی
آیات میں سے درخشاں نظر آتی ہے بے شمار احادیث حضور کے وسعتِ
علمی کی گواہ ہیں مگر یہ بدبخت ان کیلئے یوں لکھتا ہے کہ ان کے حق میں کون
سی نص آئی ہے کیا یہ نظریہ ابلیس پر ایمان لانے اور حضور کے علم سے انکار
اور کفر کرنے پر مبنی نہیں ہے۔

"نسیم الریاض" میں اس موضوع کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا
ہے کہ "جو شخص کسی شخص کا علم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم
سے زیادہ بتائے اس نے بے شک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عیب لگایا
آپ کو ناقص العلم کہا۔ حضور کی شان و عظمت میں کمی کی ہے دوسرے
لفظوں میں وہ حضور کو گالی دے رہا ہے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو گالی دینے
والا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے، ہم ایسے شخص کو مستثنیٰ نہیں کر سکتے۔
تمام امت رسول کا صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک اس بات پر
اجماع ہے"

میں اس وضاحت کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں

عبدالحق محدث دہلوی تو اس روایت کو بے بنیاد قرار دیں اور فرمائیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں تو یہ لوگ حضرت شیخ سے یہ بات منسوب کریں۔
حضرت امام ابن حجر مکی نے بھی اپنی کتاب ''افضل القریٰ'' میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی سند نہیں ہے۔

میں نے اس شخص کے دونوں قول سامنے لانے کی کوشش کی ہے ایک تو وہ اللہ جل جلالہ کو جھوٹ بولنے پر قادر ثابت کرتا ہے اس طرح وہ تنقیص شان الٰہی کرتا ہے دوسرا حضور کے علم کی نفی کر کے شیطان لعین کے علم کی وسعت پر ایمان رکھتا ہے میں نے ان دونوں مسائل کو اس شخص کے شاگردوں کے سامنے بیان کیا تو وہ کہنے لگے بھلا ہمارا پیر ایسی بات کر سکتا ہے وہ ایسا کفر بک سکتا ہے میں نے انہیں اس کی کتاب دکھائی تو، تو مجبور ہو کر کہنے لگے یہ ہمارے پیر کی کتاب نہیں ہے یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھی ہے میں نے کہا اس نے اس پر اپنی تقریظ لکھی ہے اور اسے ''کتاب مستطاب'' قرار دیا ہے اور ''تالیف نفیس'' کہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اسے قبول کرے اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ''براھین قاطعہ'' اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور فسحت ذکاو فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے تو اس کے مریدوں نے کہا شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہیں دیکھی تھی کہیں کہیں متفرق جگہ سے دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کر کے لکھ دیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اس نے اسی تقریظ میں تصریح کی ہے کہ اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک پڑھی ہے بولے شاید انہوں نے غور سے نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا ہشت! اس نے تو تصریح کی ہے کہ ''میں نے اسے بغور دیکھا ہے'' اور تقریظ میں اس

فرقہ وہابیہ کذابیہ

ان فتنہ پردازوں میں سے ایک ''فرقہ وہابیہ کذابیہ'' ہے یہ لوگ مولوی رشید احمد گنگوھی کے اشارے پر چلتے ہیں اور اس کے پیروکار ہیں پہلے تو اس نے اپنے پیر و مرشد مولوی اسماعیل دہلوی کی اتباع پر اللہ جل و جلالہ پر افتراء باندھا، اس کا جھوٹا ہونا ثابت کرتا رہا۔ ہم نے اس کی اس بیہودگی کا جواب اپنی ایک کتاب ''سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح'' میں دیا تھا اور اس کے خیالات فاسدہ کارد کیا تھا یہ پوری کتاب اسے رجسٹرڈ ڈاک میں بھیجی تھی، جس کی رسید بھی ہمیں مل گئی ہے گیارہ برس گزر جانے کے باوجود کوئی جواب نہیں آیا تین برسوں سے اسکے چیلے چانٹے خبریں اڑا رہے ہیں کہ اس کا جواب لکھا جارہا ہے، لکھا جائے گا، چھپے گا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان دغابازوں کے تمام راستے بند کر دیئے وہ نہ تو کھڑے ہو سکتے ہیں نہ ان کی گمراہی میں کوئی دوسرا امدادگار بن سکتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی بصارت چھین لی ہے وہ نور چشم سے محروم ہو چکے ہیں، دل کی بصیرت سے تو پہلے ہی محروم تھے، اب ان سے جواب کی کیا امید کی جاسکتی ہے، یہ مردے ہیں اب قبروں سے نکل کر مناظرہ کرنے نہیں آئیں گے۔

اس کا ظلم اور گمراہ کن پراپیگنڈا یہاں تک بڑھا کہ اب اس نے ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو بمبئی سے چھپا ہے اس پر ان کی مہریں ثبت ہیں اور میں اپنی آنکھوں سے یہ فتویٰ دیکھ چکا ہوں، اس میں اس نے صاف لکھا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا وہ بڑا گنہگار ہوگا مگر اس کے باوجود ایسے شخص کو کافر نہ کہو بلکہ فاسق بھی

کی یہ عبارت ہے۔ ''اس احقر الناس رشید احمد گنگوھی نے اس کتاب مستطاب براھین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا'' وہ دنگ رہ گئے اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کو ذلیل کرتا ہے اور ان کے مکر و فریب نہیں چلنے دیتا۔

اس فرقہ ''وہابیہ شیطانیہ'' کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوھی کا دم چھلا ہے جسے ''اشرف علی تھانوی'' کہتے ہیں، اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ تصنیف کیا ہے غالباً چار ورقہ اس میں اس نے تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے، ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے، اس کی ملعون عبارت بلفظہ ملاحظہ ہو۔

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں تو اس طرح کہ اس سے ایک فرد بھی خارج نہ ہو رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے''

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی ہے یہ شخص کس بے شرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم سے برابری کر رہا ہے اور کس قسم کی دلیلیں دے رہا ہے اس کی سمجھ میں اتنی سی بات بھی نہیں آرہی کہ زید و عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا ہے انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہو گئی بھی تو محض ظنی حاصل ہو گی۔ امور غیب پر یقینی علم تو اصالۃً خاص انبیاء کرام کو ملتا ہے

کسی اور کو ایسا یقینی علم نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے اپنے رب کی شان نہیں دیکھی کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع فرمادے ہاں اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے فرمایا (عزت والا فرمانے والا) اللہ غیب کو جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ آپ غور سے دیکھیں کہ اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑ دیا ہے اور ایمان کو رخصت کیا ہے اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ ان پر مہر لگادیتا ہے ہر دغہ باز اور مغرور پر۔

اہل علم غور کریں کہ اس نے ''مطلق علم'' اور ''علم مطلق'' میں کیسا حصر کر دیا ہے۔ ایک دو حرف جاننے اور ان بے شمار علموں میں جنکی حد و شمار نہیں ہے میں کوئی فرق نہ رکھا۔ اس کے نزدیک فضیلت اسی پر منحصر ہے اس کے نزدیک غیب اور شہادت میں کوئی فرق نہیں رہا مطلق علم کی فضیلت کا سب انبیاء علیہم السلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے۔

میں کہتا ہوں جو شخص حضور کے علم کی تخصیص کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان کی تعظیم کم کرتا ہے اللہ کو وہ پسند نہیں ہے اللہ اس کی شان گھٹادے گا۔ ایسے ظالموں نے نہ اللہ کی شان بیان کی نہ اس کے محبوب کی قدر پہچانی ہے اگر کوئی بے دین جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منکر ہو وہ علم رسول کا بھی منکر ہو گا کیونکہ رسول اللہ کا علم تو اللہ کی عنایت اور قدرت سے ہے یہ انداز ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ کی قدرت کا حکم کیا ہے اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر

قدرت ہے یا کل اشیاء پر اگر بعض پر قدرت ہے تو ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے تو اس طرح کہ اس سے ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری تعالیٰ کی ہستی ہے اسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ہے، ورنہ تحت قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو تو واجب نہ رہے گا تو اللہ نہ رہے گا۔ یہ وہ مفروضات ہیں جسکی بنیاد پر یہ بد عقیدہ لوگ حضور کے علم کی نفی کی دلیلیں بناتے رہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نظریہ رکھنے والے تمام فرقے سب کافر اور مرتد ہیں باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس کیلئے فتاوی بزازیہ، درر و غرر، فتاوی خیریہ، مجمع الانہر، در مختار وغیرہ جیسی معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور قاضی عیاض نے "شفا شریف" میں فرمایا ہے کہ ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کافر کو کافر نہ مانے جس نے ملت اسلامیہ کے اصولوں کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اپنا لیا ہو۔

ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے وہ بھی کافر ہے "بحر الرائق" میں لکھا ہے کہ جو بے دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کہ کچھ معنی صداقت و معرفت رکھتی ہے یا اس کلام کے صحیح معانی ہیں اگر اس کہنے والے کی بات کفر تھی تو جو اس کی کفریہ عبارت کی تحسین کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ امام حجر مکی نے اپنی "کتاب الاعلام" کی ایک فصل میں ایسی باتیں بتلائی ہیں جس سے کفر لازم آتا ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے

جو اس بات کو اچھا کہے یا تائید کرے وہ کافر ہے۔

ہاں ہاں! احتیاط احتیاط! مٹی اور پانی کے پتلے کی تمام چیزیں جو پسند کی جائیں۔ دین ان سب سے زیادہ اہم ہے، بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے وہ "دجال" سے برتر ہے اگرچہ باطل خیالات رکھنے والوں کے بہت سے پیروکار ہیں۔ ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہوں گے۔ ان کے شعبدے بھی بڑے ہوں گے مگر وہ یاد رکھیں قیامت سب سے دہشت ناک چیز ہے۔

میں نے اس موضوع پر اس لئے طویل گفتگو کی ہے کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا اور توجہ دلانا ضروری نہایت ضروری ہے۔ ہمارے سامنے یہ ایک مہم ہے جسے ہم طے کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو کافی وافی ہے وہی اچھا کام بنانے والا ہے وہی سب سے بہتر ہے ہم درود پیش کرتے ہیں۔ کامل ترین آقا کی بارگاہ میں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، آپ کی تمام آل پاک پر، تمام خوبیاں اللہ کی ذات کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔

یہ عبارت "معتمد مستند" سے نقل کی گئی ہے اے علمائے کرام! ہم نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے ہم آپ سے خیر و برکت کی امید لے کر حاضر ہوئے ہیں، آپ کا فیصلہ ہمارے لئے قابل قبول ہوگا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ بے پناہ ثواب سے نوازے گا، ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں ان کی آل احباب پر روز جزا تک یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ۔

علمائے مکہ مکرمہ کی تقاریظ

استاد حرم محترم مفتی شافعیہ سیدنا و مولانا محمد سعید بابصیل = مدظلہ العالی

"حضرت مولانا محمد سعید علم کے بحر زخار ہیں، جلیل القدر علامہ ہیں، بلند ہمت عالم دین ہیں، مرجع مستفیدین ہیں، صاحب کرم و برکت ہیں، ارباب فضل و تقدیم ہیں، مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے استاد ہیں، شافعیہ کے مفتی اعظم ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے احسانات کا سایہ دراز رکھے"

آپ فرماتے ہیں کہ سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت محمدیہ کو دنیا کی تازگی اور زندگی کا ذریعہ بنایا ہے ان کی ہدایت اور حق گوئی سے شہروں اور وادیوں کو معمور فرمایا ہے ان کی کوششوں اور حمایت سے دین سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک پاکیزہ چار دیواری عطا کی ہے اور اس چار دیواری کو بد مذہب افراد کی دست درازی سے محفوظ کیا ان کی روشن علمی دلیلوں سے گمراہ اور بے دین لوگوں کی ریشہ دوانیوں کو باطل کر دیا ہے۔

صلاۃ سلام کے بعد میں نے وہ تحریر دیکھی ہے جسے علامہ کامل استاد ماہر مجاہد دین مصطفیٰ نے نہایت پاکیزہ الفاظ میں سپرد قلم کیا ہے یعنی میرے بھائی اور محترم رفیق حضرت مولانا احمد رضا خان نے اپنی کتاب "معتمد المستند" میں بیان قلمبند کیا ہے اس کتاب میں بدعقیدہ اور بے دین سرداروں کا رد کیا گیا ہے، یہ لوگ ہر، خبیث مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں۔ مصنف علامہ نے اس کتاب میں بعض مضامین کا خلاصہ سپرد قلم کیا ہے اور اس میں چند بدعقیدہ مولویوں کے نام بھی لکھے ہیں یہ لوگ اپنی

گمراہی کی وجہ سے کمین ترین کافروں میں شمار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مصنف گرامی کی اس کوشش پر جزائے خیر دے اس نے ان لوگوں کی خباثتوں اور کفریات کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ اہل ایمان لوگوں کے دلوں میں اس تحریر سے بڑی وقعت پیدا ہوگی۔

میں نے اس عبارت کو اپنی زبان سے بیان کیا اور اپنے سامنے اسے سپرد قلم کرنے کا حکم دیا ہے میں اپنے اللہ سے مرادیں پانے کا امیدوار ہوں مفتی شافعیہ محمد سعید بن محمد بابصیل، مکہ مکرمہ (اللہ تعالیٰ اسے، اس کے والدین کو اس کے استادوں کو اور اس کے دوستوں اور بھائیوں کو اور دوسرے اہل ایمان کو بخشے)

مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد

(آپ یکتائے علمائے ربانی، یگانہ کبرائے حقانی، صاحب اوصاف و کمال، فخر اکابر و عمائد، مالک زہد و ورع، ائمہ و خطبائے کعبۃ المعظم کے بزرگ، فساد و گمراہی کے مخالف، فیض و ہدایت کے سرچشمہ، اللہ ان کا نگہبان ہو)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے اپنے فیض ہدایت سے احسان فرمایا یہ بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا جو اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ سامنے آئے حق کے مطابق فیصلہ کرے، میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت کے علماء کرام کو انبیائے بنی اسرائیل کی طرح بنایا ہے اور انہیں دلیل و حجت سے نوازا ہے شریعت کے باریک احکام نکالنے کا ملکہ دیا ہے اللہ کا شکر ادا

کرتا ہوں کہ جن علمائے کرام نے تائید حق کیلئے ثابت قدمی دکھائی۔ اللہ نے ان کے درجات بلند فرمائے ہیں، ان کے مخالفوں کو پست ہمت کر دیا، ان کی شہرت مشرق و مغرب میں پھیلتی گئی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اس کا کوئی ساجھی یا شریک نہیں ہے، ایسے بندے کی گواہی جس نے ہمیشہ اللہ کی توحید بیان کی اور وہ اپنے زمانہ میں توحید کو گردن میں حمائل کئے رہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے خاص بندے ہیں، اوالعزم رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے نور ہدایت و رحمت بنا کر کے بھیجا ہے۔ انہیں روشن بیان دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اللہ کے دین خالص کو امت کے سامنے بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے ان کی آل کو شمع تاباں بنادے ان کے صحابہ کو ہدایت کے ستارے بنائے جو موتیوں کی لڑیوں کی طرح چمکتے رہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا احمد رضا خان ایک فاضل علامہ ہیں جو اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلات کو حل کرتے ہیں اور دشواریوں کو دور کرتے ہیں وہ علمی باریکیوں کا خزانہ ہیں، انہوں نے ان موتیوں کو محفوظ گنجینوں سے چنا ہے وہ معرفت کا آفتاب ہیں جو خوب دوپہر کی تابانی بن کر چمکتا ہے وہ علم و خرد کی ظاہری اور باطنی مشکلات کی گھتیوں کو سلجھاتے چلے جاتے ہیں آج جو لوگ ان کے علم و فضل سے آگاہ ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اپنوں نے اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑا ہے۔

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا   وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبانہ جان   کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

انہوں نے اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں ایسی ایسی دلیلیں، جہتیں اور توضیحات بیان کی ہیں جو ہر اہل ایمان کو قبول ہیں اور ایسے تعظیم و اجلال سے دیکھتا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں اہل کفر و الحاد کی جڑیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ مذکورہ کتاب میں بیان کردہ اقوال اور کفریہ عقائد کا معتقد بلاشک و شبہ کافر اور گمراہ ہے وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتا جاتا ہے وہ دین سے ایسے نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کرام کے نزدیک جو ملت اسلامیہ اور مذہب اہلسنت جماعت کی تائید کرتے ہیں یہ تمام اقوال بدعت اور گمراہی پر دلالت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مصنف کو ان تمام لوگوں کی طرف سے جو ہدایت پر قائم ہیں جزائے کثیر عطا فرمائے ان کی ذات ان کی تحریروں اور ان کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے۔ وہ رہتی دنیا تک حق کا علم بلند کرتے رہیں، وہ صبح و شام اہل حق کی مدد کرتے رہیں، جب تک صبح و شام کا سلسلہ جاری ہے اللہ تعالیٰ اس کے علم و فضل میں برکت دے اور ہمیشہ امداد خداوندی سے بہرہ ور رہے۔ اللہ تعالیٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کی آل پر ان کے صحابہ پر درود و سلام بھیجے۔

میں ایک محتاج الٰہ گرفتار گناہ ہوں۔ احمد ابوالخیر بن عبد اللہ میرداد
(مسجد الحرام میں علم کا خادم اور خطیب و امام خانہ کعبہ)

مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ

(پیشوائے علمائے محققین، کبرائے مدققین عظیم المعرفت، ماہر تعلیم، صاحب نور عظیم، ابر بارندہ، ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشنی بخشی۔ میں ان کے احسان وانعامات پر شکر ادا کرتا ہوں، اس کے خاص اور عام افضال پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ایسی گواہی جو نور کے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور گمراہی کے شبہات اس کے پاس نہ آنے دے میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے ہیں، اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت قائم کردی، کشادہ راہیں روشن کردیں الٰہی تو درود وسلام نازل فرما ان پر ان کی پاکیزہ اولاد پر ان کے فوز وفلاح والے صحابہ کرام پر ان کے نیک پیروکاروں پر اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی طور پر اس عالم علامہ پر شامل حال ہو جو علم وفضل کا ایک دریا ہے جو عمائد علماء کرام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ حضرت مولانا محقق احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اسے سلامت رکھے اور ہر بدی اور ناگوار بات سے محفوظ رکھے۔ حمد وصلوۃ

کے بعد اے امام پیشوا! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو، اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ بیشک آپ نے ان بے دین "مولویوں" کے کفریات کا جواب دیا اور خوب دیا۔ اپنی تحریر میں تحقیق کی آپ کے اس کارنامے کی وجہ سے مسلمانوں کی گردنیں آپ کے احسانات کی نیچے سے جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں آپ نے ایک عمدہ ثواب کا سامان مہیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات کو مسلمانوں کے ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت سے قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے بے پناہ اجر عطا فرمائے اور بلند مقام دے۔ بیشک گمراہوں کے وہ پیشوا جن کا آپ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے ایسے ہی گمراہ ہیں جس طرح آپ نے فرمایا ہے وہ کافر ہیں، دین سے باہر ہیں، تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ عام لوگوں کو ان کے شر سے دور رکھیں۔ ان کے فاسد عقیدوں اور گمراہ راہوں کی پرزور مذمت کریں اور ہر مجلس میں ان کی تقلید کریں ان کی پردہ دری کار ثواب ہے اللہ اس پر رحمت فرمائے جس نے کہا تھا۔

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بد دینوں کی جو لائیں عجب باتیں بری
دین حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

ہمارے نزدیک یہ لوگ زیاں کار بھی ہیں اور زیاں رساں بھی، گمراہ بھی ہیں اور ظالم بھی یہ کھلے کافر ہیں۔ اے اللہ، ان پر سخت عذاب نازل فرما جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے اسے بھی اپنے دردناک عذاب میں مبتلا فرما۔ انہیں اس طرح شکست دے کہ یہ بھاگتے نظر آئیں، یہ مردود ہیں

اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا، کیوں کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی ہے اور دین پر قائم کیا ہے ہمیں اپنی رحمت کے دامن میں پناہ دے تو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے ہمارے آقا سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہزاروں درود ہوں ان کی آل پر ان کے اصحاب پر بکثرت سلام و درود ہو۔

یکم محرم الحرام ۱۴۲۴ھ کو ہم نے اس عبارت کو اپنی زباں سے ادا کیا اور اپنے سامنے لکھنے کا حکم دیا۔

مسجد الحرام (کعبۃ اللہ) میں علم و علماء کا خادم محمد صالح بن علامہ صدیق کمال مرحوم حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ معظّمہ، اللہ تعالیٰ میرے والدین، اساتذہ، احباب کو بخشے۔ میرے دشمنوں، حاسدوں اور بدخواہوں کو برباد فرمائے۔

حضرت مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے اپنے دین کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کو پھیلا رہے ہیں۔

اے اللہ، تو نے ان باعمل علمائے دین کو دنیا کے اندھیروں میں ستاروں کی طرح روشن کیا۔ زمانے کی سخت تاریکیوں میں ان کی روشنیوں کو راہنما بنایا وہ ایسے شہاب درخشندہ ستارے ہیں جن کی روشنیوں سے بے دینی اور گمراہی کے شیطان کا نشانہ بنائے گئے ہیں سرکش اور کج مذہب ان انگاروں سے خاک سیاہ ہو جائیں گے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں اس گواہی کو زحمت اور معیشت کے دن کیلئے محفوظ رکھتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندے ہیں، اس کے رسول ہیں، عظمت والے انبیاء کرام کے خاتم ہیں، اللہ عزوجل ان کی ذات پر ان کی آل پر ان کے اصحاب کرام پر درود بھیجے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ایک بلند ستارہ چمکا اور نفع رساں روشنیاں لے کر آیا، اس افراتفری اور مصیبت کے زمانہ میں اس کی راہنمائی میسر آئی۔ اس زمانہ میں بدمذہبوں کے طوفان اُمڈے چلے آرہے ہیں گمراہی کے ریلے آگے بڑھ رہے ہیں بدمذہب لوگ کشادہ زمین اور پہاڑوں کی بلندیوں سے اتر اتر کر اہل ایمان پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اے اللہ، ان سے اپنے شہروں کو محفوظ فرما اور اپنی مخلوق کو ان سے پناہ میں رکھ، ان پر ایسی ہی ہلاکت نازل فرما جس طرح تو نے قوم ثمود اور عاد پر نازل فرمائی تھی ان کے گھروں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دے یہ خارجی لوگ دوزخ کے کتے ہیں۔

یہ شیطان کا لشکر ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی اس روشن ستارے نے نشاندہی کی ہے۔ وہابیہ اور ان کے تابعین کیلئے ہمارے سردار راہنما اور پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ایک شمشیر براں ہیں۔ اے اللہ اسے سلامت رکھ، وہ دشمن جو دین سے نکل گئے ہیں، ان پر اسے فتح نصیب فرما، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

حضرت مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر اللہ آبادی

(آپ دریائے مواج عالم کبیر ہیں، بقیہ السلف اکابر کیلئے باعث فخر ہیں، دور آخر کے معتمد عالم دین ہیں، صاحب وفا ہیں، منقطع باللہ ہیں، حامی سنن اور ماحی فتن ہیں، لمعاتِ نور مطلق کی جلوہ گاہ ہیں، آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں ہوں، اس کی برکتیں نازل ہوں اور مغفرت ہو۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کیلئے جس نے اپنا بندہ پسند فرمایا اسے شریعت محمدیہ کی حمایت کی توفیق بخشی، اسے علم و حکمت میں اپنے برگزیدہ پیغمبروں کا وارث بنایا، یہ کس قدر بلند و بالا مرتبہ ہے، درود و سلام ہو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جن میں ان کے مولی نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں، اخلاق حسنہ سے مزین فرمایا ان کی آل پر ان کے اصحاب پر جن کی جانیں ان کے حکم پر قربان ہوتی گئیں، جن کی زندگیاں ان کے فرمان کے سامنے وقف رہیں اے اللہ حضور کا اس وقت تک چرچا رہے جب تک اس کائنات ارضی کے باغوں کی کلیوں پر بلبلیں چہچہاتی رہیں گی۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس شرف والی مستند کتاب سے آگاہ ہوا ہوں میرے سامنے ایک خوش نما تحریر ہے۔ ایک دلپسند تقریر ہے، میں نے اس تقریر و تحریر کو دیکھا تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں، میں نے ان کے بیان کو کان لگا کر سنا تو مجھے اس تحریر و تقریر کے فیضان کا دریا بہتا نظر آیا، اس کتاب کے مولف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر گو بسیار، فضل کثیر الاحسان، دریائے ہمت کے تیراک، بحر ناپید اکنار کے شناور شرف و

عزت کے مالک، اہل علم پر سبقت لے جانے والے عالم دیں، صاحب فہم و ذکا، نہایت شفیق، کریم النفس کثیر الفہم مولانا حاجی احمد رضا خان (اللہ تعالیٰ ان پر لطف و کرم فرمائے) نے ایک نہایت ہی عمدہ کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے تفصیل و تحقیق، ربط و ضبط کے ساتھ گفتگو فرمائی ہے آپ نے اپنے موضوع سے انصاف و عدل کیا ہے، راہنمائی و ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ جب کہیں ہمیں کسی مسئلہ پر شبہ پڑے ہم اس کتاب کی طرف رجوع کریں اور اس پر اعتماد کریں۔ اللہ تعالیٰ مولف علام کو پوری جزاء بخشے اور اس پر انتہا درجے کی نعمتیں نچھاور کرے اور ابد الآباد تک اپنے فضل و کرم سے نوازتا رہے، اللہ کرے وہ ساری زندگی آرام و آسائش سے رہیں اور انہیں کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام ہو، آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر سلام ہو۔

بندہ ضعیف حرم پاک میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے والا محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہ آبادی ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام ہو۔

سید اسماعیل خلیل اللہ محافظ کتب حرم شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو واحد ہے غالب ہے، صاحب قوت، عزت، جبروت و انتقام ہے جس کی صفات کمال و جلال سے متعالی ہیں، وہ

کافروں، سرکشوں، گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے، اس کی نہ کوئی ضد ہے نہ نظیر ہے۔ درود و سلام ہو ان پر جو سارے جہانوں سے افضل ہیں، ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، وہ تمام انبیاء کے خاتم ہیں، تمام رسولوں کے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نام لینے والوں کو ان ہلاکتوں سے بچائے جو بدمذہب پھیلا رہے ہیں، وہ ہدایت کی راہوں پر قائم رکھے اور اندھے عقیدوں سے بچائے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ بے دینوں کا یہ طائفہ جس کا ذکر کتاب "المعتمد المستند" میں کیا گیا ہے نہایت قابل مذمت ہے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی ہے، رشید احمد گنگوھی ہے اس کے پیروکار خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی ہے ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ کوئی شک ہے جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کسی حالت میں ایسے لوگوں کو کافر کہنے میں تامل نہیں کرنا چاہئے، ان کے کفر میں شبہ نہ کرے ان میں بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین متین کو پس پشت ڈال دیا ہے، بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کے جزوی اصولوں سے انکار کر دیا ہے وہ ان حقائق سے بھی انکار کرتے ہیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ساری امت متفق ہے اب یہ لوگ اسلام میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ ان کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، کسی جاہل سے جاہل پر بھی یہ بات پوشیدہ نہیں ہے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جنہیں عقل و خرد تسلیم نہیں کر سکتی۔ اس سے عقلیں طبیعتیں اور دل انکار کر دیتے ہیں میں کہتا ہوں یہ لوگ گمراہ ہیں، گمراہ گر ہیں، یہ کافر ہیں فاجر ہیں، دین سے خارج ہیں، ان کی بداعتقادیاں ان کی بدفہمی کے نتیجہ میں در آئی ہیں۔ وہ علمائے کرام کے اقوال کو سمجھنے سے

قاصر رہے ہیں مجھے ان کی کفریہ عبارات پڑھنے کے بعد ایسا یقین ہو گیا ہے اور میں بلاشک و شبہ انہیں کافر کہتا ہوں۔ یہ کافروں کے ترجمان ہیں، یہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو باطل کر کے گمراہیاں پھیلانا چاہتے ہیں، وہ اصل دین سے انکار کر رہے ہیں، کوئی ختم نبوت سے انکار کر رہا ہے، کوئی نبوت کے مقام سے انکار کر رہا ہے، کوئی نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے، کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ کہہ رہا ہے، کوئی مہدی بن رہا ہے، ظاہر ہے کہ یہ تمام کے تمام ہلکی دلیلوں سے گمراہی پھیلا رہے ہیں، وہابی فرقہ کے یہ لوگ نہایت گمراہ ہیں اللہ کی ان پر لعنت ہو اور یہ رسوائیوں کے گڑھوں میں گریں، ان کا ٹھکانا جہنم ہو، یہ عوام الناس کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں اپنی تاویلوں سے دھوکا دیتے ہیں، وہ لوگوں میں کہتے پھرتے ہیں کہ وہی پیروان دین ہیں اگلے لوگ گمراہ تھے یہ لوگ روشن راہوں کے مخالف ہیں دین مصطفیٰ کے تارک ہیں، کاش یہ لوگ جان لیتے کہ اگر ہمارے اسلاف طریق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نہیں چلتے تھے تو کون راہ رسول پر چلتا تھا میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں، اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے اپنے فضل کے ساتھ ہمارے لئے ایک ایسا عالم فاضل کامل مقرر فرمایا جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے، جس کے علم و فضل پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے، وہ یکتائے زمانہ ہے اپنے وقت کا یگانہ ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے، وہ ان بے دینوں کی باطل تاویلوں کو آیات واحادیث سے رد کرتا رہے، ایسا کیوں نہ ہو۔ علمائے مکہ ان کے عمل و فضل کی شہادت دیتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ اس "صدی کے مجدد" ہیں۔

خدا سے کچھ اس کا چنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہاں

اللہ تعالیٰ مولانا احمد رضا خان کو دین اور اہل دین کی طرف سے جزائے خیر دے اور انہیں اپنے فضل، احسان اور برکات سے نوازے۔

آج ہندوستان کی سرزمین میں کئی قسم کے فرقے پائے جاتے ہیں وہ ظاہری طور پر اسلام کا نام لیتے ہیں مگر حقیقت میں وہ کافروں کا کام کر رہے ہیں اور ان کے رازدار جاسوس ہیں وہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں، ان کی خواہش ہے کہ مسلمانوں میں انتشار اور افتراق ڈال دیا جائے یا اللہ ہم تو صرف تیری ہدایت چاہتے ہیں، صرف تیری نعمت کے طلبگار ہیں یا اللہ ہمیں حق کی توفیق عطا فرما، باطل کو باطل کردے، ہم باطل سے دور رہیں اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے اقارب پر میں نے یہ تحریر اپنے قلم سے لکھی ہے اور اپنی زبان سے کہی ہے میں اپنے اللہ جل جلالہ سے معافی کا خواستگار ہوں اور اس کی رحمت کا امیدوار۔

حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کا محافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل

حضرت مولانا علامہ سید مرزوقی ابوالحسن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے دنیا کے آسمان پر ایک مہر درخشاں روشن فرمایا جو گمراہیوں کے اندھیروں کو مٹانے والا ہے اور سرکوبی کرنے والا ہے، راہ حق کی طرف راہنمائی کی حجت کامل بنا، دین اسلام تو ایسا کشادہ راستہ ہے جس پر چلنے والے کا نہ پاؤں پھسلتا ہے نہ کجی آتی ہے یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور اس کے فضل عمیم سے وسیع نعمتوں کا فیض ملا ہے، اس نے معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا، ہمارے آقا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے روشن معجزات اور عقل کو حیران کر دینے والی نشانیاں دیں پھر آپ کو اپنی مشیت سے غیبوں پر بے پناہ علم بخشا، اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے۔ انہوں نے دین مصطفیٰ کی مدد کی، اسکے پھیلانے اور اسکی راہیں ہموار اور آسان کرنے کیلئے اپنی جانیں قربان کر دیں وہ ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے، وہ سیرت اور صورت کے لحاظ سے بڑا شرف اور اعزاز رکھتے تھے وہ ایسی نیکیوں اور عظیم کارناموں سے ممتاز ہوئے کہ رہتی دنیا تک ان کا نام درخشاں رہے گا وہ ایسے ثواب سے مخصوص ہوں گے جو ان کے نامۂ اعمال کی زینت بنے گا۔ بالخصوص حضور کے علم کے وارث وہ علمائے کرام ہیں جن کے انوار سے سخت اندھیروں میں بھی روشنیاں جگمگاتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ زمانے کی بقاء تک ان کا وجود قائم رکھے اور بلندیوں کے آسمانوں تک ان کے مبارک ستارے تمام شہروں اور

وادیوں کو جگمگاتے رہیں۔

حمد و ثناء کے بعد عرض گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بے پناہ احسان ہے کہ مجھے حضرت علامہ، عالم اجل سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے، آپ زبردست عالم دین ہیں ایک بحر عظیم الفہم ہیں۔ ان کی فضیلت بے پناہ ہے ان کی نیکیاں بے شمار ہیں وہ دین کے اصول و فروع کو اچھی طرح جانتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہیں ان کی تصانیف نے بدمذہب اور دین سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کا رد کیا ہے میری نگاہ میں ان سے بڑھ کر آج دین کی حفاظت کرنے والا دوسرا کوئی نہیں آیا، آج کے اہل علم ان کے بلند مرتبہ اور ذکر کا اعتراف کرتے ہیں، میں ان کی بعض تصانیف سے بذات خود مشرف بہ مطالعہ ہوا ہوں جن کی انوار کی قندیلوں نے میرے دل و دماغ کو روشن کردیا ہے ان کی حجت میرے دل میں نقش بن کر جم گئی ہے، میرے دل و دماغ پر ان کا احترام منقش ہو گیا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

اللہ کے احسان سے مجھے ان سے ملاقات کا موقعہ ملا میں نے ان کے کمالات ان سے کہیں بڑھ کر پائے جو میں نے دوسرے حضرات سے سنے تھے میری زبان ان کے اظہار سے عاجز ہے میں نے انہیں علم و فضل کا کوہ بلند پایا ہے ان کے نور کے مینار بہت بلند ہیں۔ وہ علم و عرفان کا ایسا دریا ہیں جس سے ہزاروں دینی مسائل کی نہریں چھلکتی رہتی ہیں، وہ طالب علموں کے ذہن کو سیراب کرتی جاتی ہیں آج بہت سے گمراہ لوگ ان نہروں کو بند کرنے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف ہیں، وہ علوم دینیہ پر تقریر کرتا ہے تو

ایک بہتا ہوا دریا دکھائی دیتا ہے وہ علم الکلام فقہ اور فرائض میں کمال مہارت رکھتا ہے وہ مستحبات، سنن، واجبات اور فرائض کو پوری قوت سے بیان کرتا ہے وہ عربی زبان کا ماہر ہے وہ علم ریاضی میں طاق ہے منطق کا ایک دریا ہے جس سے بے شمار موتی برآمد ہوتے رہتے ہیں۔ وہ علم اصول کو آسان کرنے والا ہے وہ اس ریاضت میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے میری مراد حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا سے ہے اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر عنایت فرمائے اور دونوں جہانوں میں سلامت رکھے۔ اس کے قلم کو تیغ برہنہ کی طرح رکھے جو ہمیشہ بے نیام رہے اور وہ اہل بطلان کی گردنیں کاٹتی رہے یا اللہ میری اس دعا کو قبول فرما۔

جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو ایک شاعر کا یہ شعر سامنے آجاتا ہے۔

قافلے جانب احمد سے آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

میں حضرت موصوف کی مدح و توصیف سے عاجز اور قاصر ہوں، حضرت علامہ مذکور نے (اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں میں بے شمار اضافہ فرمائے) مجھ پر خصوصی احسان فرمایا یہ تالیف جلیل اور تصنیف لطیف ہے مجھے مہیا کی اور مجھے اس کے مطالعہ کا موقعہ فراہم کیا اس کتاب میں فاضل مصنف نے ہندوستان کے ان گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنے خبث باطنی کی وجہ سے کفری بدعتوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر حضور نبی کریم کی شفاعت کی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ اپنے

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے اس فاضل اجل کو اپنی حفاظت میں رکھنا اسے کفر و شرک و معصیت سے پناہ میں رکھنا۔ مسلمانوں کو ان بدعقیدہ اور گمراہ کن فتنوں سے بچائے رکھنا، مصنف علام کو بہترین جزا دینا جو اسے دین و دنیا میں بلند مراتب پر پہنچائے۔ وہ ایسے بلند مقام پر فائز ہو جسے دنیا کے تمام مسلمان دیکھ سکیں، وہ ان جھوٹے مفتریوں اور بدعقیدہ گمراہوں کارد کرتے رہیں ان کی جھوٹی باتوں، رسوائیوں اور بدعتوں کو نمایاں کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج یہ لوگ جس عقیدہ پر قائم ہیں حد درجہ کا فاسد اور باطل عقیدہ ہے۔ نہ اسے عقل معقول مانتی ہے نہ نقل اس کی تصدیق کرتی ہے یہ ان لوگوں کے وہم اور چھوٹ سے گھڑے ہوئے مفروضے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، نہ اس کے پاس کوئی عذر ہے، نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی مثال ہے، یہ لوگ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں جو انہیں ہلاکت میں ڈال دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے پیروکار بنے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خواہش نفس کا پیروکار ہو۔ پھر فرمایا ٹھیک راہ چلو جس نے خواہش نفس کی پیروی کی اس کا کام حد سے زیادہ نکل گیا۔

امام طبرانی سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو اس وقت تک توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک وہ خود اس بدمذہبی کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہو، ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کسی

بدمذہب کا عمل قبول کرنا نہیں چاہتا جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑ دے ایک اور مقام پر ابن ماجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے، اسی طرح بخاری اور مسلم نے صحیحین میں حضرت ابوبردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ کو غشی سے آرام آیا تو آپ نے فرمایا میں اس شخص سے سخت بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہیں۔ مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی اے ابو عبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ ایسے لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور ہر کام اللہ نے اپنے آپ ابتداء میں ہی تخلیق کر دیا ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں سے ملو تو انہیں خبردار کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بیگانے ہیں!

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے جو حق سے مجادلہ کرتے ہیں یا اس کی تائید سے اسے ظاہر کرتے ہیں۔ یہ فعل باطل ہے جس شخص نے ایسا کام کیا یا اس کی معاونت کی یا اس کی تائید وہ مخذول اور کافر ہو گا۔ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو کافروں اور ان کے افعال سے دور رہتا ہے اور صبح و شام اللہ کی قدرت کی پناہ میں رہتا ہے وہ ایسے جھگڑوں اور خدشات کا شکار نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے جس نے اسے عزت بخشی۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر یہ دعا پڑھے گا کہ سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تجھے گرفتار کیا اپنی بہت سے مخلوق پر مجھے فضیلت دی تو ہو اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حدیث حسن لکھا ہے اللہ اس شخص پر رحم کرے جو ان لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے اور اس گمراہی کو چھوڑ دے اور ان باطل خیالات، کفریہ عقیدوں اور بدعتوں کو چھوڑ دے اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں، اس کی خیر خیر ہے، اسی پر بھروسہ رکھا جائے گا وہی سیدھے راستے کی توفیق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر درود و سلام بھیجے اپنے منتخب انبیاء پر سلام بھیجے، ان کی آل پر ان کے صحابہ پر ان کے تابعداروں پر ان کے پیروکاروں پر آمین ثم آمین۔ سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہی ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے میں نے اس کو اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنی قلم سے لکھا۔ میں ہوں مسجد حرام میں طالب علموں کا خادم محمد مرزوقی ابو حسین۔

حضرت مولانا شیخ عمر بن ابی کبریا جنید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جو سارے جہاں کا مالک ہے درود و سلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیروکار تابعین سے راضی ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے اس کتاب (المعتمد المستند) کا مطالعہ کیا جو

ایسے علامہ نے تصنیف کی ہے جس سے استفادہ کیلئے ہر طرف سے اہل علم و فضل کا جھمگھٹا لگا رہتا ہے بڑا فہیم صاحب علم و فضل حضرت مولانا احمد رضا خان، میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے جن کج رو اور گمراہ لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً گمراہ ہیں اور گمراہ گر ہیں وہ دین سے دور چلے گئے ہیں اپنی سرکشی میں اندھے ہو گئے ہیں میں اپنے رب عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ ان گمراہ گروں پر ایسا عذاب مسلط کر جو ان کا نام و نشان مٹا دے اور ان کی جڑیں اکھاڑ دے، صبح ہو تو ان کے مکانات کھنڈر بنے ہوئے ہوں بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آل پر آپ کے صحابہ سب پر درود بھیجے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے۔ الراقم عمر بن ابی بکر جنید

حضرت مولانا عابد بن حسین مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

"آپ علمائے مالکیہ کے سر خیل ہیں، عرش و فلک کے انوار سے معمور ہیں، صاحب کمالات فاضل ہیں، صاحب خشوع و خضوع ہیں، پرہیزگاری اور تقویٰ میں بے مثال ہیں، اے بڑے فضل والے تم پر اللہ کا سلام ہو!"

سب حمد و ثنا اس خدا کو جس نے علماء کو آسمان معرفت کے آفتاب بنا کر چمکایا، ان علماء نے انکی بلند شعاعوں سے دین پر الزامات لگانے والوں کے اندھیرے دور کر دیئے، درود و سلام ان پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں، ایسے برگزیدہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب سے نوازا اور انہیں ایسا نور عطا فرمایا جو ملت اسلام سے شبہات کے اندھیرے دور کرتا گیا، ان کو تمام عیوب کذب، خیانت وغیرہ سے پاک فرمایا۔ ان کے خلاف اعتقاد رکھنے والا یقینی

کافر ہے، تمام امت کے علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت والی آل اور عبادت والے صحابہ پر بے حد درود و سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ اس فتنہ اور شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا۔ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقیقی وارث ہیں۔ وہ آج کے مشاہیر علمائے کرام کا راہنما ہے اور معزز اہل علم کا سرمایہ افتخار ہے اسلام کی سعادت ہے، محمود سیرت کا مالک ہے ہر کام میں پسندیدہ اور عدل و انصاف کا گرویدہ ہے وہ عالم باعمل ہے صاحب احسان و عرفان ہے میری مراد حضرت مولانا احمد رضا خان سے ہے اس نے آگے بڑھ کر فرض کفایہ ادا کر دیا ہے اور اپنی قطعی دلیلوں سے ان جھوٹے لوگوں کی گمراہی کا قلع قمع کر دیا ہے اور ارباب علم پر حقانیت ظاہر کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے پناہ انعام فرمایا۔ مبارک ترین ساعت سے نوازا، مجھے اس آفتاب سعادت سے برکت ملی، میں نے اس کے احسان و بخشش کے میدان میں پناہ پائی، اس کی اس کتاب (المعتمد والمستند) کا مطالعہ کیا یہ آپ کی دوسری مبسوط کتابوں کا خلاصہ ہے جن میں مضبوط دلائل قائم کئے گئے ہیں ان میں ان گمراہوں کی گمراہیوں کو افشاء کیا گیا ہے جو دین میں فساد برپا کر رہے ہیں ان اہل فساد گمراہوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سر فہرست ہے پھر رشید احمد گنگوھی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی وغیرہ کھلے کافر اور گمراہ ہیں۔

مصنف علام نے ان کی گمراہیوں کو واضح کر کے رکھ دیا اور ان کے

منہ کالے کر دیئے، مجھے ان کا کلام از بر ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص مقصد کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ یہ امت ہمیشہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، اسے کبھی نقصان نہ ہو گا جو شخص اس امت کے خلاف اٹھے گا اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے اپنے رسول پر، اس کی آل پر اور اس کے صحابہ پر جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ خاص نسبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! اس مؤلف علام کو جس نے یہ فریضہ سرانجام دیا ہے اور آفتاب دین کے چہرے سے تاریکیوں کو دور کیا ہے اور اہل بطلان اور گمراہ "مولویوں" کے چہروں کو بے نقاب کیا ہے ان کے کارناموں کا قلع قمع کر دیا ہے جو کمزور اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنے کے در پے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت پر جگمگاتا رہے اسے محبوب اور پسندیدہ باتوں کی توفیق دے، اس کی تمنائیں پوری کرے، میں نے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے ہیں اور انہیں قلمبند کرنے کا حکم دیا ہے۔

میں ہو بلاد حرم میں خادم العلم والفضل محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین
مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

مولانا علی بن حسین مالکی

"وہ فاضل ہیں، ماہر ہیں، کامل ہیں، صاحب صدق و صفا ہیں، پاکیزہ ذہن ہیں۔ صاحب تصانیف و تالیف ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آسمان انوار سے منور فرمائے۔"

اے بڑی فضیلتوں والے اللہ تم پر سلام ہو، تیری رحمتیں ہوں تیری برکتیں ہوں تیری رضا ہو، بیشک سب سے میٹھی بات اس صاحب جلال کی حمد ہے جو ہر عیب سے پاک ہے ہر شکل وصورت سے مبرا ہے جس نے اپنے محبوب پر رسالت ختم کر دی۔ اپنے برگزیدہ رسولوں میں سے منتخب فرما کر خاتم النبین قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں اور اپنے محبوب کو جھوٹ اور بداعتقادی سے ہر طرح محفوظ رکھا۔ تمام مخلوقات میں سے اپنے رسولوں کو علم غیبیہ سے نوازا۔ آج جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ادنی سا بھی عیب یا نقص لگائے وہ اجماع امت کی رو سے مرتد ہے اے اللہ ان تمام انبیاء اپنے رسول مقبول آپ کی آل آپ کے صحابہ پر درود وسلام بھیج اور ان کی عظمت کو بلند فرما۔ بالخصوص اپنے نبی مصطفیٰ ان کی اولاد وصحابہ اہل صدق وصفا کو اپنی رحمتوں سے نواز۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے حد احسان فرمایا آسمان صفا سے مجھے نور معرفت عطا فرمایا مجھے یہ نور اعلانیہ دکھائی دیا، اس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کو ظاہر کرنے والی ہیں آج حضور کی امت سے ایک عالم دین ابھرے ہیں جو دائرہ علوم اسلامیہ کے مرکز ہیں۔ اسلام کے آسمان پر علوم کے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے مددگار ہیں، دین حق پر چلنے والوں کے راہنما ہیں، گمراہوں کی گردنوں کیلئے تیغ براں ہیں بے دینوں کی زبانیں کاٹ رہے ہیں۔ ایمان کے میناروں کی روشنیاں پھیلا رہے ہیں۔ حضرت مولانا احمد رضا خان انہوں نے اپنی کتاب کے چند اوراق میرے پاس بھیجے جس میں ان گمراہوں اور گمراہ گروں کے نام تھے جو ان دنوں ہندوستان میں اپنے مکروہ عزائم کو

پھیلانے میں مصروف ہیں، ان میں غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوھی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ سرفہرست ہیں۔ وہ کھلے کافر اور گمراہ لوگ ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے کھلے بندوں رب العالمین کی تقدیس کے خلاف کلام کی، تاویلیں گھڑ کر پیش کیں، ان میں سے بعض نے اللہ کے برگزیدہ انبیاء کی شان کے خلاف بدزبانی کی، مصنف علام نے ان سب گمراہوں کا پول کھول دیا، ان کا رد کیا اور اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں اس کی نشاندہی کی۔ اس میں زبردست دلائل دیئے، مصنف علام نے مجھے حکم دیا کہ میں ان گمراہ لوگوں کے عقائد پر نظر ڈالوں ان کے اقوال پر غور کروں میں نے دیکھا کہ واقعی جس طرح اس بلند ہمت مصنف نے بیان کیا ہے، اس سے بڑھ کر ان لوگوں کے کفریہ اقوال سامنے آئے ہیں وہ اللہ کی سزا اور عذاب سے نہیں بچ سکیں گے وہ کافر اور گمراہوں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عالم صاحب ہمم اور علامہ کو ان کمینوں کے اقوال کے رد کرنے کی ہمت دی ہے۔ اس زمانے میں اعتقادی فساد اور شر عام ہو گیا ہے تو فاضل مولف نے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے آواز بلند کی ہے ان فاجروں نے بے بنیاد دلیلوں اور بے اصل تاویلوں سے گمراہ کن خیالات سے لوگوں کے عقائد کو نقصان پہنچایا ہے اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزاء دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس روشن شریعت کے زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس کام میں برکت عطا فرمائے اسے اپنی تائید اور سعادت سے سرفراز فرمائے، ان بدبخت لوگوں پر اسے فتح دے اور اس کے اقبال کا آفتاب ہمیشہ چمکتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں جس نے ہمیں بے شمار نعمتیں دین، درودو سلام اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو تمام رسولوں کے خاتم ہیں، آپکی آل آپ کے اصحاب قیامت تک درودو سلام سے حصہ پاتے رہیں۔

میں نے یہ بیان اپنی زبان سے جاری کیا اور اپنے قلم سے لکھا۔ محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ۔

نوٹ: اسی فاضل ممدوح حضرت علامہ محمد علی بن حسین مالکی نے ایک عربی قصیدہ حضرت فاضل بریلوی کی شان میں لکھا جس کا ترجمہ حضرت علامہ مولانا حسنین رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اردو نظم میں کیا ہے جو تبرکاً پیش کیا جارہا ہے۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوا خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے سے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفیٰ کی برکت ان کی دعا کی برکت
نیکیاں مکے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پرتو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت

ہے فلک چادرِ نیلی میں اسی سے روپوش
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آب خجلت
کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوام قریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت
مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر دور کی حکمی حکمت
سعی والوں کیلئے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کیلئے عکس یمینِ قدرت
مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت
عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیل صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو الفت

بہتریں ارض خدا نزد خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت

سارے تارے تو مری پاک افق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کیلئے کون جہت

قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت

حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اک بار جو رکھتا ہو سکت

اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت

وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو ان کی بھی لکھت

ایک سو بیس ہیں خاص اس کی نظرہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہل طاعت

اہل طوف اہل نماز اہل نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں ان پر قسمت

مہبط وحی ہوں میں مظہر ایمان ہوں میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت

جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت

پاک وذی حرمت وعرش وبلد امن وصلاح
میرے اسما ہیں معکے مرے نام و نسبت؟

مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جبکہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طول صفت

مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفیٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاض قربت

مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت

ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محراب حضور
مجھ میں وہ پاک کوآں غرس سے جس کی شہرت

کر دیا شہد لعاب دہن شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکان ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آل شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سن سن کے ہوا عرض گزار
فیصلے کے لئے چاہو حکم بانصفت
رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ
صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کئے موقف دین و ملت
وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعال
وہ جو کشافی قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب وزینت
اس سے اعجاز دلائل کا منور ایضاح
اس سے اسرار بلاغت کی جلا بے ریبت

بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت
وہ "رضا" حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ
جس کی سبقت یہ ہے اجماع جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلف اہل ہدیٰ
جس کی آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرف غلط
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت
یاد پر علم لکھائے کوئی اس کا سا سنا
صاحب فضل اور اس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدرِ کمال اس کا سمائے عز پر
ہادیٔ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت

آل واصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

حضرت مولانا جمال بن محمد بن حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کو زیب دیتی ہیں جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے، انہیں اپنے تمام رسولوں کا خاتم بنایا۔ تمام جہاں کیلئے ہدایت دینے والا اور ہادی بنا کر بھیجا ان کے دین محکم کے علماء کرام کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو بد بخت اور گمراہ لوگوں کو حق کی راہیں دکھاتے ہیں۔ درود و سلام ہو جہاں کے سردار اور آپ کی عزت والی اولاد اور عظمت والے صحابہ پر!

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں ان گمراہ گر ہندوستانی "مولویوں" کے اقوال سے مطلع ہوا ہوں، یہ لوگ آج ہندوستان کی سر زمین میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ اپنے نظریات میں خود بھی مرتد ہو گئے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں وہ رسوا ہو کر رہ گئے ہیں اللہ انہیں مزید رسوا کرے۔

مرزا غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوھی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور انکے دوسرے ساتھی کھلے کفر اور گمراہی کے ترجمان بن گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمانوں کی اعتقادی حفاظت کیلئے بھیجا ہے، آپ نے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے اور اپنے

رسالے "المعتمد المستند" میں ان لوگوں کے باطل عقائد کا زبردست رد کر دیا ہے شریعت روشن کی حمایت کی ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسی محبوب اور پسندیدہ باتوں کی مزید توفیق عطا فرمائے اور اس کی مرادیں پوری کرے۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا پر ہزاروں درود بھیجے پھر آپ کی اولاد و اصحاب پر درود و سلام ہو۔

ہم نے یہ الفاظ اپنی زبان سے کہے اور انہیں لکھنے کا حکم دیا ہے۔

مدرس بلاد حرم، نبیرۂ مرحوم شیخ حسین، محمد جمال سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

حضرت شیخ اسعد بن احمد دہان

"دہان مدرس حرم شریف، دام بالفیض والتشریف

آپ جامع علوم، منبع فہوم، محیط علوم نقلیہ مدرس فنون عقلیہ، خوش خو نرم مزاج صاحب خشوع و خضوع نادر روزگار ہیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تازگی بخشی، پھر مشاہیر علمائے کرام کے نیزوں سے ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائی، ہر زمانے میں اپنے دین کے حامی اور مددگار پیدا کئے، جنہیں نبوی عزیمت اور شرف سے نوازا گیا وہ اس کے حرم کی حمایت کرتے رہتے ہیں، اس کی حجتوں کو تقویت دیتے ہیں اور اس کی کشادہ راہوں کو روشن کرتے ہیں اور ہر زمانہ میں اس کی شریعت کو تازگی ملتی رہتی ہے اور دشمنان دین اسلام پر اللہ کا قہر نازل ہوتا رہتا ہے۔

درود و سلام ہو ان پر جنہوں نے دین میں جہاد کی راہیں نکالیں ان کی تلواریں کافروں کے سروں پر چمکتی رہیں، معاندین اور سرکش اور مفسد ان کے سامنے سرنگوں ہوتے رہے ہیں ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو جو دین مصطفیٰ کے چمکتے ستارے ہیں اور شیطانوں کے گروہ کو شکست دیتے رہے ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد مجھے اس عظیم کتاب کے مطالعہ کا موقعہ ملا اسکا مصنف نادر روزگار وخلاصہ لیل و نہار ہے وہ ایسا علامہ ہے جس پر اگلے اور پچھلے اہل علم فخر کرتے ہیں وہ جلیل الفہم ہے جس نے اپنے روشن خیالات سے سحبان فصیح البیان کو بے زباں بنادیا، وہ میرا آقا ہے میرا سردار ہے۔ حضرت احمد رضا خان بریلوی، اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں کو اس کی تلوار کے سامنے سرنگوں کر دے اور اس کا سر عزت سے بلند ہو۔ میں نے اس نورانی کتاب کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا ہے جو ان محکم دلیلوں کے ستونوں پر استوار ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ اب باطل ان کے سامنے بیٹھ نہیں سکتا، سب گمراہ لوگ اس کے آگے کھڑے نہیں ہو سکتے اب بے دینوں کے شکوک مٹ گئے ہیں، یہ تمام گمراہ لوگ اس کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں اور مکہ مکرمہ کی گلیوں میں چھپتے پھرتے ہیں۔

اس رسالہ نے قطعی دلیلوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں کے سر پر کھینچ دی ہیں اس نے اپنے روشن شہاب ثاقب سے وقت کے شیطانوں پر تابڑ توڑ حملے کئے ہیں اس کی تیغ برہنہ نے ان کے سر کاٹ کر رکھ دیئے ہیں۔ آج کے اہل علم و خرد ان گمراہوں کی رسوائیوں سے واقف ہو چکے ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا روز روشن کی طرح سامنے آگیا ہے

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار نازل ہوئی ہے وہ بہرے ہو گئے ہیں وہ اندھے ہو گئے ہیں ان کے نظریات اور عقیدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دین حق سے یکسر نکل گئے ہیں۔ ان لوگوں کو دنیا اور آخرت میں رسوائی ملے گی، مجھے اپنی جان کی قسم کہ اس کتاب پر علمائے کرام ناز کریں گے اور اس پر عمل کرنے والے یقین کرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سرخرو ہوں گے اللہ تعالیٰ کا سلام سچے مسلمان پر ہو، اس کی نعمتیں ان کے سینوں پر نازل ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف کو جزائے خیر دے اس نے مسلمانوں کا سر بلند کر دیا، اس نے دین مصطفیٰ کی نصرت کی ہے اس نے اس زبردست تالیف سے مخالفوں کی لایعنی دلیلوں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے یہ کتاب اپنے دلائل کی روشنی میں ہمیشہ چمکتی رہے گی اور ہمیشہ کیلئے ہماری راہنمائی کرتی رہے گی جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح کرینگے اور جب تک اعلان کرنے والے اعلان کرتے رہیں گے اس وقت تک فاضل مولف کو ثواب سے حصہ ملتا رہے گا۔

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے اصحاب آپ کی اولاد پر درود و سلام کی بارش ہوتی رہے میں نے یہ تقریظ اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔

طالب علموں کا خادم امیدوار بخشش اسعد بن دہان عفی عنہ۔

مولانا الشیخ عبد الرحمٰن دہان

"آپ فاضل ادیب، صاحب خرد و دانش، ماہر حساب و کتاب بلند مرتبت اور سربر آوردہ زمانہ ہیں"

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہر زمانہ میں ایسے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اس کی توفیق سے بے دینوں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا رہتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام ہو ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جس کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو سرنگوں کر دیا۔ آپ کی آل اور اصحاب پر بھی صلوٰۃ و سلام ہو جنہوں نے جہالت کو ختم کیا اور یقین قائم کیا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں گزارش کرتا ہوں کہ اس حقیقت میں کوئی شک نہیں آج کے گمراہ لوگ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے یہ لوگ اتنے مفسد اور گمراہ ہیں کہ بادشاہ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کی گردنیں اڑا دے، یہ لوگ جب اللہ کے حضور پیش کئے جائیں گے تو اس کے عذاب کے مستحق ہونگے اور اس کی لعنت کے سزاوار ہوں گے وہ رسوائی کے جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

اے اللہ جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان مفسد کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی ہے اور اسے تو نے اس قابل بنایا ہے کہ سید المرسلین کے دین کی حفاظت کیلئے آمادہ رہے، اسی طرح اس کی ایسی امداد فرما جس سے تیرے دین کی عزت بڑھے اور جس سے تیرا وعدہ پورا ہو، مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارا حق ہے بالخصوص علمائے کرام کا زیادہ حق ہے آج حرمین الشریفین

کے معتمد علمائے کرام نے اس علامہ زماں یکتائے روزگار کی کوششوں کو سراہا ہے وہ اسکی تعریف کر رہے ہیں وہ اس کی گواہی دے رہے ہیں وہ بے نظیر استاد ہے، وہ امام وقت ہے وہ میرا آقا ہے، سردار ہے اور میری جائے پناہ ہے۔ حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو اس کی زندگی سے مستفیض ہونے کا موقعہ دے اور مجھے بھی ان کی روش قبول کرنے کی توفیق دے وہ سید العالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے راستہ پر چل رہا ہے وہ حاسدین اور گمراہ "مولویوں" کی ناک رگڑ رہا ہے اللہ اس کی حفاظت کرے۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا، تو نے ہی ہمیں ہدایت فرمائی ہے تو اپنی رحمت کا دامن ہمارے لئے وسیع فرما دے، تو بخشنے والا ہے، اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیج، اس کی آل پر اس کے صحابہ پر

یہ بیان میں نے اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنے قلم سے لکھا ہے میں اپنے دل میں یقین کرتا ہوں اپنے اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔

عبد الرحمٰن بن مرحوم احمد ذہان مکہ مکرمہ

حضرت مولانا محمد یوسف افغانی

مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ تو پاک ہے، تو اپنی عظمت میں یکتا ہے، ہر نقص اور عیب سے پاک ہے، ہر قسم کے داغ اور نقص سے مبرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں ایسی حمد جو میری عاجزی کی گواہ ہے، میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں، ایسا شکر جو ہمہ تن

تیرے ہی لئے ہے، میں درود و سلام بھیجتا ہوں اپنے آقا اور مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہمارے سردار تیرے تمام انبیائے کرام کے خاتم ہیں۔ زمین و آسمان میں رہنے والوں کا خلاصہ ہیں، ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو، یہ تیرے منتخب بندے ہیں، یہ سب نیکی میں اول اور مقدم ہیں، حمد و صلوۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ مجھے "المعتمد المستند" پڑھنے کا موقعہ ملا جسے ایک فاضل علامہ اور دریائے فہامہ نے تصنیف کیا ہے وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوا ہے وہ دین و شریعت کے مینار کی روشنی کا محافظ ہے۔ میری زبان بلاغت اس کی خدمات کا اعتراف کرنے سے قاصر ہے اور اس کے احسانات اور حقوق کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے وجود پر زمانہ ناز کرتا ہے یعنی حضرت مولانا احمد رضا خان وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر گامزن رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشانات پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کیلئے اللہ اس کی مدد فرماتا رہے اس کی تلواریں دشمنوں کے سر قلم کرتی رہیں میں نے دیکھا ہے کہ اس نے اسلام کے دشمنوں کے بڑے بڑے ستون گرادیئے ہیں یہ لوگ چاہتے تھے کہ نور خداوندی کو بجھادیں یہ حاسد اور گمراہ لوگ ہر وقت ظلمت کو دعوت دیتے رہتے ہیں ان کی ناک خاک میں رگڑی جائے گی، بلاشک و شبہ اس کتاب میں حکمت کی باتیں بھی ہیں اور دوٹوک جوابات بھی ہیں۔ اہل عقل و خرد میں یہ کتاب بڑی مقبول ہے مگر وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت سے محروم کر دیا ہے ان کے کانوں اور آنکھوں پر بدبختی کی مہریں لگادی ہیں، ان کی بصارت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے وہ اس کتاب کی افادیت سے محروم ہیں وہ اس کے مندرجات کا انکار کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کون راہ دکھا سکتا ہے۔

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی

خدا کی قسم ہندوستان کے یہ گمراہ مولوی کافر ہوگئے ہیں اور دین سے نکل گئے ہیں خدا انہیں ہلاک کرے ان کے اعمال برباد کرے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے، ان کے کان بہرے ہو چکے ہیں، ان کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایسے بداعتقاد لوگوں سے محفوظ رکھے، ان کے خرافات سے ہمیں پناہ دے۔ اللہ تعالیٰ مولف علام کو جزائے خیر دے اس کو حسن و خوبی سے نوازے اور اللہ کا دیدار نصیب ہو۔ آمین ثم آمین

میں نے اس تحریر کو اپنی زبان سے کہا ہے اور اپنے قلم سے لکھا ہے دل سے اعتقاد کیا۔

اضعف العباد خادم الطلباء محمد یوسف افغانی مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

حضرت مولانا شیخ احمد مکی امدادی

خلیفہ اجل حضرت شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مقیم حرم شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کیلئے حمد و احسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اسکے نشان قائم کئے، کمینوں اور مفسدوں کی عمارت ہلادی، ان کے تمام مکر و فریب تباہ کر دیئے، ہمارے سردار آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بے پناہ درود و سلام ہو، جن کے آنے کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ آپ تمام انبیاء کرام کے خاتم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ یگانہ ہے، صمد ہے پاک ہے تمام نقائص سے مبرا ہے بری باتوں سے منزہ ہے کجی اور شرک والے جو کچھ بکتے ہیں ان سے پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے اعلیٰ اور بہتر ہیں جو کچھ ہو گزرا ہے اور جو کچھ آئندہ ہو گا تمام کا علم آپ کو عطا کیا گیا ہے، وہ شفیع ہیں، ان کی شفاعت قبول ہو گی ان کے ہاتھ حمد کا علم ہو گا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء کرام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں میں اپنے اللہ کی رحمت کا طلبگار ہوں، میں احمدی، مکی، حنفی قادری، چشتی صابری امدادی نے کتاب "المعتمد المستند" کو پڑھا۔ یہ چار موضوعات پر مشتمل کتاب ہے۔ قطعی دلائل سے موید ہے، اس کے تمام دلائل قرآن و احادیث سے مزین ہیں اس کے بعض مندرجات مخالفین کے دلوں میں تیر و سنان بن کر پیوست ہوتے ہیں، میں نے اس کتاب کی تحریروں کی تلواروں کو وہابیوں کی گردنوں پر بجلی بن کر گرتے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مولف کو بہتر جزا عطا فرمائے اور ہمارا حشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زیر لوائے شفاعت ہو۔

یہ کتاب اتنی جامع اور مستند ہے کہ اس کا مولف گرامی ایک دریائے زخار ہے، اس کی صحیح دلیلوں کے سامنے کوئی سر نہیں اٹھا سکتا، وہ دین حق کی مدد کرتا ہے اور بے دین سرکشوں کی گردنوں کا قلع قمع کرتا ہے سن لیں وہ ایک پرہیزگار عالم دین ہے، سابقہ علماء کا معتمد ہے، آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے اس کی شان میں جو کچھ کہا جائے وہ کم ہے فخر اکابر ہے۔ مولانا مولوی

احمد رضا خان اللہ تعالیٰ اس پر اپنا کرم خاص کرے مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اسے عمر دراز عطا فرمائے۔

آج ہندوستان کے مختلف طائفے ان دلیلوں کے جھٹلانے کے در پے ہیں جو قرآن و احادیث کی بنیادوں پر قائم ہیں یہ لوگ گمراہ ہیں اور کفر کرتے ہیں۔ سلطان اسلام کی تیغ عدل ایسے گمراہ گر فاسقوں کے سر تن سے جدا کرنے کیلئے اٹھنی چاہیئے۔ یہ گمراہ فرقے دہریئے ہیں، بے دین ہیں، گمراہ ہیں۔ بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے مفسد وجودوں سے زمین کو پاک کر دے، ان کے بد اعتقاد رویوں اور ان کے گمراہ کن اقوال سے لوگوں کو نجات دے وہ شریعت کی حفاظت کیلئے آگے بڑھے، شریعت محمدیہ ایک روشن دین ہے جس سے رات کی سیاہیاں بھی روشن ہو رہی ہیں، ایسی شریعت کو چھوڑ کر صرف مفسد اور گمراہ ہی اپنا علیحدہ راستہ بناتے ہیں۔ بادشاہ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آ جائیں اور ہلاکت کی جن راہوں پر چل پڑے ہیں وہاں سے باز آ جائیں۔ وہ راہ ہلاکت پر چلنے سے بچیں اور شرک اور کفر سے نجات پائیں اگر یہ لوگ قید و بند کے باوجود بھی توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ دین کی حفاظت نہایت اہم فریضہ ہے، دنیائے اسلام کی فضیلت والے عالم اور باعظمت سلاطین نے اس کی حفاظت کی ہے، سلطان وقت ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے متعلق فرمایا ہے کہ "سلطان اسلام اگر ایسے ایک فتنہ پرداز کو قتل کر دے تو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔"

کیونکہ ایسا مفسد اور گمراہ گر زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے، کھلے ہوئے کافر کی باتوں سے لوگ خود بخود بچتے ہیں، مگر چھپے ہوئے کافر کا وار زیادہ خطرناک ہوتا ہے یہ چھپ کر وار کرتا رہتا ہے، یہ لوگ عالموں، پیروں، فقیروں اور نیک لوگوں کا لباس پہن کر کفر پھیلاتے رہتے ہیں، دل میں فاسد عقائد ہوتے ہیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے اپنے عقائد کو سامنے لے آتے ہیں، عوام ان کی ظاہری شکل وصورت پر اعتماد کر لیتے ہیں۔ ان کی باطنی قباحتوں اور خباثتوں سے واقف نہیں ہوتے، اس لئے ایسے لوگ بڑا بھرپور وار کرتے ہیں اور لوگوں کو بے خبری میں گمراہ کرتے جاتے ہیں۔ وہ لوگ ان کے باطن سے واقف نہیں ہوتے ان کے مکروفریب سے آگاہ نہیں ہوتے ان کے قرآئن سے اندازہ نہیں لگا سکتے وہ ان کی ظاہری صورت سے دھوکا کھا جاتے ہیں ان کے قریب ہونے لگتے ہیں انہیں اچھا جاننے لگتے ہیں اور ان کے خفیہ عقائد اور پوشیدہ نظریات سے دھوکہ کھا کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، ان کی چھپی ہوئی اور ملفوف باتوں کو سن کر قبول کر لیتے ہیں اور انہیں ہی حق سمجھ کر انکے معتقد ہونے لگتے ہیں۔ اس طرح یہ ملت اسلامیہ میں گمراہی پھیلاتے چلے جاتے ہیں اسی فساد کے پیش نظر عارف باللہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "سلطان وقت اگر ایسے گمراہ کن آدمی کو قتل کر دے تو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔"

"مواہب الدنیہ" میں لکھا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹانے یا آپکی ذات میں نقص بیان کرنے والا واجب القتل ہے۔

ان حضرات کے اقوال کی روشنی میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے فتنہ گر مولوی سخت ترین سزا کے مستحق ہیں، ہم اللہ تعالیٰ

سے فریاد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر چیز کی حقیقت سے واقف فرمائے، ہمیں ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے، اپنی رحمت میں رکھے، ہمیں ہمارے والدین اور ہمارے استادوں کو بخش دے، ہمیں اپنی خوشنودی عطا فرمائے، ہم نے اس بیان کو اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اے اللہ خالق و مالک ہم پر رحم فرما، میں ہوں امیدوار مغفرت خداوندی، احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی، مدرس مدرسہ احمدیہ حرم شریف مکہ مکرمہ۔

حضرت مولانا محمد بن یوسف خیاط

حمد خاص اللہ کیلئے ہے، درود وسلام اس رسول پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کفریہ عبارتوں کی نشاندہی حضرت فاضل مولف احمد رضا خان نے کی ہے وہ واقعی شدید قسم کی گمراہی پھیلانے والی ہیں، یہ عبارتیں بڑی فاحش کفریہ ہیں ان کو پڑھ کر بے حد تعجب ہوتا ہے کیا ایک مسلمان کہلانے والا شخص بھی ایسی گفتگو کر سکتا ہے ہم بلاشک وشبہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص خود گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور شدید کافر ہیں۔ عام مسلمانوں کے ایمان کو ان سے شدید خطرہ ہے خصوصاً ایسے ملکوں اور شہروں میں جہاں مسلمان بادشاہ نہیں ہیں اور ایسے لوگوں کا قلع قمع نہیں کر پاتے۔ لہٰذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں جس طرح آگ سے دور رہا جاتا ہے جس طرح خونخوار درندوں سے دور رہا جاتا ہے مسلمانوں کو جہاں جہاں ہو سکے ایسے لوگوں کو اپنی صفوں سے دور رکھیں ان

کے فساد کی جڑیں اکھیڑ دیں اور اپنی بساط کے مطابق ان کے شر سے محفوظ رہیں، ہم مولف علام کی کوششوں کی قدر کرتے ہیں، انہوں نے ایسے گمراہوں کی نشاندہی کی ہے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول کے سامنے اس مولف کا بڑا رتبہ ہے۔

راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط مکی

محمد صالح بن محمد بالفضل اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ تو ہر مانگنے والے کی سنتا ہے، میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تیرے محبوب کی بارگاہ میں درود وسلام کا ہدیہ پیش کرتا ہوں، ہر ہٹ دھرم اور ضدی کی ناک رگڑ دے، ایسے مناظرہ اور مجادلہ کرنے والے کو دور ہٹا دے، میں تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ علمائے حق کو اپنی رضا سے نواز دے جو شریعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد اے اللہ تو نے ایک جلیل القدر عالم دین کو عزت بخشی ہے، اپنا عظیم احسان فرمایا ہے، اس روشن شریعت کی خدمت کی توفیق دی ہے، دقیقہ رس عقل دے کر اس کی امداد فرمائی ہے وہ آسمان علم پر چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہے، وہ عالم کامل ہے، ماہر علوم دینیہ ہے، باریک فہم ہے بلند معانی بیان فرماتا ہے، مولف علام نے اپنی کتاب کا نام "المعتمد المستند" رکھا ہے۔ اس کتاب میں بے دین گمراہوں کا ایسا رد کیا ہے جو ان کیلئے کافی ہے جن کی آنکھیں روشن ہیں، دل بیدار ہے وہ یقیناً اس کتاب کو پڑھ کر خوش ہوں گے، اس کتاب کے مولف کا اسم گرامی

امام احمد رضا خان ہے اس نے اپنی کتاب کا خلاصہ بڑے عالمانہ انداز میں ہمارے سامنے لا رکھا ہے اس میں کفر و گمراہی کے سرداروں کے نام گنوائے ہیں ان کی گمراہیوں اور فساد کی نشاندہی کی ہے اللہ تعالیٰ ان کافر اور گمراہ کن لوگوں کو جہنم میں جگہ دے اور قیامت کے دن اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتیں۔ مولف علام نے یہ نہایت ہی عمدہ کتاب تصنیف کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان گمراہوں اور بے دینوں کو جڑ سے اکھاڑ دے۔ اے اللہ! حضور کا صدقہ، سید المرسلین کا واسطہ اس مصنف کو بلند درجات سے نواز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو، آپ کی اولاد صحابہ پر سلام ہو، میں نے یہ تحریر اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔

محمد صالح بن محمد بافضل مکی

حضرت مولانا عبد الکریم ناجی داغستانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کی ذات کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل واصحاب پر ہو۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ جن مرتد لوگوں کا کتاب "المعتمد المستند" میں ذکر کیا گیا ہے وہ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے آٹے میں سے بال نکل جاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی کتاب مذکورہ میں تصریح کی گئی ہے کہ ایسے لوگ بدکار اور کافر ہیں۔ سلطان اسلام پر فرض ہے کہ ان کو سزا دے ان کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزاروں کافروں کے قتل کرنے سے زیادہ اہم ہے، یہ لوگ ملعون ہیں

خبائث کی راہوں پر چل رہے ہیں ان پر، ان کے معاونین اور مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہو جو ان لوگوں کو ان کی بدکرداریوں پر ذلیل کرے اللہ انہیں جزائے خیر دے اللہ درود بھیجے ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل ان کے صحابہ پر۔

مسجد حرام کا خادم عبدالکریم داغستانی

حضرت مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں جیسے تیرے برگزیدہ دوستوں نے کی ہے جن کو تو نے ایسا کرنے کی توفیق بخشی تھی۔ دین کے بوجھ ان اولیاء امت نے اپنے کندھوں پر اٹھائے، ان فرائض کو ادا کیا حالانکہ وہ اپنے عجز اور بیچارگی کا اعتراف کر رہے تھے اگر تیری امداد شامل حال نہ ہوتی تو یہ امور سرانجام نہ پاتے۔ اے اللہ ہم تجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان موتیوں کی لڑیوں میں پرودے اور قسمت میں ان کے ساتھ حصہ عطا فرما، ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں ان انبیاء پر جن کو تو نے اپنے پیغام پہنچائے، علوم دیئے، جامع اور مختصر کلمات دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ اللہ کی بے پناہ اور عظیم نعمتیں ہیں جن کا ہم شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت امام، بحر بلند ہمت، دنیا کی برکت، اسلاف کے بقیۃ السلف، یادگار زمانہ جو دنیا کی خواہشات سے بے نیاز اور صرف اللہ کے احکام کی تعمیل میں

صبح و شام مشغول رہتا ہے مسمیٰ بہ احمد رضا خان۔ اے اللہ تو نے اس عالم دین کو مرتدوں، گمراہوں اور گمراہ گروں کے رد کیلئے مقرر فرمایا ہے وہ لوگ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے، آج کوئی صاحب عقل و ایمان ان مرتد اور گمراہ گروں کے کفر میں شک نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس مصنف کو تقویٰ میں حصہ عنایت فرمائے، بہشت کی نعمتوں سے نوازے اور حسب مراد بھلائیاں عطا فرمائے اور اس کی وجاہت سے گمراہ لوگ دبے رہیں۔

اس کمترین نے یہ الفاظ اپنے قلم سے لکھے ہیں، مسجد الحرام کے طلباء کا ایک ادنیٰ سا خادم سعید بن محمد یمانی۔

مولانا حامد احمد محمد جداوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر درود و سلام بھیجے، تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جو سب سے بلند و بالا ہے اس نے کفار کی تمام تدابیر کو پست کر دیا اور اس کی ذات کا ہمیشہ ہمیشہ بول بالا رہا، وہ خدا ہر جھوٹ، نقص، اور بہتان سے پاک ہے وہ مخلوقات کی تمام علامتوں سے ماوریٰ ہے، انتہا درجہ کی پاکی اور بلندی اسی کیلئے ہے وہ ان تمام الزامات سے بری ہے جو ان گمراہ لوگوں کی زبان سے نکل رہے ہیں۔ درود و سلام ہو اس ذات پر جو مطلق تمام مخلوقات سے افضل ہے، تمام جہان سے آپ کا علم وسیع اور زیادہ ہے، حسن صورت، حسن سیرت میں تمام دنیا سے افضل اور اکمل ہے اللہ تعالیٰ نے

انہیں اگلے اور پچھلے علوم سے نوازا ہے۔ فی الحقیقت آپ کی ذات پر نبوت ختم ہو گئی ہے وہ خاتم النبیین ہیں۔ دین ان کی احادیث سے آشکارا ہوا۔ یہ دین بلند دلیلوں اور اعلیٰ شہادتوں سے ثابت ہو چکا ہے، یعنی ہمارے آقاء و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابن عبد اللہ جن کا ایک نام احمد ہے آپ کی بشارتیں یگانہ ہیں یکتا ہیں۔ آپ کی آمد کی بشارت حضرت مسیح ابن مریم نے دی۔ اللہ تعالیٰ ان پر، تمام انبیاء پر، اپنے تمام مرسلین پر، حضور کی آل پر، صحابہ پر آپ کے ماننے والوں پر اہلسنت و جماعت کے ان افراد پر جو آپ کی پیروی کرتے ہیں پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے بندے ہیں یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی تعریف انہی لوگوں کیلئے ہے۔

جو لوگ دین سے نکل گئے ہیں وہ گمراہ ہو گئے ہیں وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر سینے سے اوپر اوپر، یہ شیطان کا لشکر ہیں، یاد رکھو شیطان کے لشکر اور اس کی بات ماننے والے ہی نقصان میں رہتے ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے "المعتمد المستند" کا طائرانہ مطالعہ کیا ہے مجھے یہ کتاب خالص سونے کا ٹکڑا نظر آئی، اس کے الفاظ موتیوں یاقوت اور زبرجد کی طرح درخشاں نظر آئے انہیں صواب حاصل کرنے کیلئے تحریر کیا گیا ہے جسے ایک معتمد پیشوا، عالم با عمل، فاضل متجر، علم و فضل کے بحر ناپیدا کنار، محبوب، مقبول، پسندیدہ شخصیت کے مالک جس کی باتیں اور اعمال سارے قابل تعریف ہیں، میری مراد حضرت احمد رضا خان سے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی زندگی اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے۔ اس کی تصانیف و تالیفات ہماری راہنمائی کریں یہ کتاب ایک نمونہ ہے جو اس کی حق گوئی اور محبت کاملہ کی نشاندہی کرتی ہے اس کے انوار کے سامنے نگاہیں

خیرہ ہو جاتی ہیں وہ اقوال باطلہ کی سرکوبی کرتی ہے وہ کج رو بد عقیدہ لوگوں کے اندھیروں کو دور کرتی جاتی ہے خدا کی قسم اس کی روشنی کے سامنے گمراہیاں ختم ہوتی گئیں، وہ اپنے مباحث میں عطر کی طرح صاف اور خوشبودار ہے وہ مخالفین کے جوابات میں مسکت ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گمراہی کی گندگی میں لتھڑے ہوئے الزامات کا وہ صحیح جامع جواب ہے کفری عقائد کی نجاستوں کو صاف کرنے والا ہے یہ لوگ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے کافر ہیں، ان کی خباثتوں سے ہر شخص کو بچانا ضروری ہے حتیٰ کہ کافروں کو بھی ان کے اثرات سے بچانا ضروری ہے اور انہیں نفرت دلائی جانی ضروری ہے۔

یہ لوگ کبیرہ سے بھی بدتر کبیرہ ہیں، ایسے بد عقیدہ خواہ کتنے ہی بڑے لوگ ہوں پھر بھی پست ہیں، ذلیل سے ذلیل ترین ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان کے اثرات بد سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے ان کی تعظیم کرنا بھی گناہ ہے کیوں نہ ہو، جسے اللہ ذلیل کرے اسے کون عزت دے سکتا ہے اگر وہ راہ راست اختیار کر لیں تو خیر ورنہ ان سے مجادلہ کرنا فرض ہے اگر توبہ کر لیں تو فبہا ورنہ حاکم اسلام پر واجب ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہوں تو انہیں ایک ایک کر کے قتل کر دے اگر وہ زیادہ ہوں تو ان پر لشکر کشی کی جائے اور انہیں جہنم رسید کیا جائے۔ یاد رکھیں قلم کی بھی زبان ہوتی ہے اور زبان نیزے کا کام کرتی ہے، کفر ساز بد مذہبوں کی گردنیں کاٹنا تلوار کا کام ہے اس میں شک نہیں کہ اچھی دلیلوں کے ساتھ ان سے مناظرہ کرنا، مجادلہ کرنا بھی جہاد کی ابتدائی منزل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص ہماری راہ میں کوشش کرے گا ہم اسے ضرور کامیابی دیں گے اور

اللہ تعالیٰ ہمیشہ نیک اطوار لوگوں کے ساتھ ہے۔

اللہ کو حمد و ثنا ہے وہ عزت والا ہے تمام انبیاء کرام پر درود و سلام ہو،
سب خوبیاں اس ذات کیلئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد احمد حامد

بحار تصدیقات مدینہ

۱۳۲۵ھ

مدینہ منورہ کے علمائے کرام کی تقاریظ

اعلحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے علماء سے تصدیقات و تقاریظ حاصل کرنے کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مدینہ منورہ میں حضور کے روضہ انور کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو وہاں کے علماء کرام نے بھی آپ کی کتاب "المعتمد والمستند" کو دیکھا ہندوستان کے گمراہ مولویوں خاص کر ختم نبوت کے نظریہ پر طرح طرح کے شبہات پیدا کرنے والے طبقہ کے خیالات سے واقف ہوئے تو انہیں بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے فاضل بریلوی کے نظریات اور ان کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا اور اپنے تاثرات (تقاریظ) قلمبند کئے، ان علمائے کرام میں مفتی تاج الدین الیاس، مفتی مدینہ مولانا عثمان بن عبدالسلام داغستانی، شیخ مالکیہ سید احمد جزائری، مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوتی، شیخ الدلائل، محمود قہری، سید محمد سعید، مولانا محمد بن احمد عمری، مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان، مولانا عمر بن حمدان محرسی، سید محمد بن محمد مدنی دیداوی، شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری، مفتی سید شریف احمد برزنجی، مولانا محمد عزیز وزیر مالکی اندلسی مدنی تونسی، مولانا عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ حضرات اپنے وقت کے بلند پایہ علمائے اسلام میں شمار ہوتے تھے اور ساری دنیائے اسلام ان کے فیصلوں کو تسلیم کرتی تھی (مترجم)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا مفتی تاج الدین الیاس

اے اللہ راہ حق عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور اپنی رحمت عطا فرما، تیری رحمت بے حد و حساب ہے۔ اے اللہ ہم اس بات پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل فرمائی اور ہم تیرے رسول کی پیروی کرتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنے گواہوں میں شمار کرنا تیری ذات کیلئے پاکی ہے، تیری شان بہت بلند ہے، تیری سلطنت غالب ہے، تیری حجت مضبوط ہے، ہم پر ازل سے تیرے احسانات ہیں، تیری ذات تیری صفات پاکیزہ ہیں، تیری آیات اور دلائل ہر نقص اور عیب سے منزہ ہیں، ہم تیری حمد کرتے ہیں، تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی ہے اور تو نے ہمیں سچے کلام کی توفیق بخشی ہے تو نے ہماری طرف اس رسول کو بھیجا جو تمام انبیاء کرام کے امام اور برگزیدہ ہیں۔ ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے معجزے اور نشانات لے کر آئے ہیں جن کے سامنے انسانوں کی عقلیں عاجز ہیں ان کی دلیلیں بہت بلند ہیں ان کے معجزات درخشندہ ہیں، ہم ان کی رسالت اور نبوت پر ایمان لائے ہیں ہم نے ان کی اتباع کی ان کی تعظیم کی، ان کے دین کی مدد کی، تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب اور لازم ہے، تیری ہی تعریف ہے تو نے ہی ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اے اللہ ہمارے نبی پر ایسا درود بھیج جو ان کی شان کے شایان ہے اور ایسے ہی سلام و برکت نازل فرما ان کی آل پر ان کے صحابہ پر۔ ہر زمانہ میں اس کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو جزائے

خیر عطا فرما اور اپنی رحمت سے ایسے ثواب عطا فرما جو سب ثوابوں سے زیادہ ہوں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھے فاضل جلیل حضرت مولانا احمد رضا خان جو ایک زبردست عالم دین اور ماہر علامہ ہیں کے نظریات اور ان کی کتاب "المعتمد المستند" کے مطالعہ کا موقعہ ملا، جس میں انہوں نے ہندوستان کے گمراہ "مولویوں" کے عقائد پر روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس نیکی میں برکت دے اور اس کے انجام کو خیر کرے۔ مولانا نے ایسے گروہوں کا رد کیا ہے جو دین سے نکل گئے ہیں اور ایسے گمراہ فرقوں کی نشاندہی کی ہے جو زندیق اور بے دین ہو گئے ہیں میں نے اس فتویٰ کو بغور پڑھا ہے جو احمد رضا خان نے اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں درج کیا ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ اس موضوع پر یہ ایک اہم فتویٰ ہے اور یکتا فیصلہ ہے۔ وہ حقانیت پر مبنی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے نبی، دین اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کی عمر میں ترقی دے یہاں تک کہ گمراہوں کے تمام شبہات مٹ جائیں۔ آج امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فتنہ گروں جیسے اور ان جیسے دوسرے فرقوں کے کثیر شکوک مٹ جائیں۔ آمین ثم آمین!

راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ

فاضل ربانی مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ واحد کی تمام خوبیاں بیان کرنے کے بعد ہم حمد و صلوٰۃ پیش کرتے ہیں میں اس روشن کتاب اور گراں قدر تحریر سے آگاہ ہوا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے مولیٰ، علامہ، بحر عظیم الفہم حضرت مولانا احمد رضا

خان نے اس گروہ خارج از دین اور مفسدین کے نظریات کو یکجا کر دیا ہے اور ان کی نشاندہی کرنے کے بعد اس کا رد کیا ہے آپ کی کتاب "المعتمد المستند" میں اس زندیق گروہ کو بڑا رسوا کیا گیا ہے۔ ان کے فاسد عقیدوں پر بڑی پر مغز گفتگو فرمائی ہے ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم اس کتاب کا مطالعہ کریں اسکی تحریر پر غور کریں اگرچہ مصنف گرامی نے اسے تھوڑے ہی وقت میں تحریر فرمایا ہے مگر ان گمراہ فرقوں کا زبردست رد کر دیا ہے بڑے روشن اور معتبر دلائل دیئے گئے ہیں۔ خصوصاً فاضل مولف نے اس گمراہ طبقے کے مکر و فریب کو ظاہر کر دیا ہے ہمارے نزدیک یہ طبقہ دین سے نکل چکا ہے یہ وہابیہ ہیں ان میں سے ایک مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے ایک رشید احمد گنگوھی ہے ایک قاسم نانوتوی ہے ایک خلیل احمد انبیٹھوی ہے ایک اشرف علی تھانوی ہے ان کی گمراہیاں واضح کر دی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس نے نہایت عزیمت اور قابلیت کے ساتھ اپنے فتویٰ میں جو اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں لکھا ہے اس فتویٰ کے آخر میں ہم نے علمائے مکہ مکرمہ کی تقاریظ دیکھی ہیں، ان گمراہ فرقوں پر وبال اور خرابی آئے گی وہ سرزمین ہندوستان میں فساد مچا رہے ہیں وہ جس انداز سے دینی فتنے پھیلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کر دے گا، اور وہ اوندھے ہو کر گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب مولانا احمد رضا خان کو جزائے خیر دے آپ کی اولاد میں برکت دے تاکہ وہ قیامت تک حق کی بات بتاتے رہیں۔

راقم عثمان بن عبد السلام داغستانی سابق مفتی مدینہ منورہ

سید شریف سردار مولانا سید احمد الجزائری شیخ مالکیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اس کی برکات نازل ہوں، اس کی تائید ہو، اس کی مدد ہو، اس کی رضا ہو، سب خوبیاں اس خدا تعالیٰ کی ہیں جس نے اہلسنت و جماعت کو تاقیام قیامت عزت بخشی ہے، صلاۃ و سلام ہو ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو ہماری جائے پناہ ہیں، ان پر ہمارا بھروسہ ہے وہ ہمارے آقا ہیں۔ آپ کا کمال و جلال شرف و فضل قیامت تک متحقق و قائم دائم ہے، اہل علم اہل کشف اہل عقل اسی شرف سے مستفیض ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی مذہب سر اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ جس بندے کی زبان پر چاہے اپنا ارشاد جاری کر دیتا ہے اور اپنی محبت ظاہر فرماتا ہے کبھی کبھی کچھ بدمذہب لوگ بھی ظاہر ہوتے ہیں، جن کے متعلق فرمایا جب ایسے بدمذہب اور فتنے ظاہر ہوں جو میرے صحابہ کو برا کہیں تو اہل ایمان پر واجب ہے کہ ان کے علماء اپنے علم کو ظاہر کریں اور (ان بدبختوں کا رد کریں) جو ایسا نہیں کریں گے۔ اللہ اور اس کے فرشتوں اور نیک لوگوں کی لعنت میں گرفتار ہوں گے اللہ نہ ان کے فرائض قبول کرے گا، نہ نوافل۔ ایک اور جگہ فرمایا، کیا تم لوگ بدکردار لوگوں کی برائیاں بیان کرنے سے ڈرتے ہو، لوگوں کو کس طرح معلوم ہو گا کہ یہ لوگ بدکردار ہیں، ایسے لوگوں کے کردار کو عام کرنا چاہئے تاکہ لوگ ان فتنوں سے بچ جائیں۔ یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم شیرازی اور ابن عدی، طبرانی بیہقی اور خطیب نے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت

کی ہے ان کے آل واصحاب اور پیروں، دین متین اور اہل سنت و جماعت،
مقلدین آئمہ اربعہ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں نے اس سوال کا مضمون نہایت غور سے دیکھا
ہے جو حضرت احمد رضا خان نے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی
زندگی سے بہرہ ور فرمائے۔ اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہیشگی نصیب
فرمائے۔ مجھے اس کتاب میں بڑی ہولناک باتیں ملی ہیں جو ان بدمذہب
لوگوں نے ہندوستان میں پھیلا رکھی ہیں، یہ صریح کفریہ باتیں ہیں، یہ
لوگ بدترین بدعتوں میں پھنس گئے ہیں اگر یہ توبہ نہ کریں تو سلطان اسلام
پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کا خون گرادے انہیں قتل کردے جن جن
کتابوں میں ایسے گمراہ کن الفاظ لکھے گئے ہیں انہیں جلا دینا چاہیئے، جن
ہاتھوں اور انگلیوں نے یہ عبارات لکھی ہیں انہیں کچل دینا چاہیئے۔ انہوں
نے شان الٰہی کو ہلکا کیا، ان کی تخفیف کی، رسالت عامہ کے مقام اور منصب
کی توہین کی ہے اور اپنے استاد ابلیس کے علم کی بڑی تعریف کی ہے اور
لوگوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں اس کی مدد کی ہے۔

آج مشاہیر علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ ان گمراہ کن عقائد کا پرزور رد
کریں آج مسلمانان اسلام پر واجب آتا ہے ان پر سزا اڈالیں، اہل ایمان کے
تمام طبقوں کا فرض ہے کہ ان بدمذہبوں کے راستے روک دیں تاکہ عوام
الناس ان کے شہر ان کی بستیاں ان دینی فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔

آپ سب حضرات سن لیں کہ ایسے بددین لوگوں کا ایک گروہ مکہ
مکرمہ میں بھی بیٹھا ہوا ہے حالانکہ مکہ مکرمہ اللہ کے امن کا شہر ہے مگر اس
میں بھی یہ شیطان گھسے بیٹھے ہیں، آج عوام کا فرض ہے کہ ان سے ملنا جلنا

بند کردیں، ان سے مکمل پرہیز کریں، ان کے میل جول کو جزامی کے میل
جول کی طرح جانیں۔ ہمارے مدینہ منورہ میں بھی ایسے چند گنتی کے لوگ
آگئے ہیں وہ چھپے بیٹھے ہیں تقیہ کئے ہوئے ہیں اگر یہ توبہ نہ کرینگے تو عنقریب
انہیں مدینہ پاک کی سرزمین سے نکال دیا جائے گا ان کی یہ سزا حدیث سے
ثابت ہے، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اگر وہ ایسے فتنوں کا طوفان لانا چاہتا
ہے تو ہمیں ان فتنوں سے پہلے ہی اس دنیا سے اٹھالے ہمیں حسن نیت
نصیب کرے، ہمیں صاف کھرا بنادے۔

میں نے یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی ہے۔

خادم علماء وفقرا سید احمد جزائری جو مدینہ میں پیدا ہوا، عقیدہ میں سنی،
مذہب میں مالکی اور سلسلہ روحانیت میں قادری ہے۔

حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوتی

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے درود و
سلام اس نبی مکرم کیلئے ہے جو خاتم النبین ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کی آل ان کے اصحاب پر پھر جو ان کی اتباع کرتے
ہیں۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد ان علمائے کرام کی تحریروں کی روشنی میں ہم اس فیصلہ
پر پہنچے ہیں کہ وہی حق ہے، وہی واضح ہے جو عقیدہ اجماع علمائے اسلام ہے
وہی درست ہے۔ ہم عالم دین علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خان بریلوی
کی کتاب "المعتمد المستند" کے مطالعہ سے اس تحقیق پر پہنچے ہیں جو برحق ہے۔
اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ابد تک تمام مسلمانوں کو نفع بخشے اور اللہ ہی حق کی
راہ دکھانے والا ہے اسی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

میں نے اپنی اس تفریظ کو لکھنے کا حکم مسجد نبوی حرم شریف مدینہ میں دیا ہے میں علم کا خادم خلیل بن خرپوتی ہوں۔

حضرت مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل

اللہ تعالیٰ کیلئے وہ حمد ہے جس سے تمام ارماں پورے ہوں، مرادیں آسان ہوں، وہ حمد جس کی برکت سے ہم پناہ لیتے ہیں، تمام تفکرات اور مصائب میں وہی ہمارا سہارا ہے۔

درود و سلام اس ذات مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پے در پے اور مسلسل ہو صبح و شام کا سلسلہ جب تک جاری ہے اس ذات پر درود و سلام جاری رہے گا۔ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت سے آسمان و زمین جگمگا اٹھے اس قیامت کے دن جب مصائب اور خوف کی شدت کا سامنا ہو گا سارا جہان آپ ہی کی پناہ میں ہو گا۔ ان کی آل پر جنہوں نے آپکی روشنیوں سے نور حاصل کیا، ان کی باتیں حفظ کیں، ان کے نقش قدم پر چلتے رہے، وہ آنے والی امت کیلئے راہنما اور پیشوا ہیں، وہ دین محمدی کی ہر رَوش کے امام ہیں، انہی کے دم قدم سے شریعت کی روشن راہیں درست ہوتی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک ارشاد ہے جو سچے ہیں سچے مانے گئے ہیں، ہمیشہ میری امت کا ایک طبقہ غالب رہے گا، یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا، وہ ہمیشہ غالب ہوں گے۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد ہم اللہ کی عظمت اور اس کی جلالت کا اقرار کرتے ہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے پسند فرماتا ہے اسے شریعت روشن کی اتباع پر لگا دیتا ہے اسے فہم وادراک عطا فرما دیتا ہے انسان پر کئی شبہات کی راتیں

اندھیرا ڈال دیتی ہیں تو وہ اپنے علوم کے آسمانوں سے چودویں کا چاند چمکا دیتا ہے۔ اس طرح شریعت مطہرہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہتی ہے، اسی طرح ہر صدی ہر دور ہر قرن میں بڑے عظیم المرتبہ علماء پیدا ہوئے ہیں، آج ہمارے سامنے ایک عالم کثیر العلم فہم و فراست کا دریائے عظیم جناب مولوی احمد رضا خان ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں ان کج رو مرتدین کو خوب ننگا کیا ہے جو ہندوستان میں دینی فتنے اور فساد پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر دے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا سردار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجے۔

میں نے اپنی زبان سے یہ تفریظ بیان کی ہے اور اپنے قلم سے تحریر کی ہے اپنے اللہ کا محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل۔

مولانا محمد بن احمد عمری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؒ

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہاں کا مالک ہے درود و سلام تمام انبیاء کے خاتم پر ہو جو تمام مرسلین کے امام ہیں، آپ کے اتباع کرنے والوں پر قیامت تک سلام ہو۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد مجھ پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ایک کتاب جسے ہمارے عالم علامہ، مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان ومعرفت کے دریائے رواں، اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی پاکیزہ عطائیں نازل فرمائی ہیں، وہ ہمارا راہنما، ہمارا استاد ہے، دین کا نشان ہے، علم کا ستون ہے، وہ اہلسنت کا معتمد ہے، پشت پناہ

ہے، فاضل جلیل حضرت احمد رضا خان اللہ تعالیٰ اسے طویل زندگانی عطا فرمائے، اس کے فیضان کے انوار سے علموں کے آسمان روشن رہیں۔ میں نے اس کی کتاب "المعتمد المستند" کا مطالعہ کیا ہے، وہ ہمارے مقاصد اور مطالب کو پورا کرتی ہے۔ وہ ذہن سے نکل جانے والے مضامین کو روک لیتی ہے وہ ہر ایک کیلئے آب شیریں ہے، اس نے ملحدوں کے شبہات کو توڑ کر رکھ دیا ہے ان کے فاسد خیالات کی بیخ کنی کر دی ہے اس نے اندیشوں کو جڑ سے اکھیڑ دیا ہے، دلیلوں کی روشنی، حجتوں کی ضیاؤں، روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستگی قائم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنے نبی کی شریعت کو قائم و دائم رکھے۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اسے پوری پوری جزائے خیر عطا فرمائے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین
جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

میں نے اس تقریظ کو ہفتم ربیع الاول کو مکمل کیا ہے امیدوار دعا محمد بن احمد العمری طالب علم حرم نبوی۔

حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

اے اللہ تیرے لئے ہی پاکی ہے تیری ہی تعریف و ثناء ہے تیرے ہی لئے حمد و درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلات کو حل فرماتے ہیں، ان کی آل و اولاد پر ان کے اصحاب پر ان کی امت کے صالحین پر سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے دینی بھائیوں کی دعا کا محتاج ہوں، عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان۔ میں نے مولانا احمد رضا خان کے رسالہ "المعتمد

المستند" کا مطالعہ کیا ہے جب میں نے اس کے کمالات پر نگاہ ڈالی تو مجھے دور دور تک دلائل نظر آئے میں آگے بڑھتا گیا تو میں نے اسے صواب وہدایت کا سرچشمہ پایا وہ بد مذہبوں اور بے دینوں کے خیالات کا رد کرتا ہے، وہ معتمد بھی ہے اور مستند بھی، وہ ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ ہے، اس رسالے سے وہ باتیں سامنے آئیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے کیلئے عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں ان میں وہ تحقیقی باتیں بیان کی گئی ہیں جن کی حقیقتوں کو پانے میں قدم کانپ جایا کرتے تھے کیوں نہ ہو، وہ ایسے شخص کی تصنیف ہے جو علامہ ہے امام ہے راہنما ہے بڑے تیز ذہن کا مالک ہے وہ ہر مسئلہ پر خبردار ہے، عقل و جلالت کا نشان ہے، یکتائے زمانہ ہے، حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی وہ علم و معرفت کا ایک پھلا پھولا باغ ہے وہ دقیق علوم کی منازل کی سیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ثواب عظیم عطا فرمائے مجھے اور انہیں حسن عاقبت نصیب فرمائے اور حسن خاتمہ سے نوازے ان کے قرب وجوار میں بھی ایسے اہل علم ہیں، جو چودھویں کے چاند کی طرح روشنی پھیلاتے رہتے ہیں، حضور پر آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر درود و سلام ہو۔

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ، راقم مسجد نبوی کا خادم اور دلائل الخیرات کا عامل عباس رضوان مدینہ منورہ۔

مولانا عمر بن حمدان محرسی

مدینہ منورہ

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے زمین و آسمان بنائے، اندھیرے اور روشنیاں پیدا کیں آج کے کافر لوگ ناکارہ ہونے کے باوجود خدا کی ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ درود و سلام پہنچے ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو خاتم الانبیاء ہیں، آپکا ایک ارشاد ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا طبقہ موجود رہے گا جو قیام قیامت تک حق کی ہمنوائی کرتا رہے گا، یہ حدیث حاکم نے سیدنا حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میری امت کا ایک طبقہ ایسا رہے گا جو اللہ کے دین پر شدت سے قائم رہے گا، اسے نقصان نہیں ہونے دے گا جو لوگ دین کے خلاف اٹھیں گے ان کا قلع قمع کرے گا، آپ کی اولاد آپ کے اصحاب پر بھی درود و سلام ہو، ان کی اولاد ہدایت پھیلانے میں مصروف ہے ان کے صحابہ کرام نے دین کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سامنے حضرت احمد رضا خان جیسے باکمال علامہ اور عظیم عالم دین کی تحقیق والی کتاب آئی، اس کتاب کا نام "معتمد المستند" ہے۔ میں نے اس کتاب کو نہایت اعلیٰ درجہ کی تحقیق کا مرقع پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فاضل مولف کو مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے قائم رکھے۔ اس نے رسول اللہ کے مقام اور شان کی بلندی کیلئے ہر کام کیا اللہ کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی

خیر خواہی میں زندگی وقف کردی ہے۔

ہشتم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ عمر بن حمدان محرسی جو مذہباً مالکی ہے عقیدتاً سنی اشعری ہے اور سرکار دو عالم کے شہر کا خدمتگار ہے۔

قند مکررُ مشک مغمیر

مزید فرماتے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے جس نے انسانوں کو راہ ہدایت دکھائی، اپنے فضل سے توفیق بخشی ہے جس نے اس کی راہ ہدایت کو چھوڑا وہ گمراہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو آسان راہیں دکھائیں، نصیحت قبول کرنے کیلئے ان کے سینے کھول دیئے، دلوں میں خلوص بھر دیئے، اللہ پر ایمان لانے والی زبانوں نے گواہی دی۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان کو پختہ کردیا، اس کے رسولوں پر ایمان کو مستحکم کردیا، درود و سلام ان پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ان پر اپنی واضح اور روشن کتاب نازل فرمائی جس سے ہر چیز روشن ہو گئی۔ بے دینوں کی بے دینی کو واضح کردیا حضور نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا، ان کی دلیلیں اور حجتیں پختہ اور مستحکم ہیں۔ آپ کی آل پر بھی درود و سلام ہو جو امت کی راہنما ہے آپکے اصحاب پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا، ان کے پیروؤں پر قیامت تک اللہ کی رحمت ہو۔ اسلام کے چار آئمہ کرام، مجتہدوں اور ان سب مسلمانوں پر اللہ کی رحمت ہو جو ان کے مقلد ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد جب میں نے اپنی نظروں کو اٹھایا تو مجھے حضرت عالم علامہ کے رسالہ کو دیکھا تو مجھے مشکلات علوم کی وضاحت ملی۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب "المعتمد المستند" میرے سامنے ہے۔ اللہ

تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور اسے شادکام رکھے۔ اس کتاب میں جن لوگوں کاذکر کیا گیا ہے ان کے رد میں فاضل مولف بڑی قابلیت سے دلائل دیتے ہیں۔ وہ لوگ کون ہیں؟ ان میں ایک مردود خبیث مرزا غلام احمد قادیانی ہے یہ دجال ہے، کذاب ہے، یہ آخری زمانہ کا مسیلمہ کذاب ہے پھر رشید احمد گنگوھی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی ہیں ان لوگوں سے کفریہ باتیں سامنے آئیں تو فاضل مولف نے ان کی نشاندہی کی۔ قادیانی کادعویٰ نبوت، رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرف علی تھانوی نے شان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تنقیص کی، اس بات میں شک نہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں، مرتد ہیں۔ آج سلطان اسلام کواختیار حاصل ہے کہ ایسے لوگوں کی گردنیں اڑادیں، ایسے لوگ موت کی سزا کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کامحتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے مسجد نبوی کے خادم کی حیثیت سے بیان قلمبند کیا۔

سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

سب خوبیاں خدا کواور درودو سلام خدا کے رسول اور ان کے آل اصحاب اور ان کے دوستوں پر ہو۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد جب میں نے اپنے ماہر علامہ استاد کی کتاب کا مطالعہ کیا، وہ عالم اہلسنت حضرت احمد رضا خاں ہیں۔ میرے نزدیک ان کی تحریر اور تحقیق اہل علم ودانش کیلئے روشنی کی راہ ہے وہ ایک تریاق ہے اس کی سچی باتیں حق پر ہیں، آپکی لکھی ہوئی دلیلیں حق پر ہیں، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے، ظاہر و باطن میں اپنی فطرت ثانیہ ہے۔ آج لوگوں کی اتنی مفید تربیت ہونی ضروری ہے جس

سے وہ ایسے لوگوں کو خود بخود نیک و بد میں تمیز دکھائی دے۔

میں اپنے گناہوں میں گرفتار، محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ ہوں۔

الشیخ محمد بن موسیٰ خیاری مدرس حرم مدینہ طیبہ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کیساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور درود و سلام، سب سے کامل اور ہمیشہ رہنے والے نبی رہو جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ان کی آل اور ان کے صحابہ پر سلام ہو۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد میں اس کتاب (المعتمد المستند) کے موضوعات پر مطلع ہوا ہوں۔ یہ کتاب کج رو کافروں اور گمراہوں کے رد میں ہے، جسے ایک عالم فاضل، کامل اکمل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خان نے تالیف فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت عطا فرمائے۔

اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ فاضل مولف نے کج رو مولویوں کا رد کیا ہے ان لوگوں نے رب العالمین کے رسول پر زیادتی کی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اس نور کو بجھادیں جسے اللہ نے روشن کیا ہے مگر اللہ نے تو اپنے نور کو مکمل کرنا ہے ثابت رکھنا ہے ان لوگوں کے دلوں پر اللہ نے مہریں لگادی ہیں، یہ لوگ اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حق بات کے سننے سے بہرہ کردیا ہے، ان کی آنکھوں کانور سلب ہو چکا ہے شیطان نے ان کے پردے غلیظ کر دیئے ہیں، انہیں راہ حق سے روک دیا ہے، وہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اب

واپس آنے کی راہیں بند پاتے ہیں۔ یہ کتاب صریح، مشہود اور صحیح نصوص
کے موافق ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو اس بہترین امت سے کامل جزادے اور
نیک لوگ اس کی پناہ میں رہیں۔ انہیں اللہ اپنے پاس قرب بخشے اس کی وجہ
سے سنت رسول کو قرب نصیب ہو، اس کی سنت کو قوت بخشے، بدعت کو
ڈھائے، امت محمدیہ کو فائدہ بخشے اے اللہ میری دعا التجا کو قبول فرما۔ آمین
ثم آمین۔

اس تحریر کو خالق عالم کے محتاج محمد بن موسیٰ خیاری نے لکھا ہے جو
علم شریعت کا خادم ہے۔

برکات مدینہ از عمدہ شافعیہ ۱۳۲۵ھ

مولانا سید شریف احمد برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ منورہ

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی اور صفاتی
لازم ہے جو شخص اللہ کی تسبیح کرتا ہے اس کی پاکیزگی کا اعلان کرتا ہے زمین و
آسمان میں جو کچھ ہے اس کا خالق مانتا وہ سچا مسلمان ہے۔ اللہ کی ذات کا کوئی
شریک نہیں ہے کوئی مثیل نہیں، اس کے کوئی مشابہ نہیں، اس کا قول
حق و باطل کے درمیاں فیصلہ فرمانے والا ہے وہ صریح حق پر ہے اور سب
سے بہتر ہے۔ درود و سلام اور سب سے کامل ترین رحمت و برکت اور تعظیم
ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جن کو ان کے رب نے تمام
جہان سے چن لیا اور منتخب فرمایا۔ اگلے اور پچھلے علوم عطا فرمائے قرآن
عظیم نازل فرمایا، جس سے باطل مٹ گیا اور حق آشکار ہو گیا اللہ تعالیٰ نے
اپنے محبوب کو ایسے ایسے کمالات دیئے، جن کا احاطہ ناممکن ہے، آپ کو
اتنے علوم غیبیہ سے نوازا جس کا شمار نہیں ہے وہ مطلقاً تمام جہانوں سے افضل
ہیں، ذات میں بھی صفات میں بھی، عقل میں بھی علم و عمل میں بھی
بلا خوف تردید آپ کی ذات تمام سے افضل اور اعلیٰ ہے نبوت آپ پر ختم کر
دی گئی، آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ ان کی شریعت کو ابدی
بنا کر قیامت تک نافذ کر دیا اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ آپ کی پاک آل کے
برگزیدہ اصحاب پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی امداد نے انہیں اسلام کے دشمنوں
پر فتح یاب فرمایا اس حد تک کہ وہ غالب ہوتے چلے گئے۔

حمد و صلوۃ کے بعد عرض گزار ہوں میں سید احمد بن سید اسماعیل
حسینی برزنجی ہوں، رسول خدا کا امتی ہوں ان کا غلام ہوں مدینہ طیبہ
میں شافعیہ کا مفتی ہوں۔ اے علامہ با کمال! اے ماہر علوم اسلامیہ، اے
مشہور و معتبر! اے صاحب تحقیق و تنقیح، اے صاحب تدقین و تزمین! اے
عالم اہلسنت جماعت، حضرت میں نے آپ کی کتاب "المعتمد المستند" کے
مضامین دیکھے ہیں، مجھے یہ بڑے تحقیقی اور مضبوط سامنے آئے۔ آپ نے ان
تحریروں کی وجہ سے مسلمانوں کی بے شمار اعتقادی تکلیفوں کو دور فرمایا ہے
اس میں آپ نے اللہ کی رسول خدا کی اور آئمہ دین کی تعلیمات کی روشنی
میں بڑا اعلیٰ کام کیا ہے۔ آپ نے حق کی دلیلوں سے کفریات کی نشاندہی کی
ہے اور ثبوت دیا ہے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد
کی تعمیل کی ہے کہ "دین خیر خواہی" ہے آپکی تحریر اگرچہ محتاج تعارف نہیں
اور محتاج تعریف نہیں ہے توصیف و تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے یہ
انداز بے حد پسند آیا میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت میں آپ کا
ساتھ دوں، اس کے روشن بیان کے میدان میں آپ کے ہم قدم رہوں
میں آپ کے اس کام میں شریک جہاد ہونا چاہتا ہوں یہ ایک نہایت ہی اہم
کام ہے نہایت ہی عمدہ کتاب ہے میں آپ کے اس اجر و ثواب میں بھی
حصہ لینا چاہتا ہوں جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

میں کہتا ہوں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال بھی میرے سامنے
آئے اس نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اپنی طرف وحی کا ذکر کیا
ہے وہ نبی کہلاتا ہے بلکہ انبیاء سے اپنے آپ کو افضل قرار دیتا ہے اس کے
سوا اس کی اور بھی کفریہ اور گمراہ کن باتیں سننے میں آئی ہیں میں ایسی غلط

باتوں کو سنتے ہی ایک طرف پھینک دیتا ہوں، راست باز طبیعتیں ایسی باتوں
سے دور رہتی ہیں۔ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی نظر آتا ہے وہ دجالوں
میں سے ایک دجال ہے اللہ تعالیٰ اسکے ان دعوؤں اور اعمال سے محفوظ رکھے۔
وہ دین اسلام سے نکل گیا ہے اس طرح جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے
اس نے اللہ کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث کا انکار
کیا کفر کیا، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں اور اللہ سے
ڈرتے رہیں اور اس کی رحمت کے دامن میں رہیں ان لوگوں سے ایسے دور
رہنا چاہئے جس طرح انسان شیر یا جذامی سے بھاگتا ہے ان گمراہ لوگوں سے
دور رہنا ہی ایمان کو سلامت رکھنے کا عمل ہے یہ دل و دماغ پر سرایت کرنے
والا عمل ہے ان کی نحوست ایمان پر چھا جاتی ہے جو شخص ان کی کفریہ اور فاسد
باتوں سے دلچسپی لینے لگتا ہے اس کا ایمان تباہ ہو جاتا ہے یہ لوگ شیطان کا
لشکر ہیں، ابلیس کا گروہ ہیں اور زیاں کار ہیں۔ تمام امت رسول کا اول سے
آخر تک اس بات پر اجماع ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب انبیاء
کے خاتم ہیں، سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے ہیں ان کے زمانہ میں
بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ حضور کی تشریف آوری
کے بعد نبوت کا دعویٰ باطل ہوتا ہے آپ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت
کرتا ہے وہ بلاشبہ کافر ہے۔

یہ امیر احمد، نذیر حسین دہلوی، قاسم نانوتوی اور ان کے چیلے چانٹے اور
ان کا یہ کہنا کہ اگر بالفرض حضور کے زمانے میں کوئی نبی آجائے تو اس سے
حاکمیت محمدیہ میں فرق نہیں پڑتا، یہ ایک دھوکا ہے اس سے صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضور خاتم النبیین کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے

کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں اور نبوت جدیدہ کے قائل ہیں اس میں کوئی شک نہیں جو ان کی باتوں کو سچا مانے وہ باجماع امت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک مردود ہے ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت تک تائب نہ ہوں تو جہنم کا دردناک عذاب ان کیلئے تیار ہے۔

ایک اور "طائفہ وہابیہ کذابیہ" ہے جو رشید احمد گنگوھی کے پیروکار ہے وہ کہتا ہے جو شخص اللہ کی وقوع کذب بالفعل کو تسلیم کرے اسے کافر نہ کہا جائے اللہ نہایت بلند ہے اس کی باتوں سے کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک ایسا شخص کافر ہے اور دین کی بدیہی باتوں سے انکار کرتا ہے اللہ عزوجل کو وقوع کذب ماننا تمام شرعی اصولوں کے خلاف ہے بلکہ حضور سے پہلے بھی جن انبیاء پر کتابیں اتاری گئی ہیں۔ ان میں بھی یہ بات برحق ہے ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کا ایماں نامقبول ہے۔ ایمان تو یہ ہے کہ خدا کے اصولی احکامات کی تصدیق کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ اقرار لیتا ہے۔

"ہم ایماں لائے اللہ پر ۔ اس کتاب پر جو ہماری طرف اتاری گئی ہے، ان کتابوں پر جو حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور بنی اسرائیل کی مختلف شاخوں پر اتاری گئی ہیں جو کتابیں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اتاری گئی ہیں اور اللہ کے دوسرے پیغمبروں پر جو کچھ اتارا گیا ہے ہم ان پر کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے نہ اجتناب کرتے ہیں ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں یہود و نصاریٰ اسلام کے مخالف ہیں، یہ ان کتابوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے جو سابقہ انبیاء کرام پر نازل ہوئی تھیں۔ یہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے اور تاویلوں سے منہ پھیرتے چلے جاتے ہیں، جھگڑا کرتے رہتے ہیں، عنقریب وقت آنے والا

ہے کہ اللہ آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا، وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

تمام انبیاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے کبھی اس نے جھوٹ نہیں کہا حق سبحانہ تعالیٰ سے وقوع کذب مانا ہی نہیں جا سکتا، اگر یہ بات فرضی طور پر بھی مان لی جائے تو تمام انبیاء کرام کی تکذیب ہوگی ایسے انبیاء کرام کو جھٹلانے والوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ تمام رسولوں نے اللہ کی تصدیق کی ہے اللہ نے ان انبیاء کو معجزات سے متصف فرمایا۔ ان کے معجزات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرائی، ایک تصدیق فعل کے ساتھ ہے۔ (اس کا اظہار معجزہ ہے) رسولوں نے اللہ کی تصدیق اپنے اقوال سے کی ہے جہتیں جدا ہیں، مقصد ایک ہی ہے "صاحب موافق" نے اس مسئلہ کی توضیح کرتے ہوئے مفصل لکھا ہے۔

آج ہندوستان کے گمراہ مولویوں نے "مسئلہ امکان کذب" پر گفتگو کرنا شروع کر دی ہے، اللہ پاک ہے برتر ہے۔ بہت بلند ہے مگر یہ لوگ اللہ کی ذات سے امکان کذب کی نسبت کرتے جاتے ہیں بعض آئمہ نے لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہئے تو گنہگار کو بھی بخش دے اور عذاب سے مستثنیٰ کر دے۔ اس سند سے اللہ تعالیٰ کے وقوع امکاں کذب پر دھوکہ دیتے جاتے ہیں اگر وہ وعید اس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلاشبہ وہ حقیقۃً مشیت الٰہی کے ساتھ مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے بیشک اللہ تعالیٰ کافر کو نہیں بخشے گا، مشرک کو نہیں بخشے گا ہاں کفر اور شرک کے علاوہ وہ جسے چاہے بخش دے گا، اگر اللہ تعالیٰ کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھا جائے تو وہاں اس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے وہ ایک صفت بسیط ہے تو اس میں قید و

مقید ازل سے ابد تک ہمیشہ جمع ہیں، جن میں کبھی جدائی نہیں ہوتی ہے اگر وحی خداوندی کی طرف نظر کی جائے تو اس میں متعدد آیات جدا جدا ہیں۔ قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر ان میں جو مطلق ہے مقید پر معمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح تصور ہو سکتا ہے۔ اللہ جل جلالہ کے کذب کا قول خلف وعید کے ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عزوجل کے کذب کا قول خلف وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے۔ ہم اللہ جل وجلالہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

رشید احمد گنگوھی نے اپنی کتاب "براھین قاطع" میں لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص رد کر کے شرک ثابت کرتا ہے، رشید احمد مذکور کا یہ کہنا دو وجہ سے باعث کفر ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس کے اسی دعویٰ میں یہ تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، یہ حضور کی شان کو صاف صاف کمتر کرنا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس نے حضور کے علم کی وسعت کو ماننے کو شرک ٹھہرایا ہے۔ چاروں مذاہب کے آئمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضور نبی کریم کی شان گھٹانے والا کافر ہے۔

اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے۔ اس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ کھلا کافر ہے وہ بالاتفاق

کافر ہے، اسلئے کہ یہ جملہ رشید احمد گنگوھی کے اس قول سے بھی زیادہ تنقیص شان رسول ہے جو بہت بڑا کفر ہے ایسا شخص قیامت تک اللہ کی لعنت اور غضب میں رہے گا یہ لوگ ایسی آیۃ کریمہ کے سزاوار ہیں (ترجمہ: اے نبی! ان سے فرما دیجئے کیا یہ لوگ اللہ اس کی آیتوں اس کے رسول سے مذاق کرتے ہیں، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایسے ایمان کے بعد یہ حکم ہے)

اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے، بڑا احسان کرنے والا ہے۔ اے اللہ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھ، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے دامن میں ہمارا ہاتھ وابستہ رہے۔ شیطان کے فریب اور نفس کے وسوسوں سے محفوظ رکھ اور باطل وہموں سے نجات دے، ہمارا ٹھکانہ جنت میں ہو۔ اے اللہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور انس و جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ہو، سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے۔

یہ الفاظ میں نے اپنی زبان سے ادا کئے اور لکھنے کا حکم دیا۔ سید احمد ابن سید اسماعیل حسینی برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ شریف۔

حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جو اپنی کمال صفات کے ساتھ موصوف ہے ہمارا یہ دلی اعتقاد ہے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اس کی شان ہر ناسزا بات سے منزہ ہے، اس کی پاکیزگی بیان کرنا ہم پر فرض ہے اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی پر اپنے منتخب انبیاء پر، اپنے پیارے بندوں پر اور اپنی اس مخلوق پر جسے وہ پسند کرتا ہے پھر وہ انبیاء جو اسکی مخلوق کیلئے مبعوث ہوئے وہ اس کے

برگزیدہ اور بے عیب پیغمبر ہیں جو شخص اس کی یا اس کے پیغمبروں کی شان میں نقص بیان کرے وہ دنیا میں بھی خوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی رسوا ہوتا ہے اسے قیامت کے دن ذلت آمیز عذاب کا سامنا ہوگا حضور کی آل اور آپکے صحابہ پر بھی درود ہو جو مخلوق کے راہنما ہیں اور اللہ کے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شریعت کو لوگوں تک پہنچانے والے ہیں ان کی وجہ سے دنیا میں شیطان کے جھگڑے اور وسوسے مٹتے رہتے ہیں یہ حضور کے معجزات میں سے ہیں اور یہ سلسلہ ہدایت کئی زمانوں اور برسوں تک جاری رہے گا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ ایک پرنور رسالہ مطالعہ میں آیا ہے اس میں ان فرقوں کی رسوائیاں اور ان کی گمرائیاں سامنے آئی ہیں مجھے ایسے بے دین فرقوں کے نظریات پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا۔ بڑی حیرت ہوئی ہے کہ شیطان نے اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے ان لوگوں کو آگے کر دیا ہے اور انہیں آراستہ پیراستہ کر کے دنیا میں فتنہ پھیلانے کیلئے آمادہ کر دیا ہے طرح طرح کے کفر گھڑ کر لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ وہ اندھوں کی طرح ان تاریک راہوں پر چل پڑے ہیں، وہ کئی قسم کے کفریات پھیلاتے جاتے ہیں وہ بلندیوں سے لڑکھڑا کر نیچے کی طرف آرہے ہیں یہاں تک کہ خود اللہ کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے حملے کرنے لگے ہیں اور نہایت پست الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں اللہ کی ذات اور اس کی بات کے علاوہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟ مگر وہ اس کی ذات پاک کو بھی نقائص سے متصف کرتے جاتے ہیں ان کی جرات یہاں تک بڑھی ہے کہ وہ تمام رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص منتخب رسول کی ذات پر بھی حملے کر رہے ہیں جس رسول

کیلئے قرآن نے یہ فرمایا کہ ”آپ عظیم خلق کے مالک ہیں“

ان گمراہ کن نظریات کے خلاف میں نے وہ فتویٰ بھی دیکھا ہے جو اس رسالہ میں لکھا گیا ہے اس رسالہ کے فاضل مصنف نے ان باطل نظریات کا رد کیا ہے انہیں جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دیا ہے اس نے حق کی تلوار اور ایمان کے تیروں سے ان کے باطل خیالات کو چھلنی کر کے رکھ دیا ہے ان کی گردنوں اور سینوں پر وہ ضربیں لگائیں ہیں جس سے وہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں اب ان کا نام و نشان نہیں رہے گا یہ رسالہ اندھیری رات میں صبح کی روشنی لے کر آیا ہے اس کی درخشندگی کے سامنے کفر و ارتداد کی سیاہیاں نہیں ٹھہر سکتیں۔ خصوصاً ہمارے سامنے وہ تحریر ہے جسے علم کے علم بردار نے منقح اور مہذب کیا ہے حرمین شریفین جیسے پاک اور ستھرے شہروں کے علماء کرام کے سامنے لا رکھا ہے۔

آج حرمین الشریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں امام شافعی کے مذہب کے بلند پایہ علماء موجود ہیں جو مشاہیر علماء کے پیشوا ہیں۔ یہاں متحیر کر دینے والے صاحب علم اور پاکیزہ مقاصد کی تکمیل کرنے والے راہنما موجود ہیں، ہمارے شیخ ہمارے استاد سید احمد بزرنجی شریف ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے اور اپنے احسان کثیر سے نوازے) انہوں نے بھی اس رسالہ کو بیحد پسند فرمایا ہے۔ میرے جیسے طالب علم کا کیا مقام ہے میں نہ مرد میدان علم و فضل ہوں نہ شاہراہ کمال کا راہرو ہوں۔ میں ان کے سامنے ایسے ہی ہوں جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور عقاب کے سامنے پتنگا ہو۔ اس مقام پر میری رائے کی کیا حیثیت ہے مگر اس عجز و نیاز کے باوجود میرے سامنے اس رسالے کی تائید کرنا اور ان باطل نظریات کے خلاف آواز اٹھانا

نہایت ضروری ہے اگرچہ میں میدان علم وفضل کے شاہسواروں سے بہت دور ہوں ان کی تیز گامی کا مقابلہ نہیں کر سکتا مگر اس امید کے ساتھ کہ شاید مجھے ان شاہسواروں راہ علم وفضل کے چشمہ فیض سے چند قطرے مل جائیں اس گروہ میں کچھ حصہ حاصل کرلوں اور اس سلسلہ عالیہ میں شمار ہو جاؤں جنہوں نے دین کی مدد کی، اپنی تلواروں کو بددین فتنہ پردازوں کے خلاف استعمال کیا، اللہ تعالیٰ حق کی راہ دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد کا خواستگار ہوں۔

میں اپنے استاد مکرم کی پیروی کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کے اجر میں اضافہ فرمائے، انہوں نے اس مسئلہ پر جو تنقیح فرمائی ہے۔ مطلب بیان کیا ہے اصول طے کئے ہیں اور اس کے نتائج پر اظہار خیال کیا ہے ان پر مفصل گفتگو فرمائی۔ کتاب کو جزئیات پر منطبق کیا ہے ان فرقوں کو قواعد شرعیہ کے ماتحت لایا گیا ہے۔ احکام الٰہیہ کو موقع محل پر بیان کیا گیا ہے یہ تمام کام ہمارے استادوں راہنماؤں پیشواؤں نے نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دیئے ہیں، اب ان میں اضافے کی گنجائش نہیں رہی اور نہ ہی ان میں کوئی شک وشبہ رہ گیا ہے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں بعض نصوص بیان کروں جس سے ان مسائل کی تائید ہو اور اس عمارت کی بنیادیں مضبوط ہوں، اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے۔

امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے وحی آتی ہے یا نبوت کا کوئی حصہ اسے ملا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے بادشاہ اسلام پر اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابن القاسم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو نبی بنے، اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد

ہے خواہ وہ لوگوں کو پوشیدہ دعوت دے یا علانیہ، وہ کفر سے نہیں بچ سکتا۔ ابن رشید نے ایسے شخص کو ظاہر کافر قرار دیا ہے اور ابو المولود خلیل نے "کتاب التوضیح" میں یہ بات برملا کہی ہے کہ ایسے شخص کو سلطان اسلام توبہ کرنے سے پہلے قتل کر دے تو بہتر ہے اگر ایسا دعویٰ پوشیدہ کیا جائے تو بھی ایسا شخص مرتد ہو جاتا ہے اسے ایسے پوشیدہ دعویٰ کی اعلانیہ تردید کرنا چاہئے، اگر ایسا شخص خفیہ طور پر اپنے آپ کو نبی قرار دے مگر علانیہ دعویٰ نہ کرے وہ علیحدگی میں نبی پاک کی بدگوئی کرتا پھرے خاتم النبیین کے بعد کسی قسم کی نبوت کا حصہ دار قرار دے۔ حضور کے نقائص بیان کرے یا بدگوئی کرے وہ بھی حضور کی نبوت کا منکر ہے بلکہ یہ بات حضور کو گالی دینے کے مترادف ہے ایسے تمام لوگوں کیلئے بادشاہ اسلام قتل کا حکم نافذ کرے۔

ابو بکر بن المنذر فرماتے ہیں کہ علمائے اسلام کا اس فیصلے پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے، اسے سزائے موت ہونی چاہئے۔ حضرت امام مالک، حضرت لیث، حضرت احمد اور حضرت اسحاق بھی اسی قول کے قائل ہیں اور موید ہیں یہی مذہب امام شافعی کا ہے۔ امام محمد بن سحنون نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہے یا ان کی شان میں نقائص بیان کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اس پر عذاب الٰہی نازل ہوگا اور تمام امت کے نزدیک اس کیلئے سزائے موت ہے اس کے کافر اور معذب ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

امام مالک کے نصوص میں (ان سے ابن القاسم، ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف نے روایت کی ہے) یہ بات واضح کی گئی ہے امام مالک سے ہی عمدہ ترین کتابوں میں نقل کیا گیا ہے (جن میں کتاب ابن سحنون، مبسوط،

عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہ ہیں) کہ جو شخص کسی نبی کو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اس کا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اسے قتل کر دے ایسے شخص کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہو گی۔ امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے نص میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے حکم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی فرمان سے انکار کرنے والا یا کسی قسم کا نقص بیان کرے آپ کی شان کے منافی بات کر کے آپکے مرتبہ، شرف نسب یا علم و زہد میں کسی قسم کا عیب بیان کرے تو وہ بھی کافر اور مرتد ہو جائے گا۔ بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے شخص کی گردن اڑا دے۔ یاد رہے کہ امام مالک کا یہ فیصلہ تنقیص شان مصطفیٰ اور انبیاء کرام کیلئے ہے اسی پر ہمارے اسلاف کاربند رہے ہیں۔ جمہور علمائے کرام کا یہی متفقہ فیصلہ ہے گر ایسا شخص توبہ بھی کرے پھر بھی اس کا قتل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس نے ایسے کفر کا ارتکاب کیا ہے جس کی مثال دوسری کفریات میں نہیں ہے۔ (کفر تو توبہ سے زائل ہو جاتا ہے مگر اس نے اہل ایمان کے خلاف حقوق العباد میں جرم کیا ہے اس کی سزا تو قتل ہی ہے وہ توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتی۔ (جس طرح کوئی قاتل قتل کرنے کے بعد ڈاکہ ڈال کر لوگوں کے گھر تباہ کرنے کے بعد کئی جانوں کو ختم کرنے کے بعد صرف اتنا کہہ دے کہ میں نے توبہ کی ہے تو وہ سزا سے نہیں بچ سکے گا) اسی طرح حضور نبی کریم کی شان میں گستاخی کرنے یا نقائص بیان کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔ اس کا معافی مانگنا، رجوع کرنا بے فائدہ ہے اس نے توبہ خواہ گرفتاری سے پہلے کی ہو یا بعد، یہ توبہ قابل قبول نہیں ہو گی۔

قابسی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے شان مصطفیٰ میں

نقائص بیان کرنے والے کی سزا موت ہے اسے بادشاہ اسلام قتل کرے گا۔ ایسا ہی امام ابن ابی زید رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ امام سحنون نے لکھا ہے کہ اس کی توبہ اسے قتل کرنے سے نہیں بچا سکتی۔ ہاں توبہ سے اللہ کی معافی کا خواستگار ہونا اس کا ذاتی معاملہ ہے وہ اس کے ہاں معافی کا خواستگار ہو، مگر اس نے حقوق العباد میں جو جرم کیا ہے اس کی سزا تو قتل ہی ہے امام عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اللہ تعالیٰ کا حق ہے ان کی وجہ سے ان کی امت کا حق ہے توبہ سے امت کا حق ساقط نہیں ہو سکتا، جیسے بندوں کے حقوق صرف توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہو سکتے۔ علامہ خلیل نے ان تمام اقوال کو اختصار سے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہا جائے یا طنز کیا جائے یا لعنت کا لفظ استعمال کیا جائے یا پہلو بچا کر توہین کی جائے یا بلاوجہ عیب لگایا جائے تہمت لگائی جائے الزام تراشی کی جائے یا ان کے حقوق کو ہلکا سمجھا جائے یا کسی طرح نبی کریم کے مرتبہ یا زہد یا علم کو گھٹانے کی کوشش کی جائے جو ان کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جائے جس سے ان کی شان پر حرف آتا ہو یا خدمت کے طور پر کوئی جملہ کہہ دیا جائے تو اس کی سزا قتل ہے توبہ سے یہ جرم معاف نہیں ہو سکتا۔

شارحین نے اس حدیث میں لکھا ہے کہ حاکم یا بادشاہ اسلام کا ایسے شخص کو صرف سزا کیلئے قتل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کا گستاخی کرنے کے توبہ کرنا یا مکر جانا بھی قابل قبول نہیں وہ سزا نہیں وہ حقوق مصطفیٰ کے تحفظ کیلئے واجب القتل ہے۔ امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے کفریہ کلمات کے بیان میں لکھا ہے وہ شخص بھی کافر ہے جو امور شریعت میں انبیاء کے خلاف خفیف بات کرتا ہے ان کو جھٹلاتا ہے یا ان کے نقائص بیان کرتا ہے وہ

اپنے زعم میں علمی اعتبار سے کتنا ہی سچا ہو مگر وہ توہین انبیاء سے نہیں بچ سکے گا وہ باجماع امت کافر ہے۔

ایسے ہی جو شخص حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ حیات میں یا بعد از وصال کسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا دوسرے کو نبی تسلیم کرتا ہے یا وہ کہے کہ میں ریاضت اور عبادت کرتے کرتے نبوت حاصل کر لوں گا۔ علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی نبوت کے ملنے کا دعویٰ کرے یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا اپنی طرف وحی آنے کی بات کرے وہ بھی کافر ہے، اگرچہ مدعی نبوت نہ بھی ہو، مگر وحی کے آنے کا دعویٰ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایسے تمام کے تمام کافر ہیں مرتد ہیں یہ دانستہ یا نادانستہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں اس لئے کہ حضور نے فرمایا ہے وہ خاتم النبیین ہیں، وہ ساری مخلوقات اور سارے جہانوں کیلئے بھیجے گئے ہیں اور تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے یہ کلام ظاہر علم و خرد پر پورا اترتا ہے اس میں تاویلیں اور دلیلیں دینا درست نہیں ہے۔ یہ تخصیص تمام طبقوں کیلئے ہے کوئی طبقہ شک و شبہ کا اظہار نہیں کر سکتا۔ یہ بات ایمان کی رو سے یقین کی رو سے قرآن و حدیث کی رو سے اجماع امت کی رو سے بلاشک و شبہ درست ہے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے کیا خوب کہا ہے۔

یہ فضل خاص سرور کونین کو دیا
حق نے کہ ان کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو ان کی عام کیا ان کی شرع پاک
زائل نہ ہو گی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہمیں یقین ہے جو انبیاء کرام کی توہین میں باتیں کرے وہ کافر ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول کو باطل ٹھہر لیا ہے، ساری امت رسول کے اجماع کو باطل ٹھہر لیا ہے، اس نے شریعت کے احکام کو باطل ٹھہر لیا ہے اس لئے ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے دو جہانوں میں کسی نبی سے دوسرے شخص کو افضل بنائے تو وہ بھی کافر ہے وہ بھی شان انبیاء کرام کی تنقیص کرتا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابن حبیب، ابن سحنون، ابن القاسم، ابن الماجشون ابن عبد الحکم نے روایت کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام سے کسی ایک کو بھی برا کہے یا ان کی شان و عظمت کو گھٹائے اس کیلئے سزائے موت ہے اور سلطان وقت کو اسے تختہ دار پر لٹکا دینا چاہئے اس کی توبہ نہ لی جائے۔

امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کی تنقیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے اعتقادات توحید، ایمان، وحی کے متعلق کامل ایمان ہونا چاہئے یہ پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔ ان امور کے علاوہ باقی امور کے متعلق اور عقائد کے متعلق یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ وہ ہر بات پر یقین سے بھرے ہوئے ہیں وہ دین و دنیا کے تمام امور کی معرفت کو جانتے ہیں کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں۔

حضور کا علم غیب جاننا یقینی امر ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزات سے ہے، آپ جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک چیز کو جانتے ہیں، حضور کے علوم غیبیہ ایسے سمندر ہیں جنکی گہرائی اور وسعت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اس کا اندازہ لگانا کسی کے بس میں نہیں ہے جن آیات میں یہ بات

بیان کی گئی ہے کہ اگر میں غیب جانتا تو بہت کچھ کر لیتا۔ بہت سی بھلائی جمع کر لیتا، یہ آپ کے علم کی نفی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے انعام کا اظہار ہے کہ میں بذات خود نہیں بلکہ اللہ کے عطا کردہ غیوب سے واقف ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے حضور پر بے شمار غیبوں کے خزانے کھول دیئے ہیں اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ میں غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ بندوں کو اس سے واقف کرتا ہوں۔ قاضی عضد الدین نے اپنی کتاب ''العقائد'' میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب سے پاک ہے۔

علامہ جلال الدین دوانی نے اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے خلف وعید کے جائز ہونے پر جو شخص اس آیت سے سند لیتا ہے وہ جاہل ہے ناواقف ہے وعید کی تمام آیات بعض شرائط سے مشروط ہوتی ہیں جن سے دوسری آیات اور احادیث سے وضاحت ملتی ہے اگر ایسا عقیدہ رکھنے والا اپنے عقیدہ پر اصرار کرے اور اس پر جمار ہے توبہ نہ کرے اس حالت میں اس پر عذاب ہوگا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وعید و تخویف تو وہ غلط نظریہ پر ہے۔

امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک ناپاک بے دین نے حضور کی تنقیص کی تھی شان الٰہی میں بھی تنقیص کی تھی آپ نے فرمایا جس اللہ کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کو گالی دی جائے تو اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہے؟ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں تو ہم سے برا کون ہے تو ہماری عبادت کی کیا حیثیت ہے۔

انشریعتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معیار'' میں لکھا ہے۔ ابن ابی زید نے بتایا کہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی بد گوئی کی تو

عراق کے علماء کرام نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا تھا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ خلیفہ ہارون رشید سے یہ بات سن کر مشتعل ہو گئے اور فرمایا - اے امیر المومنین جب حضور ہی کی توہین کی جائے تو پھر ہماری زندگی میں کیا رہ گیا پھر یہ امت کیسی ہے؟ امت کی زندگی کیسی، جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرے اس کو کوڑوں کی سزا نہیں قتل کرنا چاہئے ہاں جو صحابہ کی اہانت کرے گا اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کی توفیق دے اپنے محبوب کی پیروی کی توفیق دے ہمیں کج روی، بدعتوں اور لغزشوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس نے اپنے عدل وانصاف سے جتنی وعیدیں فرمائی ہیں ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ اس کا صدقہ قیامت کے دن حضور کی شفاعت نصیب ہو۔ حضور تمام انبیاء اور رسل کے خاتم ہیں، ان پر کروڑوں درود ہوں، لاکھوں سلام ہوں، ان کی آل پر ان کے اصحاب پر سلام ہو، وہ راہنمائے اسلام ہیں قیامت تک ان کے احسانات جاری رہیں گے میں اپنے اللہ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

عاجز بندہ محمد عزیز وزیر جس کے آباء واجداد شہر اندلس کے رہنے والے تھے اور تیونس میں پیدا ہوا، مدینہ طیبہ میں قیام کیا بفضل خدا خاک مدینہ میں ہی دفن ہونے کا خواہاں ہوں، مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

حضرت فاضل عبد القادر توفیق شبلی طرابلسی حنفی مدرس مسجد نبوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو درود وسلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ان کی آل پر ان صحابہ پر ان کے پیروں پر ان کے نام لیواؤں پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ بات تحقیق کے ساتھ ثابت ہو گئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوھی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی اور ان کے ساتھ والے ان کے چیلے جانٹے ان کے خیالات ہمارے سامنے آئے وہ تمام کافر اور مرتد ہیں۔ حاکم وقت کا فرض ہے ایسے لوگوں کو قتل کر دے اگر سلطان وقت کا حکم ہندوستان میں نہ چلے تو علمائے اسلام کا فرض ہے کہ اپنی تحریروں، رسالوں، کتابوں، مجالس وعظ میں ان کفریہ کلمات سے عوام کو آگاہ کریں۔ ان کے کفر کی جڑ کاٹ دینی چاہئے اس طرح سے کہ ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا میں سرایت نہ کرنے پائے۔ ہم نے تحقیق اور ثبوت کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہوتا ہے اور یہ راستہ بڑا دشوار ہوتا ہے ہمارے راہنما عالم دین نے اس وقت تکفیر کی ہے جب انہیں تکفیر کا ثبوت مل گیا، انہیں نور نبوت سے یہ توفیق حاصل ہوئی۔ صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین کے دلائل پر اعتماد حاصل ہوا۔ انہوں نے صرف اندازے اور قیاس سے یہ فتویٰ نہیں دیا ہم غلط رائے قائم کرنے سے اجتناب کرتے ہیں اور قیامت کے دن کے محاسبے سے ڈرتے ہیں۔ غلط بیانی کرنے والوں کی قیامت کے دن آنکھیں پھوٹ جائیں گی۔ اللہ تعالی درود بھیجے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے صحابہ پر۔

بندہ ضعیف عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی نے مسجد نبوی مدینہ منورہ میں یہ تفریظ کہی اور اپنے سامنے لکھنے کا حکم دیا۔

حضور سید عالم محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیئے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں،

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین خاتم النبیین **محمّد** وآلہٖ واصحٰبہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین بالتبجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیاٰت کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عَظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا [1]

"اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو"۔

مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے، قرآنِ مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے:

اوّل یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم کار آمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضات کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر و عبادتِ الٰہی میں ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابل قبول بارگاہِ الٰہی نہیں، اللہ عزوجل

---

[1] پ ۲۶ ع ۹ سورۃ الفتح

ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ٥ "جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہم نے سب برباد کر دئیے" ایسوں ہی کو فرماتا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ٥ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ٥ عمل کریں، مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں، کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ٥ [1]

"اے نبی! تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بیحکموں کو راہ نہیں دیتا۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احدکم حتی اکون

[1] پ ۱۰ ع ۹، سورہ التوبہ۔

احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین "تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے بھائیو! خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

الٓمّٓ ٥ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ٥ [1]

"کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دئیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔"

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح

[1] پ ۲۰ ع ۱۳، سورہ العنکبوت۔

طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو، دیکھو وہ کیوں کر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

"تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ رہیں گے ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے، اللہ والے ہی مراد کو پہنچے"۔

اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہو گا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ روح القدس

سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ ۳۔ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ ۴۔ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔ ۵۔ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔ ۶۔ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔ ۷۔ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں، پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝ [۱]

"اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں اور وہی لوگ ستمگار ہیں۔"

اور فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ (الیٰ قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ﳓ وَ اَنَا اَعْلَمُ

۱ پ ۱۰ ع ۹ سورہ التوبہ۔

بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ۝ (الیٰ قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚۛ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۝ [۲]

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا، تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔"

اور فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۝

"جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ ان ہی میں سے ہے، بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔"

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس آیہ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے۔ ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا، اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ [۳]

۱ و ۲ پ ۲۸ ع ۷، سورہ الممتحنہ۔ ۳ پ ۱۰ ع ۱۴، سورہ التوبہ۔

"وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

اور فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ [1]

"بیشک جو لوگ اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا وآخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اللہ عزوجل ایذاء سے پاک ہے اسے کون ایذاء دے سکتا ہے مگر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذاء فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے۔ ۱۔ وہ ظالم ہے۔ ۲۔ گمراہ ہے۔ ۳۔ کافر ہے۔ ۴۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵۔ وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا۔ ۶۔ اس نے اللہ واحد قہار کو ایذاء دی۔ ۷۔ اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا را ذرا انصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترکِ علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو، جنت مقام ہو، اللہ والوں میں شمار ہو، مرادیں ملیں، خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذاء دے، خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ، کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا ؟

---

[1] پ ۲۲ ع ۴، سورہ الاحزاب۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے!

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تمہارے اقوال سن رہا ہوں، تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں، دیکھو بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو، اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے، اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں، دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رحمت کے کہیں نباہ نہیں، دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا، عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے ان کی عظمت ان کی محبت مدارِ ایمان ہے قرآنِ مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابدالآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذابِ شدید سے رہائی نہ ہوگی گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں، پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار وعذابِ نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے۔ للہ للہ ذرا دیر کو اللہ ورسول کے سوا سب این واں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو! اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم، ان کی توقیر پر ایمان واسلام کی بناء رکھی اسے دل میں جما کر انصاف وایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے؟ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اس نے ابلیسِ لعین

کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وسعتِ علم سے کافر ہو کہ شیطان کی وسعتِ علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو خود اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہو گی اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظم سے کہہ دیکھئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دیکھئے! ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں، ضرور ہے اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وسعتِ علم کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہو گی وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ ابلیس لعین کو! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ ان کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو! کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ "بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ

جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے" کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علمِ غیب دیا گیا" جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے!

مسلمان! مسلمان! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی! تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود ان ہی بدگویوں سے پوچھ! دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں، پیر جیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سُوئر کو ہے، تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے، تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلّو، گدھے، کتے، سوئر کے ہمسر! دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں، قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں، پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسر شان ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو، کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گذری ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاش للہ! حاش للہ! کیا جس نے کہا "کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے، پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے، انتہیٰ۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا، کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رد و ابطال نہ کر دیا، دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

عَظِيْمًا ۝[1]

"اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔"

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ "بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے۔"[2] اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ "ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی۔"[3] اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ "ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔"[4] وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علمِ غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں، اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہٰی۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں۔ مسلمانو! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا

---

[1] پ ۵ ع ۱۴، سورہ النساء۔
[2] پ ۱۳ ع ۲، سورہ یوسف۔
[3] پ ۲۶ ع ۱۹، سورہ الذاریات۔
[4] پ ۱۶ ع ۲۰، سورہ الکہف۔

کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا۔ مسلمانو! جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور چوپایوں میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کر دے، باطل بتائے، پس پشت ڈالے، زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب؟ ہاں ان بدگویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملّا جتیں جیاں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سؤر کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع و اذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے، دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً الّو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا، اس کی وجہ کیا ہے؟ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو الّو، گدھے، کتے، سؤر سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو عالم و فاضل و جتیں و جیاں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، گدھے، کتے، سؤر سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سؤر میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط

مسلمانو! یوں دریافت کرتے ہی بعونہٖ تعالےٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جابجا کیسا رد و باطل کر دیا۔ مسلمانو! خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اقرار سے قرآنِ عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے :

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ [1]

" اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں، بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے، وہ چوپائیوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں "

اور فرماتا ہے :

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝ [2]

" بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے، بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں "

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے، ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کر دی، آپ تو دو پائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے، تو یوں پوچھئے تمہارے استاد، پیروں، ملّانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟ آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپائیوں

[1] پ ۹ ع ۱۲، سورۃ الاعراف۔ [2] پ ۱۹ ع ۲، سورۃ الفرقان۔

کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں۔ جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہو گا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ [1]

مسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پرنور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے، پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالقصد رب العزت عز جلالہٗ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویلِ آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہئے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے، جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے۔ حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہذا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہئے یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا، معنی گنہگار بھی نہ کہو۔ کیا جس نے یہ سب تو اس مکذبِ خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنیٰ اقرار کے قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہہ دیا کہ وقوعِ کذب کے معنٰی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے؟ مسلمانو! خدارا انصاف، ایمان نام کاہے کا تھا تصدیقِ الٰہی کا، تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے، تکذیب، تکذیب کے کیا معنٰی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مجوس و ہنود و نصارٰی و یہود کیوں کافر ہوتے؟ ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا

[1] پ ۲۳ ع ۱۷، سورۃ الزمر۔

بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اس کی باتیں ہی نہیں
جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ
خدا کو خدا مانتا، اس کے کلام کو اس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ
کہا، اس سے وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے۔ غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں
کرسکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت
امتحان الٰہی ہے، واحد قہار جبار عز جلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں، پیشِ نظر
رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا
ہرگز اللہ و رسول اللہ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دے گا
تم کو ان سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی پیچ کرو، اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و
بیہودہ تاویل گڑھو، لِلّٰہ انصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں، باپ، استاد، پیر کو گالیاں
دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس
کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اس سے بدستور
صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرت، انسانی حمیت، ماں باپ کی عزت
حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے
نفرت کرو گے، اس کے سائے سے دور بھاگو گے، اس کا نام سنکر غیظ لاؤ گے جو اس
کے لئے بناوٹیں گڑھے اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک
پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت
پر ایمان کو دوسرے پلہ میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے
کچھ نسبت نہ مانو گے، ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے
ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو
سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا
ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مسلمانو!
تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البینات

کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں
سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے جو تمہارے رب عز وجل نے قرآنِ عظیم میں تمہارے
سکھانے کو قومِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا ربّ عز وجل فرماتا ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا
بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ (الیٰ قولہ تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۠ [1]

"بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس
ہے، جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جنکو
تم خدا کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور
عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ، بیشک ضرور
ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید
رکھتا ہو، اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔"

یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں
نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی
اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں بھی ایسا ہی
کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہے ہیں، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو
تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام
جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل وعلا و تبارک و تعالیٰ۔

---

[1] پ ۲۸ ع ۷، سورہ الممتحن۔

یہ تو قرآنِ عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں۔ اول بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں، عذرِ اول فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے، اس کا جواب تو قرآنِ عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرما دیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذرِ دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں، اس کا جواب ؟

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے :

اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ہ [1]

"بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد، تو کیا تم دھیان نہیں کرتے ؟"

اور فرماتا ہے :

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ہ [2]

"وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔"

---

[1] پ ۲۵ ع ۱۹، سورہ الجاثیہ۔ [2] پ ۲۸ ع ۱۰، سورہ جمعہ۔

اور فرماتا ہے :

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ہ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ج فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ط ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ج فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ہ سَآءَ مَثَلَا نِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ہ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ج وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ہ [3]

"انھیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا، وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں، کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔"

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے، دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو، جواب ملے گا لیس من یعلم کمن لا یعلم "جاننے والے اور انجان برابر نہیں"۔[1]

---

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا ۱۲ منہ [3] پ ۹ ع ۱۳، سورہ الاعراف۔

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے، نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی، اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے علماء، پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم۔ بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا؟ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا، حضور[1] کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام میں رکھا گیا، اسے سجدہ نہ کیا، اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اس کے شاگردان رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی بھائیو کروڑ کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا، صلی اللہ علیہ وسلم، آمین۔

---

[1] تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ ص ۴۵۵ زیر قولہ تعالٰی تلک الرسل فضلنا ان الملٰئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی جبہۃ آدم۔ تفسیر نیشاپوری ج ۳ ص، سجود الملٰئکۃ لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان فی جبہتہ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا ۱۲ منہ

فرقۂ دوم

معاندین و دشمنانِ دین کہ خود انکارِ ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا و رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغوا و تلبیس و شیوۂ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔ مکر اوّل، اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ "جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا" پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیہ کریمہ الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے، نیز:

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط [1]

" یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا "

اور فرماتا ہے :

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ o [2]

" منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں "

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد، کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز مقبول اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونیکی گواہی دی تو من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافیِ اسلام نہ صادر ہو، بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ o [3]

" خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے "

ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

[1] پ ۲۶ ع ۱۴، سورۃ الحجرات۔ [2] پ ۲۸ ع ۱۳۔ سورۃ المنافقون۔ [3] پ ۱۰ ع ۱۶ سورۃ التوبہ

روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھیگا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے :

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ o لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ط [1]

" اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد "

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذِ خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

انه قال فی قوله تعالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وما یدریه بالغیب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں ؟ "

[1] پ ۱۰ ع ۱۴، سورۃ التوبہ۔

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالٰے نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شانِ نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائلِ علمِ غیب میں بفضلہٖ تعالٰے بر وجہ اعلیٰ مذکور ہوئی[1] پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالٰے شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علما[2] کے خلاف ہے لیکن روزِ ازل سے روزِ آخرہ تک کا ماکان و مایکون اللہ تعالٰے کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے کو یا یہ تری کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علومِ محمدیہ

---

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہٖ تعالٰے چار رسالے ہیں، (۱) راحۃ جوانح الغیب، (۲) التجلاء الکامل، (۳) ابراء المجنون، (۴) میل الہداۃ، جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہٖ تعالیٰ اس کے بعد و باللہ التوفیق ۱۲

[2] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض المکیہ لمحب الدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور ان شاء اللہ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے۔ اس فرقۂ باطلہ کا **مکرِ دوم** یہ ہے کہ امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لانکفر احدا من اھل القبلۃ۔ ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے مسلمانو! اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ع

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز، اولاً اس مکر کا جواب :

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّبِیّٖنَ ۝[1]

"اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھاں کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔"

دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں، اور فرماتا ہے :

وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ ۝[2]

"وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے

---

[1] پ۲ ع ۶، سورہ البقرہ۔ [2] پ۱۰ ع ۱۳، سورہ التوبہ۔

دل سے"

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے، فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین وایمان سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانبِ قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے :

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ ۝ [1]

"پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم پتے کی بات صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے، اور اگر قول واقرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، ان کی قسمیں کچھ نہیں، شاید وہ باز آئیں۔"

دیکھو نماز زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ [2]

"کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنیئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو

[1] پ ۱۰ ع ۸ - سورہ التوبہ۔
[2] پ ۵ ع ۴ سورہ النساء۔

اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سنئے اور ہمیں مہلت دیجئے تو ان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔"

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت میں حاضر ہوتے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنیئے، آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو راعنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مراد خفی رکھتے رعونت والا اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعینا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو دار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہم شنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرتِ امام پر سخت افترا اور اتہام، امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتابِ مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :-

صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة او محدثة او وقف فیها او شك فیها فهو كافر بالله تعالیٰ۔

"اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر"

نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیہ میں فرماتے ہیں :-

من قال بان كلام الله تعالى مخلوق فهو كافر بالله العظيم۔

"جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔"

شرح فقہ اکبر میں ہے :-

قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انه قال ناظرت ابا حنیفة فی مسئلة خلق القرآن فاتفق رأیی ورأیه علی ان من قال بخلق القرآن فهو كافر وصح هذا القول ایضًا عن محمد رحمه الله تعالٰی۔

"امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مسئلہ خلقِ قرآن میں مناظرہ کیا، میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآنِ مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امامِ محمد رحمۃ اللہ تعالٰی سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔"

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآنِ عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے۔ نفسِ مسئلہ کا جزئیہ لیجیے امام مذہبِ حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں :

ایما رجل مسلم سب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم او كذبه او عابه او تنقصه فقد كفر بالله تعالٰی وبانت منه امرأته۔

"جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے

نکاح سے نکل گئی۔"

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہلِ قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کلمہ نہیں ہوتا! سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثًا اصل بات یہ ہے کہ اصطلاحِ ائمہ میں اہلِ قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعًا یقینًا اجماعًا کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے :

اجمع المسلمون ان شاتمه صلی الله تعالٰی علیه وسلم ومن شك فی عذابه وكفره كفر۔

"تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

مجمع الانہر و درمختار میں ہے :

واللفظ له الكافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته مطلقا ومن شك فی عذابه وكفره كفر۔

"جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"

الحمد للہ! یہ نفسِ مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے :

فی المواقف لا یکفر اهل القبلة الا فیما فیه انكار ما علم مجیئه بالضرورة او المجمع علیه كاستحلال المحرمات ھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز

تکفیراھل القبلہ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالیٰ ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبعضھم قالوا انہ اِلٰہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھٰذا ھوالمراد بقولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلّٰی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک مسلم اھ مختصرًا۔

"یعنی مواقف میں ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔"

یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے اسی میں ہے :

اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علیٰ ما ھو من ضروریات الدّین کحدوث العالم وحشر الاجسام وعلم اللہ تعالیٰ بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذٰلک من المسائل المھمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ

سبحانہ بالجزئیات لایکون من اھل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لایکفر مالم یوجد شیئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شیئ من موجباتہ۔

"یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں، تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سنت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر نہ ہو۔"

امامِ اجل سیدی عبد العزیز بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں :۔

ان غلا فیہ (ای فی ھواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لایعتبر وفاقہ ایضًا لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشھود لھا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلما لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لایدری انہ کافر۔

"یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان

کو کافر نہ جانے۔"

ردالمحتار میں ہے :

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اھل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر۔

"یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔"

کتب عقائد وفقہ واصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔

رابعًا خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے و ذٰلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامتِ تکذیب خدا ہے اور علامتِ تکذیب عینِ تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمالِ عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت ومجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت[1] فی نفسہٖ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثالِ بت میں شرع نے مطلقاً حکمِ کفر بربنائے شعارِ خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پرنور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہٖ کفر ہے جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں۔ اور یہیں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھنا کہ ساجدِ صنم کی توبہ باجماعِ امت مقبول ہے مگر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] شرح مواقف میں ہے سجودہ لہا یدل بظاہرہ انہ لیس بمصدق و نحن نحکم بالظاہر فلذا حکمنا بعدم ایمانہ لا لان عدم السجود لغیر اللہ دخل فی حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لہا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالٰہیۃ بل سجد لہا وقلبہ مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ وبین اللہ وان اجری علیہ حکم الکفر فی الظاہر اھ ۱۲ منہ۔

کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی وامام محقق علی الاطلاق ابن الہمام وعلامہ مولیٰ خسرو صاحب درر وغرر وعلامہ زین بن نجیم صاحب بحرالرائق والاشباہ والنظائر وعلامہ عمر بن نجیم صاحب نہرالفائق وعلامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی صاحب تنویرالابصار وعلامہ خیرالدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ وعلامہ شیخی زادہ صاحبِ مجمع الانہر وعلامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحبِ درمختار وغیرہم عمائدِ کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بید ان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویہ۔ اس لئے کہ عدمِ قبول توبہ صرف حاکمِ اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعدِ توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدقِ دل سے ہے تو عنداللہ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے، جہنمِ ابدی سے نجات پاؤ گے، اس قدر پر اجماع ہے کما فی رد المحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس فرقے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔

اوّلاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر وضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے، سنکھ پھونکے، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے، یہی کافی ہے حالانکہ مؤمن تو مؤمن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیًا اس کی رو سے سوا دہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصًا کفار فلاسفہ وآریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود ونصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت وحشر وحساب وثواب وعذاب وجنت و

نارد وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآنِ عظیم کی وہ آیتیں کہ ادپر گزریں کافی و وافی ہیں جنمیں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکمِ تکفیر فرمادیا۔ کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ" وہ مسلمان ہوکر اس کلمے کے سبب کافر ہوگئے"، کہیں فرمایا لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ" بہلنے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد"، حالانکہ اس مکہ خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں، صرف ایک کلمہ پر حکمِ کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اسلام کو تنگ کردیا، کلمہ گویوں اہلِ قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَاتَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا، نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے پیر نیچر یا ندوہ یہ لکچر یا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

رابعاً اس مکہ کا جواب :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ [1]

" توکیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو، تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے، اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ بیچکر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی

[1] پ ۱ ع ۱۰، سورہ البقرہ۔

عذاب ہلکا ہو، نہ ان کو مدد پہنچے"۔

کلامِ الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآنِ عظیم فرمارہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنیٰ؛ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآنِ عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا، انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے یہ خصلت یہود يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ" یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں" تحریف تبدیل کرکے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔ حاشا للہ! بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑجائے، سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیب طاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے! بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہوجائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں :

۱۔ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ ۲۔ عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علمِ غیب رکھتے ہیں، ان کے بتانے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۰ ۳۔ عمرو نجومی ہے۔ ۴۔ رمّال ہے۔ ۵۔ سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔ ۶۔ کوّے وغیرہ کی آواز، ۷۔ حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔ ۸۔ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ۹۔ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔ ۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے۔ ۱۱۔ فال دیکھتا ہے۔ ۱۲۔ حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔ ۱۳۔ مسمریزم جانتا ہے۔ ۱۴۔ جادو کی میز۔ ۱۵۔ روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ۱۶۔ قیافہ داں ہے۔ ۱۷۔ علم زایرچہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے، یہ سب بھی کفر ہیں[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من اتی عرافا او کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولاحمد وابی داؤد عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد بریٔ مما نزل علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۰ ۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا علم تمام معلوماتِ الٰہی کو محیط ہو گیا، یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پرنور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو محیط نہیں۔ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ

---

[1] یعنی جبکہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادّعاء کیا جائے جیسا کہ نفسِ کلام میں مذکور ہے۔

من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ فحکمہ حکم الساب (نسیم الریاض)

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علومِ غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہرًا باطنًا کسی طرح کسی رسول انس و مَلَک کی وساطت و تبعیت نہیں، اللہ تعالٰی نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے :

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ص عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ط

۲۱۔ عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعًا یا عینًا یا الہامًا بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے، یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسینِ ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیبِ خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف صریح ناقابلِ تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہو گا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفاء و بزازیہ، درر و بحر و نہر و فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہ کتبِ معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہود منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۰

شرح فقہ اکبر میں ہے :

قد ذکروا ان المسألۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لها تسع و تسعون احتمالا للکفر و احتمال واحد فی نفیہ فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل باحتمال النافی۔

فتاویٰ خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے :

اذا کانت فی المسألۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی و القاضی ان یمیل الیٰ ذٰلک الوجہ ولا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علیٰ وجہ لا یوجب التکفیر۔

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ وبحر الرائق ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ و بحر وسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے :

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نہایۃ۔

بحر الرائق وتنویر الابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے :

والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علیٰ محمل حسن الخ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکمِ کفر دیا۔ اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علمِ ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علمِ غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق

بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعاء کفر نہیں۔ بحر الرائق و رد المحتار میں ہے :

علم من مسائلھم ھنا ان من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علیٰ وجہ الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظیرہ ما ذکرہ القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شیئ فی المستقبل بتجربۃ امر عادی فھو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاھر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد فی البحر الا تری انھم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع ویعزر کما فی الظھیریۃ وغیرھا ولم یقل احد انہ یکفر وکذا فی نظائرہ اھ تو کیونکر ممکن کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمالِ اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں، حکم کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقاتِ عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب و زائل ہوں گے، اس کی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط فتاویٰ حجۃ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وسل الحسام وغیرہا کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقۂ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں :

جمیع ما وقع فی کتب الفتاویٰ من کلمات صرح المصنفون فیھا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیھا محمولا علیٰ ارادۃ قائلھا معنی علّلوا بہ الکفر واذا لم تکن ارادۃ قائلھا ذٰلک فلا کفر اھ مختصرا۔

"یعنی کتبِ فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے

کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں "

ضروری تنبیہ

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں، اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظِ خدا سے بحذفِ مضاف حکمِ خدا مراد ہے یعنی قضاء دو ہیں، مبرم و معلّق، جیسے قرآنِ عظیم میں فرمایا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ ای امر اللہ۔ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنیٰ مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفاء شریف میں ہے ادعاءہ التاویل فی لفظ صراح لایقبل "صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا"۔ شرح شفاء قاری میں ہے ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ "ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے"۔ نسیم الریاض میں ہے لایلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا "ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی"۔ فتاویٰ خلاصہ و فصولِ عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر "یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا" یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فاحفظ۔

مکرِ چہارم انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں "اور آخر ہے کیا یہ در بطن قائل، اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ "خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے، پیچھے کافر ہو گئے" ع

ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں[1] جن میں یہ کلماتِ کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض[2] دو دو بار چھپیں، مدتہا مدت سے علمائے اہلِ سنت نے ان کے رد چھاپے۔ مواخذے کئے، وہ فتوے[3] جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزارِ حسنی ممبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلِ سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سُنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلا شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار

[1] یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہ ۱۲ [2] جیسے براہین قاطعہ وحفظ الایمان ۱۲ [3] یعنی فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲ کاتب عفی عنہ

ہوسکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کہہ دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ رجمادی الآخرۃ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسول کو دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ حیا دے۔

مکر پنجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔

"جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ"

رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید

اور بفحوائے کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا راہ خدا سے روکنا مقصود ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا، پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے

گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی مرحوم مغفور سے جاکر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیہ کریمہ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ [1] ۝

"جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے"

اور فرماتا ہے :

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ [2] ۝

"ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر"

مسلمانو! اس مکر سخیف و کید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو، کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

---

[1] پ ۱۴ ع ۱۹، سورہ النحل۔ [2] پ ۳ ع ۱۴، سورہ آل عمران۔

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝[1]

"جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں "

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہوچکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً بیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا و رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یوہیں بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہدیا ہوگا، مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گڑھت کا ثبوت ہی کیا وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہوگیا۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝[2]

"لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو "

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہوجائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا۔ جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمہ اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح، دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کرکے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی، وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ

---

[1] پ ۱۸ ع ۸، سورہ النور۔ [2] پ ۲۰ ع ۱، سورہ النمل۔

السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت

ثانیاً الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوص جلیلۂ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ اس پر ستّر وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کفِّ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ثالثاً سل السیوف الہندیہ علیٰ کفریات بابا النجدیہ دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصراً۔

رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے۔

خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتّر وجہ سے لزوم کفر ثابت کرکے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ

حاشا لِلّٰہ حاشا لِلّٰہ ہزار ہزار بار حاش لِلّٰہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمایں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ۔

مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین و ایمان اور روزِ قیامت و حضورِ بارگاہِ رحمٰن یاد دلا کر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بے حیائی، کیسا ظلم، کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت "جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر" ع

بیحیا باش وآنچہ خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی، واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے روشن نہ ہو جائے

ا؎ گنگوہی وانبیٹھی اور ان کے اذناب دیوبندی ۱۲

تفسیرِ نبوی

مولفہ

فاضلِ اجل عارفِ کامل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ایک بے مثال تفسیر

اعتقادی اور نظریاتی نشو و نما کا مُرقّع

ایک سَو دس (۱۱۰) تفاسیر کا نچوڑ

عقائد باطلہ کا مسکت رد

شریعت و طریقت کے اسرار و رموز کا جامع ذخیرہ

صوفیانہ اشارات و تنقیحات کا چشمہ

آپ اِس تفسیر کو خود پڑھیں۔

احباب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اپنے کُتب خانہ کی زینت بنائیں۔

یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گی

حسام الحرمين

على

منحر الكفر والمين

لشيخ الإسلام والمسلمين إمام أهل السنّة والجماعة

الإمام أحمد رضا

الماتريدي الحنفي القادري البريلوي الهندي

رحمه الله تعالى، المتوفّى ١٣٤٠هـ/١٩٢١م

تشرّف بخدمته

محمد أسلم رضا

مؤسّسة رضا

للطباعة والنشر والتوزيع

دار أهل السنّة

للطباعة والنشر والتوزيع

مؤسّسة رضا
لاهور - باكستان

الموضوع: الردّ على المبتدعة
العنوان: "حسام الحرمين على منحر الكفر والمين"
التأليف: الإمام أحمد رضا
التحقيق: محمد أسلم رضا
التنفيذ: المدينة العلمية، كراتشي
الناشر: مؤسّسة رضا/ دار أهل السنّة
عدد الصفحات: ١٦٣ صفحة
عدد النسخ: 1000 نسخة

عنوان: الجامعة النظامية الرضوية -لاهور- باكستان
هاتف وفاكس: ٧٦٦٥٧٧٢ - ٩٢٤٢
إيميل: aslamraza25@hotmail.com

الطبعة الأولى
١٤٢٧هـ/٢٠٠٦م

كلمة الناشر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله خالق الثقلين، والصلاة والسلام على نبي الحرمين وإمام القبلتين ووسيلتنا العظمى في الدارين، وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين وبعد،

فإنّ الإمام أحمد رضا القادري الحنفي واحد من أعلام المسلمين في شبه القارّة الهندية، عرفت براعته في التفسير، والحديث، والفقه، وعلم الكلام، ونظم الشعر باللغة العربية والفارسية والأردوية وغير ذلك من العلوم الإسلامية والعربية، لم لا...؟ وقد كان ميلاده في بيت علم وفضل، فتربّى الإمام في أسرة دينية متمسكة بدينها، وبالتالي كانت نشأته في بيئة دينية روحية، فاتّصف بالعلم، والعمل الصالح، وتقوى الله –عزّ وجل– ومن هنا تكوّنت شخصيته القوية والفاعلة.

يبدو أنّ مشيئة الله –تبارك وتعالى– اختارته للقيام بالمهمّة الإصلاحية في عصر أصيب فيه المسلمون بالانهيار السياسي، والثقافي، والاجتماعي، وألمت بهم محن وكوارث، وفي هذا العصر المنهار نشأت فتن من بين المنتسبين إلى العلم والإسلام، فظهرت حركة الطبيعيين الدهريين، وحركة القاديانية، كماكان للشيعة نشاط كبير، وفي هذه الظروف صدرت من بعض الناس عبارات خطيرة فى مجال العقيدة، فكانت بعضها تسيء إلى مرتبة الألوهية، كما كانت بعضها تعارض عظمة الحبيب المصطفى –صلّى الله عليه وسلّم– ومن هنا تفرّقت كلمة المسلمين، ونشأت ضجّة كبيرة، وبالتالي كانت ردود فعل من علماء المسلمين الذين بذلوا جهوداً جبارة من أجل إصلاح ما فسد من الأمر، إلاّ أنّ أصحاب هذه العبارات لم يتراجعوا ولم يتنازلوا عمّا كتبوه فزادت الخلافات حدة وتوتراً، فكان الإمام أحمد رضا خان القادري الحنفي واحداً من العلماء المصلحين فقام بالردّ على الأفكار والعبارات التي رآها باطلة بأمانة علمية ودينية دون خوف لومة لائم في الحقّ.

تشرّف الإمام أحمد رضا خان مرّتين بزيارة الحرمين الشريفين، وهناك تذكّر الإمام مهمّته الإصلاحية فعرض تلك العبارات بكلّ أمانة على علماء الحرمين الشريفين بهدف وعظته تنـزيه الألوهية عن العيوب والدفاع عن حرمة الرسول -صلّى الله عليه وسلّم- وإطفاء نيران الخلاف التي اشتعلت كنتيجة لتلك العبارات، وكانت هذه المحاولة تهدف إلى شمل المسلمين وجمع كلمتهم التي تفرقت ببعض العبارات شديدة اللهجة فأدلى علماء الحرمين الشريفين رأيهم في العبارات المقدّمة إليهم، وقد بلغ عددهم إلى ثلاثة وثلاثين عالماً، فقام الإمام أحمد رضا بجمع وترتيب هذه الآراء إضافة إلى ذكر العبارات الخطيرة في كتاب باسم: "حسام الحرمين".

لقد طبع الكتاب المذكور أعلاه في كلّ من "تركيا"، و"باكستان"، و"بنغلاديش"، و"الهند" مراراً وتكراراً باللغة الأردوية مرّة وباللغة العربية مرّة أخرى، إلاّ أنّ سيّدي وأستاذي ووالدي فضيلة الشيخ العلاّمة محمّد عبد القيوم الهزاروي -رحمه الله تعالى- كان قد عقد العزم على طبع هذا الكتاب على مستوى المطبوعات التي تم طبعها في كلّ من "بيروت"، و"قاهرة"، و"دبيء" وذلك بعد تخريج نصوص الكتاب، والإتيان بالتراجم الموجزة لعلماء الحرمين الشريفين الذين أدلوا بآرائهم في العبارات المسئولة عن حكمها، والطباعة بالكمبيوتر بشكل جيّد إلاّ أنّه لبّى نداء ربّه عام ١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م، ولكنّه تم تحقيق الكتاب وتزويده بالتراجم المطلوبة لأوّل مرّة وذلك على قدر استطاعتنا؛ إذ أنّنا لم نتمكّن من العثور على بعض التراجم التي سوف تلحق بالطبعة القادمة إن شاء الله تعالى.

لقد كان الإمام أحمد رضا يحاول إصلاح كلّ ما يراه معارضاً للشريعة الغراء فإنّه ألّف "الزبدة الزكيّة لتحريم سجود التحيّة" عندما علم أنّ بعض الجهلة من الناس يجيزون سجود التحيّة للأولياء الصالحين، وأثبت بالأدلّة والبراهين حرمة سجود التحيّة لغير الله -تبارك وتعالى- وقد ترجمت هذه الرسالة إلى اللغة العربية، تحدّث عنها الشيخ أبو الحسن علي الندوي قائلاً: "هذه رسالة تدلّ على غزارة علمه [المصنّف] وقوّة استدلاله.

هذا وقد ألّف الإمام أحمد رضا خان في الردّ على القاديانية عدة رسائل وهي كالتالي: "المبين في ختم النبيين"، "السوء العقاب على المسيح الكذّاب"، "قهر الديان على مرتد بقاديان"، "جزاء الله عدوّه بإبائه ختم النبوّة"، "الجراز الدياني على المرتدّ القادياني"، طبعت مجموعة هذه الرسائل مترجمة إلى اللغة العربية من "القاهرة" باسم: "القاديانية".

انتشر المذهب الشيعي في شبه القارّة بشكل سريع وعلى نطاق واسع في عصر الانحطاط والزوال بالنسبة للمسلمين فألّف الإمام أحمد رضا خان في الردّ عليهم بعض الرسائل واسماؤها كالتالي: "ردّ الرفضة"، "الأدلّة الطاعنة في أذان الملاعنة"، "أعالى الإفادة في تعزية الهند وبيان الشهادة"، "مطلع القمرين بإبانه سبقة العُمرين"، "ذب الأهواء الواهية في باب الأمير معاوية"، "لمعة الشمعة لهدى شيعة الشنعة"، وهكذا كان الإمام أحمد رضا يبين المسائل الفقهية إذا سئل عنها، ويوضح المسائل الكلامية إذا استفتي فيها، فعاش حياته في سبيل العلم والدين ابتغاء وجه الله -تبارك وتعالى- إلاّ أنّ بعض الناس نسبوا إليه من الاتّهامات والافتراءات ما هو بريء عنه، ونحن ندعو أهل العلم والمعرفة إلى مطالعة مؤلّفات الإمام أحمد رضا خان حتىّ يتمكّنوا من الاطّلاع على التراث العلمي لرجل من "الهند".

وفي الختام نسأل الله -تبارك وتعالى- أن يدخل الإمام أحمد رضا خان، وأستاذنا العلاّمة محمّد عبد القيّوم الهزاروي، وجميع علماء المسلمين فيح جنّاته مع النبيّن، والصدّيقين، والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقاً، كما نسأله -جلّ جلاله- أن يجزى المساهمين في طبع هذا الكتاب بشكل من الأشكال خير الجزاء، وصلّى الله تعالى على خير خلقه سيّدنا ومولانا محمّد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

كتبه

عبد المصطفى الهزاروي

رئيس الجامعة النظامية الرضوية بـ"لاهور" و"شَيخُوفُوره"

ورئيس مؤسّسة رضا بـ"لاهور"

١٤٢٧/١/١٥هـ - ٢٠٠٦/٢/١٤م

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله سبحانه وتعالى في شأن حبيبه ﷺ:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا﴾ [الأحزاب: ٥٦].

الصلاة الرضويّة
على سيّدنا خير البريّة:

صلّى الله على النبيّ الأمّي وآله صلّى الله عليه وسلّم

صلاةً وسلاماً عليكَ يارسولَ الله[1]

[1]- قد استخرج الإمام أحمد رضا هذه صيغة الصلاة على سيّدنا رسول الله -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- في سفرته الثانية إلى المدينة المنوّرة الطيّبة المشرّفة وحضر بين يدي سيّدنا الحبيب الأعظم صلوات الله على الأكرم وتسليماته على المعظّم. فصلّى عليه بهذه الصيغة المباركة طول الليل ثمّ كرّر الحضور عنده -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-الليلة الثانية مثلَ الأولى فرأى سيّدناَ الحبيب المصطفى عليه أفضل الصلاة وأكمل التحيّة بدون حجاب شباكه المبارك في اليقظة، فسُميت هذه الصيغة المباركة "الصلاة الرضويّة على خير البريّة".

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلاة والسلام عليك يارسول الله

التعريف بالمؤلّف

هو إمام المتكلّمين[1] وقامع المبتدعين، الذابّ عن حوزة الدين، حجّة الله للمؤمنين، وفخر الإسلام والمسلمين، والعالم المتبحّر، قدوة الأنام، تاج المحقّقين، وشمسهم الساطعة، وقمرهم البازغ، العلاّمة الإمام أحمد رضا ابن الشيخ المفتي نقي علي بريلويّ الأصل، حنفيّ المذهب، قادريّ الطريقة، المحدّث، المفسّر الأصولي، عبقريّ الفقه الإسلامي، صاحب التصانيف الوافرة في كلّ علم وفنّ.

أسرة الإمام

أسرة الإمام أحمد رضا -رحمه الله تعالى- كانت أصلاً من قندهار "الأفغانستان"، فهاجر بعض أجداده إلى بلاد "الهند" في عصر المغول، ونال منصباً من الحكومة، وبعضهم رغب عن وظيفة الحكومة إلى الرياضة والمجاهدة والذكر وكثرة العبادة، فأصبح عمله سنة أولاده، وتحوّلت الأسرة من منحى الأمراء إلى منهج الزهاد والفقراء الصوفيّة.

وكان جدّه من كبار العلماء والصالحين، يقوم بالإفتاء والإرشاد والتصنيف والتدريس فتتلمذ عليه كثير من أهل "الهند" وأثنوا عليه كثيراً.

---

[1]- قد حصلنا على الترجمة من "الإجازات المتينة" و"الدولة المكّيّة" و"حياة أعلى حضرة" -وهو أوّل الكتاب في ترجمة الإمام أحمد رضا لتلميذه العلاّمة الشيخ ظفر الدين البهاري مؤلّف "الصحيح البهاري" (الجامع الرضوي)-، ومن مقدّمة "الفضل الموهبي".

وأبوه الشيخ المفتي نقي علي خان القادري[1] أيضاً كان عالماً شهيراً، وصاحب الفتاوى والتصانيف الجليلة، ومنها: "الكلام الأوضح في تفسير سورة ألم نشرح" في نحو خمسمئة صفحة.

ولادة الإمام ونشأته

ولد الإمام أحمد رضا الحنفي القادري بمدينة "بريلي" في "الهند" العاشر من شوال سنة ١٢٧٢هـ الموافق ١٤ من حزيران سنة ١٨٥٦م.

نشأ في أسرة دينيّة وبيئة صالحة وربّاه جدّه الكريم إمام العلماء والصالحين الشيخ المفتي رضا علي خان -قدّس سرّه الرحمن- (المتوفّى ١٢٨٦هـ) ووالده الشفيق رئيس المتكلّمين، المفتي نقي علي خان القادري -رحمه الله تعالى القوي- (المتوفّى ١٢٩٧هـ).

---

[1] - الشيخ الفقيه نقي علي بن رضا علي بن كاظم علي بن أعظم شاه بن سعادة يار الأفغاني البريلوي، أحد الفقهاء الحنفية، ولد غرة رجب سنة ستّ وأربعين ومئتين وألف، وأخذ عن أبيه، ثم أخذ الطريقة القادرية عن السيّد آل الرسول المارَهْروي، وأسند الحديث عنه سنة أربعين وتسعين، وأسند الحديث عن الشيخ أحمد بن زيني دحلان الشافعي.

وله مصنّفات منها: "الكلام الأوضح في تفسير ألم نشرح" و"وسيلة النجاة" في السير، و"جواهر البيان في أسرار الأركان"، و"أصول الرشاد في تصحيح مباني الفساد"، و"إذاقة الآثام لمانعي عمل المولد والقيام" و"تزكية الإيقان بردّ تقوية الإيمان" وغيرها، (ت ١٢٩٧هـ).

("نزهة الخواطر" لعبد الحي الندوي، ر: ٩٦٧، ٥٥٨/٧، ملتقطاً).

تسمية الإمام

سمّي الإمام باسم محمّد واسمه التاريخي وفق الجمّل "المختار" (١٢٧٢هـ) وقد استخرج الإمام نفسه سنة ولادته من هذه الآية: ﴿أُوْلَـٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ ٱلْإِيمَـٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُۖ﴾ [المجادلة: ٢٢]

وسمّاه جدّه الكريم الشيخ المفتي رضا علي خان -رحمه الله الرحمن- بـ"أحمد رضا"، فاشتهر بهذا الاسم في مشارق الأرض ومغاربها، ثمّ بعد ذلك أضاف الإمام نفسه إلى اسمه كلمة "عبد المصطفى" بمعنى الخادم والمملوك، وهذا يدلّ على غروه القويّ إلى السيّد البري صلوات الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين وبارك وسلّم.

تعليم الإمام وقوّة ذاكرته

أخذ الإمام العلوم الدينيّة النقليّة والعقليّة من والده الإمام المفتي نقي علي خان القادري -رحمه الله الباري-، وأخذ بعض العلوم من المشايخ الآخرين حتّى أكملها في السنة الرابعة عشرة من شعبان المعظّم سنة ١٢٨٦هـ، وهو كان ابن أربع عشرة سنة، وأصبح عالماً مفسّراً فقيهاً متكلّماً إماماً كبيراً عظيماً في جميع العلوم والفنون، وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

قد أجمع عدد كبير من العلماء على كونه عبقريّاً وتبدو مخايل عبقريّته هذه منذ صباه فكان يستحضر كلّ ما يدرّسه أستاذه على الفور، فيقع الأستاذ في الحيرة والاستعجاب.

حَفظ الإمام "القرآن الكريم" في غضون شهر واحد وهذا مما يدلّ على قوّة ذاكرته، أخذ بعض العلوم والفنون عن أساتذته وبعضها بمؤهلاته الوهبيّة، وما اقتصر على ذلك بل خلّف المصنّفات في كلّ علم وفنّ.

صنّف أوّل كتاب "شرح هداية النحو" باللغة العربيّة في العاشر من عمره، ثمّ كتاباً آخر في الثالث عشر من حياته، ثمّ ما زال يكتب ويصنّف حتىّ زاد عدد مصنّفاته على الألف.

ونفس اليوم الذي أكمل فيه الدراسة اشتغل بكتابة الإفتاء عن مسألة الرضاعة ثمّ عرضه على والده الذي كان مفتيّ "الهند" ففرح جدّاً لصحّة الجواب وفوّض إليه أمور الإفتاء كلّها فاستمرّ الإمام بالإفتاء إلى خمسين سنة تقريباً.

تبحّر الإمام في العلوم والفنون ونبوغه فيها

لم يكن الإمام عالماً في العلوم الدينيّة المروّجة فقط، بل كان متبحّراً في كثير من العلوم الدينيّة والفنون الأخرى، أكثر من خمس وخمسين علماً، كما عدّها الإمام نفسه في النسخة الثانية من "الإجازات المتينة" وهي:

١. القرآن العظيم
٢. والسير
٣. والتفسير
٤. والتواريخ
٥. وأصوله
٦. واللغة
٧. والحديث الشريف
٨. والأدب
٩. وأصوله
١٠. والعقائد
١١. والفقه
١٢. والكلام المحدث للردّ والتفريع
١٣. وأصوله
١٤. والنحو
١٥. والجدل المهذّب
١٦. والمناظرة
١٧. والقراءات
١٨. والفلسفة المدلّسة
١٩. والتجويد
٢٠. والتكسير
٢١. والتصوّف
٢٢. والهيأة

٢٣. والسلوك ٢٤. والحساب

٢٥. والأخلاق ٢٦. والهندسة

٢٧. وأسماء الرجال ٢٨. والهيئة الجديدة المربّعات

٢٩. والصرف ٣٠. ونبذ من علم الجفر

٣١. والمعاني ٣٢. والزائجة

٣٣. والبيان ٣٤. وعلم الفرائض

٣٥. والبديع ٣6. والمثلث المسطح

٣٧. والمنطق ٣٨. والنظم العربي

٣٩. والنظم الفارسي ٤٠. والإرثماطيقي

٤١. والنظم الهندي ٤٢. والجبر والمقالة

٤٣. والنثر العربي ٤٤. والحساب الستيني

٤٥. والنثر الفارسي ٤٦. واللوغارثمات

٤٧. والنثر الهندي ٤٨. وعلم التوقيت

٤٩. وتلاوة القرآن ٥٠. والمناظر والمرايا

٥١. وخط النسخ ٥٢. وعلم الأكر

٥٣. وخط النستعليق ٥٤. والزيجات

٥٥. والمثلّث الكروي[1]

واستخرج بعض المحقّقين في عصرنا هذا عدد علومه من تصانيفه مئة علم.

والدلالة على تبحّره في هذه العلوم والفنون تآليفه الشاهدة قد بلغ عددها إلى الألف تقريباً باللغات العديدة من العربيّة والفارسيّة وأكثرها بالأردويّة؛ لأنّ أكثرها في جواب سؤال سائل، فلما كانت لغة أهل "الهند" اللغة الأردويّة كان الجواب في نفس لغة

---

[1]– "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة"، ص٥٣-٥٨، ملخّصاً.

السؤال؛ إذ هي كانت عادة الإمام. ومن يريد المزيد فليرجع إلى "اللائي المنتشرة في آثار مجدّد الرابعة عشرة" للدكتور المؤرّخ عماد عبد السلام رؤوف البغدادي.

مذهب الإمام

كان الإمام أحمد رضا القادري من الصوفية أهل السنّة والجماعة حنفيّ المذهب من حيث الفقه الإسلامي، وكان ماهراً حاذقاً ناظراً في جميع المذاهب الإسلاميّة وأدنى الدليل عليه رسالته "الجود الحلوّ في أركان الوضوء" (١٣٢٤هـ) التي نقلناها إلى العربيّة، وكان الإمام قادريّ الطريقة.

وللإمام سند متّصل إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم في جميع العلوم الإسلاميّة المذكورة في "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة"(١٣٢٤هـ)[1].

البيعة والخلافة

حضر الإمام مع أبيه الكريم سنة ١٢٩٥هـ قرية "مَارَهْرَه"[2] في حضرة السيّد مجمع الطريقين ومرجع الفريقين من العلماء والعرفاء الأطاهر، ملحق الأصاغر بالأكابر، سيّدنا الشيخ الشاه آل الرسول الأحمدي[3] -رضي الله تعالى عنه بالرضى السرمدي-، والإمام بايع على يده الشريفة بالطريقة القادريّة، ونال منه الإجازة والخلافة في سلاسل الأولياء

---

[1]- المرجع السابق، صـ٢٠- ٢٢، ٥٣.

[2]- "مارَهْرَه": قرية من قرى "الهند"، قريب من "علي جره" تحت محافظة إيتا بإقليم "أُتَربَرديس".

[3]- العالم الكبير آل الرسول بن آل البركات المارَهْروي أحد الأفاضل المشهورين، ولد ونشأ بـ"مارَہرَه"، أسند الحديث عن الشاه عبد العزيز ابن الشاه ولي الله الدهلوي، ولازم عمّه السيّد آل أحمد، وأخذ عنه الطريقة القادرية، وأسند الحديث عنه، (ت ١٢٩٧هـ) بـ"مارَهْرَه" فدفن في مقبرة أسلافه. ("نزهة الخواطر"، ر: ٧، ٦/٧، ملتقطاً).

كلّهه وإجازة الحديث وجميع الفنون أيضاً، وكان الشيخ آل الرسول من كبار تلامذة الشيخ عبد العزيز الدهلوي.

فلمّا رجع الإمام مع أبيه إلى بلدته "بريلي" استغرب حفيد شيخه وصاحب سجّادته ووارث علمه وسيادته وسعادته الشيخ الشاه أبو الحسين النوري[1] -نوّرنا الله بنوره المعنوي والصوري-، فسأل الشيخَ آل الرسول الأحمدي -رضي الله تعالى عنه- عن هذه المعاملة بينه وبين الشيخ أحمد رضا وعن هذا الكرم مع الإمام (؛ إذ كان أسلوب الشيخ آل الرسول في المبايعة والإجازة شديدة الاحتياط، واليوم صارت المعاملة عجيبة مع الإمام) فقال الشيخ آل الرسول: كنت متفكّراً منذ زمن بأنّه لو سألني ربيّ أنّك بماذا أتيت يا آل الرسول! فبما ذا أجيب...؟ واليوم اطمأنّ قلبي بحمد الله تعالى؛ لأنّه لو سألني ربّي، فأعرضُ تلميذي ومريدي "أحمد رضا"، أمّا المعاملة مع بقية النّاس فالنّاس يأتوننا بوسخ القلوب والبواطن فنصفّي قلوبهم أوّلاً، ونبايعهم ثانياً، وهذا "أحمد رضا" وأبوه حينما أتيا كانا صافيا القلب وإنّما كانا يحتاجان إلى الربط والاتصال فقط، فربطناهما واتّصلنا بطريقتنا القادريّة وأجزناهما في جميع العلوم حتىّ يستفيد منهما الخلق -إن شاء الله تعالى-، نفعنا الله تعالى جميعاً ببركاتهم العالية.

---

[1] - العالم الصالح أبو الحسين بن ظهور حسن بن آل الرسول بن آل البركات بن حمزة المارَهْرَوي، المشهور بأحمد النوري، كان من العلماء الصوفية، ولد ونشأ بـ"مارَهْرَه"، وأخذ الحديث والطريقة عن جدّه السيّد آل الرسول، وأخذ المسلسل بالأولية عن الشيخ أحمد الحسن المراد آبادي عن الشيخ أحمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ المعمّر محمد بن عبد العزيز عن الشيخ المعمّر أبي الخير عن عموس الرشيدي عن شيخ الإسلام زين الدين زكريا بن محمّد الأنصاري، وهو سند عالٍ جدّاً. وله مصنّفات كثيرة في الفروع والأصول، منها: "النور والبهاء في أسانيد الحديث وسلاسل الأولياء"، (ت ١٣٢٤هـ). ("نزهة الخواطر"، ر: ١١، ٨/١٧، ملتقطاً).

مشايخ الإمام

وها أنا أذكر أسماء مشايخ الإمام أحمد رضا الذين أسند إليهم في الحديث والفقه وجميع العلوم والفنون.

١ – جدّه الأمجد إمام العلماء والصالحين المفتي الشيخ رضا علي خان الأفغاني[1].

٢ – شيخه في الطريقة، الشيخ السيّد الشاه آل الرسول الأحمدي المارَهْرَوي.

٣ – والده الكريم رئيس المتكلّمين الشيخ المفتي نقي علي خان القادري.

٤ – حفيد شيخه الشيخ السيّد الشاه أبو الحسين أحمد النوري.

٥ – الإمام الشيخ السيّد أحمد بن زيني دحلان الشافعي المكّي[2].

٦ – مفتي الحنفيّة بمكّة المحميّة الشيخ عبد الرحمن سراج المكّي[3].

---

[1] – الفاضل رضا علي بن كاظم علي بن أعظم شاه بن سعادة يار الأفغاني البريلوي،كان من طائفة بريج وهم قوم أفغانيون، دخل "الهند" أحد أسلافه، فسكن ببلدة "بريلي"، وولد بها رضا علي المترجم له. (ت ١٢٨٢هـ). ("نزهة الخواطر"، ر: ٣٢٢، ٢٠١/٧، ٢٠٠، ملتقطاً).

[2] – أحمد بن زيني دحلان فقيه مكّي مؤرّخ، ولد ١٢٣٢هـ بمكّة، وتولّي فيها الإفتاء والتدريس، وفي أيّامه أنشئت أول مطبعة بمكّة، فطبع فيها بعض كتبه ومات ١٣٠٤هـ في المدينة المنوّرة .
من تصانيفه: "الفتوحات الإسلامية" مجلّدان، و"الجداول المرضية في تاريخ الدول الإسلامية" و"خلاصة الكلام في أمراء البلد الحرام" و"السيرة النبوية" و"رسالة في الردّ على الوهابية".
("الأعلام" للزركلي، 130/١، ١٢٩، ملتقطاً).

[3] – عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي المكّي المفتي، المعروف بالسراج، فقيه ورئيس العلماء بها (ت ١٣١٤هـ)، من تصانيفه: "ضوء السراج على جواب المحتاج" في الفتاوى، و"مجموعة في الفقه" تشتمل على غرائب المسائل.
("هدية العارفين" لإسماعيل باشا البغدادي، ٥/٥٥٨، ملتقطاً).

٧- الشيخ حسين بن صالح جمل الليل المكّي[1].

٨. الشيخ العلاّمة عبد العلي الرامفوري[2].

٩. الشيخ الأستاذ مرزا غلام قادر بيك.

رضي الله تعالى عنهم أجمعين وعنّا بهم آمين بجاه سيّد المرسلين عليه وعلى آله وصحبه أفضل الصلاة والتسليم.

---

[1]- السيّد حسين جمل الليل بن صالح بن سالم، الشافعي المكّي الخطيب، الإمام بالمسجد الحرام، ولد بـ"مكّة المشرّفة" ونشأ بها، وأخذ العلم عن أفاضل أهلها، ولبث فيه إلى أن ت ١٣٠٥هـ بمكّة، ودفن في المعلى عليه رحمة المولى. (المختصر من كتاب "نشر النور والزهر" لشيخ الخطباء بالحرم المكي عبد الله بن أحمد مرداد، صـ١٧٧، ملتقطاً).

[2]- الفاضل عبد العلي بن عبد الرحمن بن محمد سعيد الأفغاني الرامفوري أحد العلماء الحنفية، ولد بـ"رامفور" سنة ثلاث ومئتين وألف، ونشأ بها وسافر للعلم إلى بلدة "بريلي" وقرأ أكثر الكتب الدرسية على الشيخ مجد الدين الحسيني الشاهجهانفوري، ثم رجع إلى "رامفور"، (ت١٢٧٨هـ). ("نزهة الخواطر"، ر: ٤٩٣، ٣١١/٧، ملتقطاً).

تلامذة الإمام وخلفائه

قد رتّب ملك العلماء الشيخ ظفر الدين البِهاري[1] –صاحب "الجامع الرضوي"، -صحيح البِهاري-[2] تلميذ الإمام أحمد رضا وخليفته- فهرس تلامذة الإمام، وذلك لم يقتصر على الطلاّب فحسب، بل العلماء أيضاً الذين استفادوا من الإمام، كما الشيخ أحمد الدهان المكّي استفاد في علم الجفر، والشيخ عبد الرحمن الأفندي الشامي، وأتى الشيخ السيّد حسين ابن السيّد عبد القادر الطرابلسي المدني بلدةَ الإمام "بريلي" وأقام بها أربعة عشر شهراً فتلقّى علم الجفر وعلم الأوقاف وعلم التكسير، وصنّف له الإمام رسالة "أطائب الإكسير في علم التكسير" باللغة العربيّة.

---

[1]– محمّد ظفر الدين القادري ابن الملك المنشي محمّد عبد الرزاق بن كرامة علي، ولد ١٤ محرم الحرام ١٣٠٣ﻫ في موضع رسول فور ميجره، "بتنة"، "عظيم آباد" بأحد أقاليم الهند "البهار". أخذ العلوم إلى متوسّطات عن الشيخ المولانا بدر الدين أشرف، وبعده أخذ العلوم عن شيخ المحدّثين السيّد المولانا وصي أحمد المحدّث السورتي –قدّس سره– إلى ١٣١٧ﻫ، وأخذ الطريقة القادرية عن أعلى الحضرة إمام أهل السنّة، مجدد الدين والملّة المولانا الشيخ أحمد رضا خان القادري البركاتي البريلوي، وقرأ عليه "صحيح البخاري" و"صحيح مسلم" من أوّلها إلى آخرها، (ت١٣٨٢ﻫ) بـ"بتنة".

له مصنفات كثيرة، منها: "زفر الدين الجيّد"، و"الحسام المسلول على منكر علم الرسول"، و"جواهر البيان في ترجمة الخيرات الحسان"، و"الأكسير في علم التفسير"، و"حياة أعلى الحضرة"، و"الجامع الرضوي" المعروف بـ"صحيح البهاري" في سبعة أجزاء. (المجلّة السنويّة "معارف رضا"، ١٤١٠ﻫ بإشراف الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا بكراتشي، العدد الممتاز باسم "ملك العلماء مولانا ظفر الدين البهاري" قدّس سرّه، صـ٢٢٧–٢٣٣، ملتقطاً).

[2]– "الجامع الرضوي" (صحيح البِهاري): للشيخ ظفر الدين البهاري، وقد سمّى هذه المجموعة بـ"صحيح البهاري" جمع فيها الأحاديث الموافقة للمذهب الحنفي.

("من عقائد أهل السنة" للشيخ عبد الحكيم شرف القادري، صـ٢٨).

والآن نذكر بعض أسماء الذين استفادوا من الإمام من العرب ثمّ العجم.

من علماء العرب

١- محدّث المغرب الشيخ السيّد محمّد عبد الحيّ ابن الشيخ الكبير السيّد عبد الكبير الكتّاني الحسني الإدريسي الفاسي[1].

٢- مفتي الحنفيّة بمكّة المحمية الشيخ صالح كمال المكّي[2].

3- محافظ كتب الحرم العلاّمة الجليل السيّد إسماعيل بن خليل المكّي[3].

٤- الشيخ عبد القادر الكردي المكّي.

٥- الشيخ السيّد عبد الله بن صدقة زيني دحلان ابن أخي الإمام الشهير سيّدنا أحمد بن زيني دحلان المكّي.

٦- الشيخ السيّد محمد بن عثمان دحلان المكّي.

٧- الشيخ أسعد الدهان المكّي.

٨- الشيخ أحمد الدهان المكّي.

---

[1]- عبد الحي ابن عبد الكبير الكتّاني الحسني الإدريسي الفاسي صاحب "فهرس الفهارس": ولد سنة 1303هـ، كان محدّثاً عظيماً، ومؤرخاً كبيراً، وصاحب التصانيف الكثيرة، كان كثير السفر إلى بلاد العالم، أخذ عن الإمام أحمد رضا خان، والشيخ يوسف إسماعيل النبهاني، والشيخ محمد أبو الخير عابدين، ومؤرخ مكة الشيخ أحمد الحضراوي الشافعي، والشيخ عبد الحق الإله آبادي وغيرهم من العلماء الكثر، وأخذ عنه الكثيرون أيضاً، منهم: الإمام زاهد الكوثري، والعلاّمة الشيخ السيّد علوي المالكي، والشيخ عبد الفتاح أبو غدّة، توفي -رحمه الله تعالى- عام 1382هـ. ("الدليل المثير إلى فلك أسانيد الاتّصال بالحبيب البشير صلى الله عليه وآله وسلّم" للعلاّمة الحبيب أبي بكر بن أحمد الحبشي المكي، صـ148-175).

[2]- سيأتي ترجمته، صـ٧١.

[3]- سيأتي ترجمته، صـ٧٧.

٩- الشيخ عبد الرحمن الأفندي الشامي.

١٠- الشيخ السيّد حسين ابن السيّد عبد القادر الطرابلسي المدني.

١١- الشيخ السيّد أبو حسين محمّد المرزوقي[1].

١٢- الشيخ السيّد بكر رفيع المكّي.

١٣- الشيخ السيّد مأمون البرّي المدني.

١٤- الشيخ السيّد محمّد سعيد ابن شيخ الدلائل العلاّمة الشهير السيّد محمد المغربي.

١٥- محدّث الحرم الشيخ عمر حمدان المحرسي المدني.

١٦- الشيخ محمد عابد ابن العلاّمة الشيخ حسين المكّي.

١٧- الشيخ علي ابن العلاّمة الشيخ حسين المكّي.

١٨- الشيخ محمد جمال ابن الشيخ محمد أمير ابن الشيخ حسين المكّي.

١٩- الشيخ عبد الله مرداد ابن العلاّمة الشيخ أحمد أبي الخير مرداد[2].

٢٠- الشيخ حسن العجيمي المكّي ابن القاضي الشيخ عبد الرحمن، من أولاد العَلم الشهير العلاّمة الكبير الشيخ حسين بن علي العجيمي المكّي.

٢١- الشيخ السيّد سالم بن عَيدروس البار العلوي الحضرمي.

٢٢- الشيخ السيّد علوي بن حسين الكاف الحضرمي.

٢٣- السيّد أبو بكر بن سالم البار العلوي الحضرمي.

٢٤- الشيخ محمد يوسف الأفغاني مدرّس بالمدرسة الصولتية، (التي أسّسها الشيخ رحمة الله الكيرانوي الهندي).

٢٥- الشيخ السيّد محمد عمر ابن السيّد الجليل أبي بكر الرشيدي المكي.

---

[١]- سيأتي ترجمته، صـ٧٩.

[٢]- سيأتي ترجمته، صـ٦٩.

العلماء من بلاد العجم

١- حجّة الإسلام محمد حامد رضا خان النجل الأكبر للإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري[1].

٢- المفتي الأعظم في "الهند" الشيخ مصطفى رضا خان النجل الأصغر للإمام[2].

٣- الشيخ حسن رضا خان شقيق الإمام أحمد رضا، المتوسّط[3].

---

[1] - حجّة الإسلام محمد حامد رضا ابن الشيخ الإمام أحمد رضا البريلوي -قدّس سرّهما العزيز- ولد غرة ربيع الأوّل ١٢٩٢ﻫ بمدينة بريلي، وأخذ جميع العلوم والفنون عن والده الكريم، وأسند الفقه الحنفي عن الشيخ العلاّمة خليل الخربوطي، وأخذ الطريقة القادرية عن نور العارفين الشيخ أبي الحسين أحمد النوري نوّر الله مرقده.

وله مصنّفات منها: "الصارم الربّاني على أسراف القادياني"، و"سدّ الفرار"، و"سلامة الله لأهل السنّة من سبيل العناد والفتنة"، وحاشية على "مُلاّ جلال"، وغيرها، (ت١٣٦٢ﻫ).

(مقدمة "الفتاوى الحامدية"، للمترجم له، صـ٤٨- ٧٩، ملتقطاً).

[2] - مرجع العلماء والفقهاء، السيّد الشيخ المفتي الأعظم في الهند، العلاّمة محمد مصطفى رضا خان - نوّر الله مرقده- ولد ٢٢ ذي الحجّة ١٣١٠ﻫ في يوم الجمعة ببريلي، وأخذ الطريقة القادرية عن الشيخ السيّد أبي الحسين أحمد النوري -قدّس سرّه-، وأخذ جميع العلوم والفنون عن والده الكريم السيّد الإمام أحمد رضا البريلوي -قدّس سرّه-، وعن شقيقه الأكبر حجّة الإسلام الشيخ العلاّمة السيّد محمد حامد رضا خان -عليه الرحمة والرضوان-، وغيرهما من العلماء، (ت١٤٠٢ﻫ).

وله مصنّفات، منها: "المكرّمة النبويّة في الفتاوى المصطفويّة"، و"الموت الأحمر"، و"وقعات السنان" وغيرها من الكتب.

(التعريف بالمصنّف من "المكرّمة النبويّة في الفتاوى المصطفويّة"، صـ٢-٣٠، ملتقطاً وتعريباً).

[3] - أستاذ الزمن الشيخ المولانا حسن رضا خان شقيق الفاضل البريلوي، أخذ تعليم الابتدائية عن والده الكريم المولانا نقي علي خان وأخيه الشيخ الإمام البريلوي، ثم حصل على الكمال في الشعر عن فصيح الملك داغ الدهلوي في "رام فور"، (ت١٣٢٦ﻫ)، له مصنّفات، منها: =

٤- الشيخ محمد رضا خان شقيق الإمام، الأصغر.

٥- قاضي القضاة في "الهند" الشيخ محمد أمجد علي الأعظمي[1].

٦- الشيخ المحدّث أحمد أشرف الكجوجوي الهندي.

٧- المحدّث الأعظم في "الهند" الشيخ السيّد محمد الكجوجوي.

٨- مبلّغ الإسلام الشاه عبد العليم الصديقي الميرتي.

٩- برهان الملّة والدين الشيخ برهان الحقّ الجَبَل فوري.

١٠- ملك العلماء الشيخ ظفر الدين، البِهار (صاحب "صحيح البهاري").

١١- الشيخ نواب سلطان أحمد خان من مدينة "بريلي".

١٢- الشيخ أحمد من "بريلي".

١٣- الشيخ الحافظ يقين الدين من "بريلي".

١٤- الشيخ الحافظ السيّد عبد الكريم من "بريلي".

= ديوان في مدح الرسول صلّى الله تعالى عليه وسلم المسمّى بـ"ذوق نعت"، و"الدين الحسن"، "انتخاب الشهادة". (مقدمة "ذوق نعت"، للشيخ حسن رضا خان، صـ٣-٥، ملتقطاً).

[1]- صدر الشريعة، بدر الطريقة، قاضي القضاة في الهند، الشيخ الإمام الفقيه الحكيم المفتي أمجد علي الأعظمي القادري الرضوي -رحمه الله تعالى-، ولد بـ"كهوسي" بمحافظة أعظم جره الهند سنة ١٣٠٠هـ، وكان له مهارة تامّة في العلوم الإسلامية، لكن له اليد الطولى في الفقه الإسلامي، وهو كان من خلفاء المجدّد الإمام أحمد رضا خان، وبتبحّره في الفقه الإسلامي لقّبه الإمام أحمد رضا خان بـ"صدر الشريعة"، (ت ١٣٦٧هـ).

له مصنّفات كثيرة، منها: "ربيع الشريعة" المسمّى بالأردوية "بَهارِ شريعت" لا نظير له في الكتب الفقهية؛ لأنّه كتاب جمع فيه أغلب الجزئيات المعتمدة في الفقه الحنفي، وله مجموعة الفتاوى المسماة بـ"الفتاوى الأمجدية"، وله حاشية على "شرح معاني الآثار"، و"التحقيق الكامل في حكم قنوت النوازل"، و"قامع الواهيات من جامع الجزئيات".

("سيرة صدر الشريعة"، لعطاء الرحمن القادري، ملتقطاً).

١٥- الشيخ السيّد منوّر حسين من "بريلي".

١٦- الشيخ السيّد نور أحمد من "بنغلاديش".

١٧- الشيخ واعظ الدين.

١٨- الشيخ السيّد عبد الرشيد العظيم آبادي.

١٩- الشيخ السيّد الشاه غلام محمد البهاري.

٢٠- الشيخ السيّد حكيم عزيز غوث من "بريلي".

٢١- الشيخ نواب مرزا من "بريلي".

٢٢- الشيخ السيّد سلطان الواعظين عبد الأحد بيلي بيتي الهندي.

وغيرهم من العلماء ذوي المكانة العالية والدعاة البارزين، ويزيد عدد خلفائه في الطريقة على مئة خليفة انتشروا في "الهند" و"الباكستان" وفي مشارق الأرض ومغاربها. رحمهم الله تعالى أجمعين ودامت بركاتهم وفيوضهم.

أهمّ مشاغله

قال الإمام نفسه في "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" في النسخة الثانية:

"أمّا فنوني التي أتي أنا بها ولها ورُزقت بحبّها شغفاً دونها، فأجد ثلاثة؛ ولنعمت الثلاثة، أوّل الكلّ وأولى الكلّ وأعلى الكلّ وأغلى الكلّ، حماية جانب سيّد المرسلين – صلوات الله تعالى وسلامه عليه وعليهم أجمعين– من إطالة لسان كلّ وهابيّ مهين، بكلام مهين، وهذا هو حسبي إن تقبّل ربي، هذا هو ظنّي برحمة ربي، وقد قال: ((أنا عند ظنّ عبدي بي))[1]، ثمّ نكاية بقيّة المبتدعين ممن يدّعي الدين، وما هو إلاّ من المفسدين، ثمّ

---

[1]- "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُواْ كَلَـٰمَ ٱللَّهِ﴾ [الفتح: ١٥]، ر: ٧٥٠٥، ٤/٥٧٤.

الإفتاء بقدر الطاقة على المذهب الحنفيّ المتين المبين، فهذه موئلي وعليها معولي، وما أبرد على صدري أن أكون لها وتكون لي، وحسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم الولي"[1].

عبقريّة الإمام في الفقه الإسلامي

لا ريب فيما أنّ الإمام أحمد رضا القادري كان عبقريّ الفقه الإسلامي، وأضاف فيه لا يقدرها إلاّ من طالع كتبه الجليلة، فإنّه قد قدّم للفقه الإسلامي بحوثه الثمينة الرائعة وتصانيفه العظيمة الفخيمة.

وقد ألّف الإمام ثلاثمئة كتاب تقريباً في الفقه، كلّها تدلّ على عبقريّته ولياقته، وغزارة علمه، وتكثّر معرفته، وسعة اطلاعه، ووفور عثوره على الفقه الإسلامي فمنها: "العطايا النبويّة في الفتاوى الرضويّة" هذه الفتاوى العظيمة تحتوي على ثلاثة وثلاثين مجلّداً كبيراً تقريباً، ولا شكّ أنّها موسوعة الفقه الإسلامي ودائرة العلوم والمعارف. عندما يطالعها العلماء يتعجّبون ويتحيّرون من بصيرة الإمام الفقيه، ودقّة نظره وبحثه العجيب وتحقيقه المدهش، وقد شغف كثير من علماء العالَم بلياقته وعبقريّته في الفقه الإسلامي، كما قال محافظ كتب الحرم الشيخ إسماعيل بن خليل المكّي متأثّراً بعدة أوراق "الفتاوى الرضويّة":

"والله! أقول، والحقّ أقول: إنّه لو رأها أبو حنيفة النعمان –رحمه الله تعالى– لأقرّت عينه، ولجعل مؤلّفها من جملة الأصحاب"[2].

ومنها: "جدّ الممتار" على "ردّ المحتار" بخمس مجلّدات، هذا الكتاب من مآثره التاريخيّة العظيمة، ومن درر الفقه الغالية يفتخر بها الفقه الإسلامي، وحقّ له الافتخار بهذا؛ فإنّه لم يظهر كتاب إلى الآن على "ردّ المحتار" مثل هذا الكتاب، ولا شكّ أنّ هذا كتاب جليل ومعجب عظيم يوضّح "ردّ المحتار" الشهير بـ"حاشية ابن عابدين" توضيحاً

---

[1]– "الإجازت المتينة لعلماء بكّة والمدينة" للإمام أحمد رضا، النسخة الثانية، صـ٥٧.

[2]– المرجع السابق، كتاب العلاّمة الجليل السيّد إسماعيل خليل محافظ كتب الحرم المكي، صـ٣٢.

جميلاً، ويكشف عن عباراته العويصة، ويحلّ مواضعه المغلقة، ويتدفّق بالبحوث الوجيزة النادرة والتحقيقات العجيبة الأنيقة، أحياناً يقدّم بحوثاً معجبة وأخرى ينقّد "ردّ المحتار" نقداً عادلاً، ويعرض المسائل الخلافية فيوفّق بينها، كأنّه لم يكن خلاف، ويأتي مواضع تردّد فيها الترجيح والتصحيح، فيرجّح بعضها بالنصوص الصريحة والدلائل القويّة، كأنّه لم يكن لغير ذلك حقّ ترجيح وتصحيح، ويلمع من خلال البحوث توقد ذهن المصنّف وبريق فكره وتبحّر علمه وسعة اطّلاعه على المسائل الفقهيّة، كأنّها نصب عينيه وتتبيّن قوّة التمييز الترجيح واستخراج الصحيح من بين الأقول المختلفة وإيضاح المسألة بالدلائل القويّة الجليّة، فلهذا كلّما جرى قلمه السبّاق في ميدان البحث والتحقيق لم يكد يقف على شيء حتّى أتى بما له وما عليه.

زيارة الحرمين الشريفين

حجّ الإمام أوّل مرّة عام ١٢٩٠هـ مع والده الكريم فلمّا رآه في المطاف إمام الشافعيّة في المسجد الحرام الشيخ حسين بن صالح جمل الليل فابتدر بإبداء شعوره قائلاً: "والله! إنّي لأرى نور الله من هذا الجبين". فطلب منه أن ينقل رسالته في أمور الحجّ "الجوهرة المضيئة" إلى اللغة الأردويّة فنقلها الإمام أحمد رضا، وعلّق عليها.

وفي هذه الزيارة تلقّى الإمام من الشيخ أحمد بن زيني دحلان المكّي والشيخ عبد الرحمن سراج المكّي مفتي الحنفيّة.

وأيضاً حجّ ثانيةً عام ١٣٢٣هـ فأعظمه علماء الحرمين الشرفين وأكرمه واستجازوا منه في الحديث والفقه والعلوم والفنون.

واستفتاه بعضهم حول مسائل ذات أهمّيّة فأجاب عنها، ومنها مسألة علم المغيبات للنبيّ المصطفى -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- ومسألة الأوراق النقديّة، فألّف الإمام في هاتين المسألتين رسالتين، أوّلهما: "الدولة المكّيّة بالمادّة الغيبيّة" وثانيهما: "كفل

الفقيه الفاهم في أحكام قرطاس الدراهم"، ألّفهما الإمام بدون المراجعة إلى الكتب في "مكّة المكرّمة".

مؤلفات الإمام

وتصانيف الإمام أحمد رضا كلّها عظيمة الجدوى، كثيرة المنافع، جمّة الفوائد، غزيرة المعارف، غاية القيم، ممتلئة بالبحوث المفيدة، ذافرة التحقيقات العجيبة، متدفّقة المواد النادرة، حاوية المسائل الجديدة، الدالّة على علمه العظيم وعقله الكبير ومقتدرته الهائلة ومواهبه الكبرى، ولم يختر الإمام موضوعاً إلاّ أنهاه إلى حدّ لم يدع مجالاً لمزيد التحرير، كما سيأتي من الشيخ عبد الله بن محمّد صدقة بن زيني دحلان الجيلانيّ المكّي.

وأحببنا أن نذكر بعض كتب الإمام التي ألّفها بالعربيّة أصلاً:

١- "أجلى الإعلام أنّ الفتوى مطلقاً على قول الإمام".

٢- "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة".

٣- "شمائم العنبر في أدب النداء أمام المنبر".

٤- "كفل الفقيه الفاهم في أحكام قرطاس الدراهم".

٥- "الكشف شافيا حكم فونوجرافيا".

٦- "أزهار الأنوار من صبا صلاة الأسرار" (الصلاة الغوثية).

٧- "صيقل الرين عن أحكام مجاورة الحرمين".

٨- "هادي الأضحيّة بالشاة الهنديّة".

٩- "الصافية الموحية لحكم جلود الأضحيّة".

١٠- "الدولة المكّيّة بالمادّة الغيبية".

١١- "الفيوضات الملكّيّة لمحبّ الدولة المكّيّة".

١٢- "إنباء الحي أنّ كلامه المصون تبيان لكلّ شيء".

١٣- "حسّام الحرمين على منحر الكفر والمين".

١٤- "فتاوى الحرمين برجَف ندوة المين".

١٥- "المعتمد المستند على المعتقد المنتقد".

١٦- "جدّ الممتار على ردّ المحتار" (خمس مجلّدات).

١٧- "الظفر لقول زفر".

١٨- "الزلال الأنقى من بحر سبقة الأتقى".

والآن نذكر لسادتنا القرّاء أسماء الكتب المنقولة إلى العربيّة، وإن لم تجد فيها النشر الفنّي للإمام ولكن تستفيد كثيراً من أفكاره وإعلامه المهمّ.

١- "تمهيد الإيمان بآيات القرآن".

٢- "الفضل الموهبي في معنى إذا صحّ الحديث فهو مذهبي".

٣- "الزمزمة القمريّة في الذبّ عن الخمريّة ("القصيدة الخمريّة" لسيّدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله تعالى عنه).

٤- "إقامة القيامة على طاعن القيام لنبيّ تهامة".

٥- "الزبدة الزكيّة لتحريم سجود التحيّة".

٦- "إعلام الأعلام بأنّ هندوستان دار الإسلام".

٧- "المبين ختم النبيين".

٨- "صِلات الصفا في نور المصطفى".

٩- "طرد الأفاعي عن حمى هاد رفع الرفاعي".

١٠- "الوظيفة الكريمة".

١١- "حقّة المرجان لمهمّ حكم الدُخان".

١٢- "قهر الديان على مرتد بقاديان".

١٣- "محمّد خاتم النبيّين".

١٤- "السوء والعقاب على المسيح الكذّاب".

١٥- "الجراز الدياني على المرتد القادياني".

١٦- "إزاحة العيب بسيف الغيب".

١٧- "أعالي الإفادة في تعزية الهند وبيان الشهادة".

١٨- "كاسر السفيه الواهم في إبدال قرطاس الدراهم".

بعض حواشي الإمام على الكتب المتداولة

١- حاشية "فواتح الرحموت شرح مسلّم الثبوت".

٢- حاشية "الحموي شرح الأشباه والنظائر".

٣- حاشية "ميزان الشريعة الكبرى".

٤- حاشية "كتاب الخَراج".

٥- حاشية "معين الحكاّم".

٦- حاشية "الهداية".

٧- حاشية "فتح القدير".

٨- حاشية "بدائع الصنائع".

٩- حاشية "الجوهرة النيّرة".

١٠- حاشية "مراقي الفلاح".

١١- حاشية "البحر الرائق".

١٢- حاشية "حاشية الطحطاوي على الدرّ المختار".

١٣- حاشية "الفتاوى الهندية".

١٤- حاشية "خلاصة الفتاوى".

١٥- حاشية "الفتاوى السراجية".

١٦- حاشية "جواهر الأخلاطي".

١٧- حاشية "مجمع الأنهر".

١٨- حاشية "جامع الفصولَين".

١٩- حاشية "جامع الرموز".

٢٠- حاشية "تبيين الحقائق".

٢١- حاشية "رسائل الأركان".

٢٢- حاشية "غنية المتملّي".

٢٣- حاشية " كتاب الأنوار".

٢٤- حاشية "رسائل العلاّمة ابن عابدين الشامي".

٢٥- حاشية "فتح المعين".

٢٦- حاشية "الإعلام بقواطع الإسلام".

٢٧- حاشية "شفاء السقام".

٢٨- حاشية "الفتاوى الخانية".

٢٩- حاشية "الفتاوى الخيرية".

٣٠- حاشية "العقود الدريّة".

٣١- حاشية "الفتاوى الحديثية".

٣٢- حاشية "الفتاوى الزينية".

٣٣- حاشية "الفتاوى الغياثية".

٣٤- حاشية "الجامع الصغير".

٣٥- حاشية "الفتاوى العزيزية" (بالفارسية).

بعض رسائل الإمام باللغة الأردويّة

١- "النهي الأكيد عن الصلاة وراء عدي التقليد".

٢- "النيرّة الوضيّة" شرح "الجوهرة المضيئة".

٣- "الطُرّة الرضيّة" على "النيرة الوضيّة".

٤- "السنيّة الأنيقة في فتاوى أفريقة".

٥- "أحكام شريعت" (ثلاثة أجزاء).

٦- "رعاية المذهبين في الدعاء بين الخطبتين".

٧- "سرور العيد في حل الدعاء بعد صلاة العيد".

٨- "تجلّي المشكاة لإنارة أسئلة الزكاة".

٩- "وصاف الرجيح في بسملة التراويح".

هذه المصنّفات كلّها تشهد بأنّه عبقريّ الفقه الإسلامي، بل هو إمام فيه، ولنذكر بعض مميّزات مؤلفاته وفتاواه:

بالإيجاز

١- البلوغ إلى نهاية البحث والتحقيق.

٢- تظافر الدلائل والبراهين وتعاضدها.

٣- تنقيح المسائل الكثيرة الغير المنقحّة من الحديثة والقديمة.

٤- الإكثار من المراجع والمصادر حتّى يزداد عدد المصادر على المئتين في مسألة واحدة.

٥- التوفيق بين الدلائل ودفع التعارض بين الأقوال المتعارضة.

٦- وضع رسوم الإفتاء (وقد صنّف فيها عدة رسائل).

٧- ندرة الاستنباط والاستخراج من الجزئيّات والكلّيّات.

٨- التنبيه على مسامحات الفقهاء الكبار، ويعلم ذلك بمراجعة فتاواه و"جدّ الممتار" و"كفل الفقية" وغيرها.

٩- استنباط الأحكام من الكتاب والسنّة وتقديم دلائلها.

١٠- استخراج المسائل الحديثة من الأصلَين وعبارات الفقهاء.

١١- تقوية المذهب الحنفيّ بأسلوب جديد.

١٢- التعريف بماهية الأشياء وحقائقها ليتّضح الحكم الشرعي اتّضاحاً كلّياً.

١٣- الإكثار من صور الجزئيّات إلى حدّ لم يبلغها فقيه.

أولاد الإمام

كان للإمام ولدان أحدهما الأكبر: حجّة الإسلام الشيخ المفتي حامد رضا خان القادريّ المتوفّى عام ١٣٦٢ه، وثانيها الأصغر: المفتي الأعظم في "الهند" الشيخ مصطفى رضا خان القادري المتوفّى عام ١٤٠٢ه، كان لهما منزلة عالية في العلوم والفنون والإفتاء والسلوك والإرشاد، رحمهما الله تعالى وإيّانا بهما.

الدكتوراه في شخصية الإمام

حصل كثير من الباحثين على الدكتوراه على البحوث عن شخصية الإمام أحمد رضا خان في جامعات العالم، وكثير منهم الآن في مراحل تكميل البحوث، وها أنا أذكر بعض التفصيل عنهم:

١. عنوان البحث: فقيه الإسلام
اسم الباحث: الدكتور حسن رضا خان
اسم الجامعة: جامعة بتنة بـ"الهند"

عام البحث: ١٩٧٩م.

٢. عنوان البحث: Devotional Islam & Politics in British India, Ahmad Raza Khan berielvi and His Movement. 1870-1920.

اسم الباحث: الدكتور أوشاسانيال

اسم الجامعة: جامعة كولمبيا، "نيويورك"

عام البحث: ١٩٩٠م

٣. عنوان البحث: الإمام أحمد رضا خان، حياته وخدماته

اسم الباحث: الدكتور طيّب علي رضا

اسم الجامعة: جامعة هندو، "بنارس" بـ"الهند"

عام البحث: ١٩٩٣م

٤. عنوان البحث: "كنز الإيمان" وتراجم القرآن بالأردويّة المعروفة، التقابل فيما بينهما

اسم الباحث: الدكتور مجيد الله القادري

اسم الجامعة: جامعة الكراتشي، بـ"الباكستان"

عام البحث: ١٩٩٣م

٥. عنوان البحث: الإمام أحمد رضا خان البريلوي، أحواله وأفكاره وخدماته الإصلاحيّة

اسم الباحث: الدكتور الحافظ عبد الباريّ الصدّيقي
اسم الجامعة: جامعة السند "جامشورو"، بـ "الباكستان"
عام البحث: ١٩٩٣م

٦. عنوان البحث: مدح الرسول بالأردويّة والفاضل البريلوي
اسم الباحث: الدكتور عبد النعيم العزيزي
اسم الجامعة: جامعة روهيل كند، بـ"بريلي" "الهند"
عام البحث: ١٩٩٤م

٧. عنوان البحث: الشعر في مدح الرسول –صلّى الله تعالى عليه وسلّم– لمولانا أحمد رضا خان
اسم الباحث: الدكتور سراج أحمد البستوي
اسم الجامعة: جامعة كانفور، بـ"الهند"
عام البحث: ١٩٩٧م

٨. عنوان البحث: الخدمات الفقهيّة لمولانا أحمد رضا خان
اسم الباحث: الدكتور أنور خان
اسم الجامعة: جامعة السند بـ"جامشورو"، "الباكستان"
عام البحث: ١٩٩٨م

٩. عنوان البحث: تصوّر حبّ المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم عند الإمام أحمد رضا

اسم الباحث: الدكتور غلام مصطفى نجم القادري

اسم الجامعة: جامعة مَيسور بـ"الهند"

عام البحث: ٢٠٠٣م

١٠. عنوان البحث: أحوال الإمام أحمد رضا وخدماته الأدبيّة

اسم الباحث: الدكتورة آنسة آربي المظهري

اسم الجامعة: جامعة السند، بـ"الباكستان"

عام البحث: ١٩٨١م

١١. عنوان البحث: لغة الإمام أحمد رضا بالعربيّة وخدماته الأدبيّة

اسم الباحث: الدكتور محمود حسين البريلوي

اسم الجامعة: جامعة المسلم بـ"علي جره"، "الهند"

عام البحث: ١٩٩٠م

١٢. عنوان البحث: الإمام أحمد رضا خان البريلوي، الحنفي وخدماته العلميّة والأدبيّة

اسم الباحث: الدكتور الحافظ محمد أكرم

اسم الجامعة: الجامعة الإسلامية بهاولفور، "الباكستان"

عام البحث: ١٩٩٠م

١٣. عنوان البحث: الإمام أحمد رضا خان وأثره في الفقه الحنفي (رسالة ماجستير)

اسم الباحث: السيّد مشتاق أحمد الشاه الأزهري
اسم الجامعة: جامعة الأزهر الشريف
عام البحث: ١٩٩٧م

١٤. عنوان البحث: الشيخ أحمد رضا خان البريلويّ الهندي، شاعراً عربياً (رسالة ماجستير)
اسم الباحث: الدكتور ممتاز أحمد السديدي
اسم الجامعة: جامعة الأزهر الشريف
عام البحث: ١٩٩٩م

١٥. عنوان البحث: النثر الفنّي عند الشيخ أحمد رضا خان (رسالة ماجستير)
اسم الباحث: السيّد عتيق الرحمن الشاه
اسم الجامعة: الجامعة الإسلاميّة العالميّة، "إسلام آباد"
عام البحث: ٢٠٠٣م

وغير ذلك كثير من الباحثين الذين يكتبون عن الإمام ولكن لا نستطيع أن نذكر أسمائهم في مقالتنا هذه المختصرة.

المراكز البحوثية في شخصية الإمام

الحمد لله على إحسانه أنّه يوجد في يومنا هذا كثير من المراكز البحوثيّة عن شخصية الإمام، فمن يريد البحث عنه فليرجع إليها ويستفيد منها جدّاً ولنذكر أسماء بعض المراكز البحوثيّة:

١- **"المكتب العلمي"**: بكراتشي-الباكستان

جوّال: 92-3002048088

إيميل: aslamraza25@hotmail.com

٢- **الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا:**

٢٥ يابان مينشن، رضا (ريكل) جوك، صدر "كراتشي".

هاتف: ٩٢٢١-٧٧٢٥١٥٠/ الفاكس: ٩٢٢١-٧٧٣٢٣٦٩

إيميل: marifraza@hotmail.com

٣- **مؤسّسة رضا:**

الجامعة النظامية الرضوية، بـ"لاهور" "الباكستان".

هاتف: ٩٢٤٢-٧٦٦٥٧٧٢/٧٦٥٧٣١٤

٤- **المجمع الإسلامي:**

الجامعة الأشرفيّة، مباركفور، "أعظم جره"، يوبي، الهند.

إيميل: aljamiatulashrafia@redifmail.com

٥- **رضا أكادمي:**

٢٦/كامبيكر إستريت "بمبائي"، الهند.

٦- **مركز أهل السنّة بركات رضا:**

شارع إمام أحمد رضا، فور بَنْدَر "غجرات"، الهند.

اعتراف علماء العالَم بتفقّه الإمام وتجديده

قد طار صيت علمه وفضله في كثير من أقطار آسيا والعرب وأفريقيّة، وتأثّر به عدد كبير من علماء العالَم تأثّراً غير قليل وأعجبوا به إعجاباً كبيراً وأشادوا بتفقّهه وإمامته وتجديده، فنقدّم بعض انفعالاتهم وكلماتهم المنوّهة بهذا الإمام العظيم.

١- يقول الدكتور إقبال الشاعر الشهير:

"لم يظهر فقيه طبّاع ذكيّ مثله (أي: الإمام أحمد رضا البريلوي) في عهد "الهند" الأخير، وليس رأيي هذا إلاّ بعد ما طالعت فتاواه، وتشهد فتاواه بذكائه وفطانته وجودة طبيعته وكمال تفقّهه وتبحّره العلميّ في العلوم الدينيّة شهادةً عادلةً، وعند ما يقيم مولانا أحمد رضا الفاضل البريلويّ رأياً يقوم عليه بالقوّة، ولا شكّ أنّه لا يُظهر رأيه إلاّ بعد تفكيره العميق وخوضه الطويل؛ لأجل ذلك لا يحتاج إلى الرجوع والتبديل في فتاواه وقضائه الشرعي، ولم يرجع الإمام عن أيّ مسألة وفتوى طول حياته، ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم".

٢- ويكتب الطبيب عبد الحي

الأمين العام سابقاً لندوة العلماء لكنئو (والد أبي الحسن علي الندوي الأمين العام لندوة العلماء) في "نزهة الخواطر":

"يندر نظيره في عصره في الاطّلاع على الفقه الحنفي وجزئيّاته، يشهد بذلك مجموع فتاواه وكتابه "كفل الفقيه الفاهم في أحكام قرطاس الدارهم" الذي ألّفه في مكّة سنة ثلاث وعشرين وثلاث مئة وألف"[1].

وقد كان الإمام الفاضل البريلوي تشرّف بزيارة الحرمين الشريفين مرّتين، مرّة أوان شبابه مع والده الجليل مولانا نقي علي -رحمه الله تعالى- سنة ١٢٩٥ﻫ الموافقة ١٨٧٨م، وأخرى عام ١٣٢٣ﻫ الموافقة ١٩٠٥م.

وقد لقي الإمام في سفره حفاوة بالغة وترحيبات حارّة ونال تقديراً وتوقيراً من علماء الحرمين الكريمين لا يقدره أحد إلاّ من يطالع كتبه "الدولة المكية" (١٣٢٣ﻫ/ ١٩٠٦م) وغيرها من الكتب.

وقد صنّف الإمام خلال إقامته بالحرمين الكريمين كتباً قيمة هامّة ثمينة مجديّة كما يحرّر عبد الحيّ المذكور:

"وسافر (الإمام) أحمد رضا البريلوي (إلى الحرمين الشريفين عدة مرّات)، وذاكر علماء الحجاز في بعض المسائل الفقهيّة والكلاميّة، وألّف بعض الرسائل أثناء إقامته بالحرمين، وأجاب عن بعض المسائل التي عرضت على علماء الحرمين، وأعجبوا بغزارة علمه وسعة اطّلاعه على المتون الفقهيّة والمسائل الخلافيّة وسرعة تحريره وذكائه"[2].

٣- ويصوّر حضرة الشيخ مولانا محمّد كريم الله المهاجر

صورة الإكرام والتوقير الذي ناله من علماء "المدينة المنوّرة":

"إنّي مقيم بالمدينة الأمينة منذ سنين ويأتيها من الهند ألوف من العالمين فيهم علماء وصلحاء وأتقياء، رأيتهم يدورون في سكك البلد لا يلتفت إليهم من أهلها أحد،

1- "نزهة الخواطر"، ر: ٣٢، المفتي أحمد رضا خان البريلوي، ٥٢/٨.

2- المرجع السابق، ٤٩،٥٠، ملتقطاً.

وأرى العلماء الكبار العظماء إليك مهرعين، وبلإجلالك مسرعين، ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم"[1].

وكان أرسل بعض أوراق "الفتاوى الرضوية" إلى الشيخ إسماعيل خليل محافظ كتب الحرم، فحرّر انطباعاته في رسالة رقمت في ١٦ من شهر ذي الحجّة ١٣٢٥هـ- ١٩٠٧م:

"تفضّل علينا سيّدنا بعدة أوراق من فتاواه من أنموذجة نرجوا الله -عزّ وجلّ شأنه- أن يسهل ويقارب بكم الأوقات لإتمامها في أقرب حين، فإنّها حرّيّة بأن يعتني بها -جعلها الله تعالى لكم ذخراً ليوم المعاد-، والله! أقول، والحقّ أقول: إنّه لو رأها أبو حنيفة النعمان لأقّرت عينه ولجعل مؤلّفها من جملة الأصحاب"[2].

٤- ورقم الشيخ إسماعيل خليل حافظ كتب الحرم المكّي:

"شيخنا العلاّمة المجدّد، شيخ الأساتذة على الإطلاق، المولوي الشيخ أحمد رضا... إلخ"[3].

٥- وسطر الشيخ محمّد سعيد بابصيل[4]مفتيّ الشافعيّة

وشيخ العلماء بمكّة المحميّة، بعد ما قرّظ كتاب الإمام أحمد رضا:

"هذا ما تيسّر لي من نصرة هذا الإمام الكامل" [5].

٦- وحرّر الشيخ عبد الله بن عبد الرحمن سراج مفتيّ الحنفيّة بـ"مكّة المحميّة":

---

[1]-"الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة"، مقدّمة، صـ٣٠.

[2]- المرجع السابق، كتاب العلاّمة الجليل السيّد إسماعيل خليل محافظ كتب الحرم، صـ٣٢.

[3]- "الدولة المكية"، تقريظ الشيخ إسماعيل بن خليل، صـ١٣٨.

[4]- سيأتي ترجمته، صـ٦٨.

[5]- "الدولة المكية"، تقريظ الشيخ محمد سعيد بابصيل، صـ١٤٢.

"أمّا بعد: فله الحمد -جلّ وعلا- قد أوجد العلماء في الأعصار والأمصار، وجدّد بهم الدين، وأودع في قلوبهم من الأسرار والأنوار، ما أوزعت به نفوسهم تمام التبيين، وضمائرهم كمال التحقيق واليقين، وإنّ منهم العلاّمة الفهّامة الهمام والعمدة الدرّاكة، ألا! إنّه ملك العلماء الأعلام الذي حقّق لنا قول القائل الماهر: "كم ترك الأوّل للآخر"[1].

٧- وكتب الشيخ عبد الله بن محمد صدقة زيني دحلان الجيلاني المكّي:

"صاحب التصانيف الدالّة على وفرة اطّلاعه وغزارة مادّته وطول باعه، الإمام الذي ما ترك باباً مغلقاً إلاّ فتح صياصيه، ولا أمراً مشكلاً إلاّ أوضح مبانيه، جناب الأستاذ الفاضل والهمّام الكامل"[2].

٨- وحبّر السيّد حسين بن العلاّمة السيّد عبد القادر الطرابلسي:

"العلاّمة النحرير، والفهّامة الشهير، حامي الملّة المحمديّة الظاهرة، ومجدّد المئة الحاضرة، أستاذي وقدوتي مولانا الشيخ أحمد رضا"[3].

٩- وسجّل السيّد أحمد علي المهاجر في "المدينة المنورة":

"المحقّق المدّقق العلاّمة الفهّامة الفاضل الكامل ذو التصانيف الشهيرة، والتأليفات الكثيرة، مجدّد المئة الحاضرة، شيخنا وأستاذنا مولانا المولوي أحمد رضا... إلخ"[4].

١٠- ورقم الشيخ كريم الله المهاجر في "المدينة المنوّرة":

---

[1]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ عبد الله بن عبد الرحمن سراج، ص١٤٣.

[2]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ عبد الله بن محمد صدقة زيني دحلان، ص١٥١.

[3]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ حسين بن عبد القادر الطرابلسي، ص١٧٠.

[4]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ أحمد علي الهندي الرامفوري، ص١٧٩.

"الإمام الهمام المحقّق المدّقق سيّدي وملاذي مجدّد هذا الزمان، عبد المصطفى -فداه روحي وقلبي- مولانا محمد أحمد رضا خان، سلّمه الله الحنّان المنّان"[1].

١١- وقال العلاّمة موسى علي الشامي الأزهري الأحمدي:

"إمام الأئمّة، المجدّد لهذه الأمّة أمر دينها المؤيّد لنور قلوبها ويقينها الشيخ أحمد رضا... إلخ"[2].

١٢- وكتب الشيخ أحمد الخياري

خادم العلوم والطريقة بحرم سيّد الخليقة:

"وهو إمام المحدّثين وحسام رقاب الملحدين، وحيد الزمان وفريد الأوان مولانا الكامل السيّد أحمد رضا... إلخ"[3].

١٣- وخطّ العلاّمة يوسف إسماعيل النبهاني:

"الإمام العلاّمة الشيخ أحمد رضا... قرأته (أي: الدولة المكّيّة) من أوّله إلى آخره، فوجدته من أنفع الكتب الدينيّة وأصدقها لهجةً، وأقواها حجّةً، ولا يصدر مثله إلاّ عن إمام كبير علاّمة نحرير فرضي الله عن مؤلّفه وأرضاه... إلخ"[4].

١٤- وقال مولانا السيّد محمد عثمان القادري:

---

[1]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ محمد كريم الله المهاجر المدني، صـ٢٠١.

[2]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ موسى علي الشامي، صـ٢٠٤.

[3]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ أحمد الخياري، صـ٢٠٩.

[4]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ يوسف إسماعيل النبهاني، صـ٢١٢.

"فريد الدهر، ووحيد العصر، الفاضل الكامل، العالم العامل، قامع البدعة، ناصر السنّة، المحقّق المدّقق، الإمام الهمام لهذا الزمان مولانا الحاج سيّدي محمّد أحمد رضا... إلخ"[1].

١٥- وقال مولانا الشيخ عبد الرحمن الدهّان:

"زبدة الفضلاء الراسخين، علاّمة الزمان، واحد الدهر والأوان الذي شهد له علماء البلد الحرام بأنّه السيّد الفرد الإمام"[2].

١٦- وقال مولانا الشيخ عابد بن حسين:

"لما وفّق الله لإحياء دينه القويم في هذا القرن ذي الفتن والشرّ العميم، من أراد به خيراً من ورثة سيّد المرسلين، سيّد العلماء الأعلام، وفخر الفضلاء الكرام، وسعد الملّة والدين أحمد السير والعدل الرضا في كلّ وطر العالَم العامل ذو الإحسان، حضرة المولى أحمد رضا"[3].

١٧- وقال الشيخ ضياء الدين أحمد المهاجر المدني:

"إمام أهل السنّة، مجدّد الدين والملّة، وحيد العصر، فريد الدهر، الإمام الهمّام العلاّمة الشاه عبد المصطفى أحمد رضا -قُدّس سرّه-، كان مجدّد هذا القرن بالحقّ عماد الإسلام في الواقع ومحافظ السنّة كان سيّدنا "أعلى حضرة" عظيم البركة بطلاً جليلاً بأوصافه الدينيّة وخدماته العلميّة ومآثره التجديديّة العظيمة"[4].

---

[1]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ محمد عثمان القادري الحيدرآبادي، ص٢٣١.

[2]- "حسام الحرمين"، تقريظ الشيخ عبد الرحمن الدهّان، ص١١٨.

[3]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ عابد بن حسين المالكي، ص١٠٣.

[4]- "المقالة" في يوم رضا.

١٨- الشيخ محمد جمال بن محمد الأمير بن حسين المالكي:

"العالم العلاّمة المفرد، والسيّد الحبر الأمجد، شيخنا الشيخ أحمد رضا خان"[1].

١٩- الشيخ محمّد مختار عطّارد الجاوي:

"سلطان العلماء المحقّقين في هذا الزمان، وأنّ كلامه حقّ صراح، فكأنّه من معجزات نبيّنا -صلّى الله عليه وسلّم-، أظهره الله تعالى على يد هذا الإمام، وهو سيّدنا ومولانا، خاتمة المحقّقين وعمدة العلماء السنّيّين، سيّدي أحمد رضا خان متّعنا الله ببقائه وحماه من جميع من أراد به سوءًا، وحشره الله وإيّانا في زمرة النبيّين والصدّيقين"[2].

٢٠- الشيخ علي أحمد المحضار:

"فإنّي قد نظرت في هذه الرسالة نظر تأمّل وإمعان، فألفيتها في غاية من الحسن والتحقيق والإتقان، كيف لا...!؟ وهي جمع من أغاث الله به المسلمين في هذا الزمان، العلاّمة الكامل الشيخ الفاضل أحمد رضا خان"[3].

٢١- الشيخ عبد الحميد بن محمد العطّار:

"العلاّمة المدّقق، الدرّاكة المحقّق، المولى الهمّام، أحمد رضا خان، أحد مشاهير علماء الهند الأعلام"[1].

---

[1]- "الدولة المكية"، تقريظ الشيخ محمد جمال بن محمد الأمير بن حسين المالكي، صـ١٥٨.

[2]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ محمد مختار بن عطّارد الجاوي، صـ١٦٦.

[3]- المرجع السابق، تقريظ الشيخ علي بن أحمد المحضار، صـ١٨١.

٢٢– الشيخ السيّد يوسف عطاء البغدادي:

"مولانا الفاضل صاحب العرفان، سيّدي الشيخ أحمد رضا خان القادري"[2].

٢٣– الشيخ محمّد أمين سويد الدمشقي:

"العلاّمة الكبير، والفهامة الشهير، الألمعي المحقّق، اللوذعيّ المدقّق، الشيخ أحمد رضا خان...إلخ"[3].

٢٤– الشيخ محمّد الدمشقي:

"مرشد السالكين الملحوظ بعناية المعيد المبديّ العالم الفاضل الشيخ أحمد رضا خان الهنديّ البريلوي، أسكنه الله تعالى الجنّة بفضله وكرمه، آمين"[4].

كما أقرّ هؤلاء العلماء من العالَم الإسلاميّ بعبقريّته وإمامته وتجديده، اعترف جلّ علماء أهل السنّة في "الهند" و"الباكستان" عن عبقريّته وإمامته وتجديده.

ومن يريد الأكثر فليرجع إلى التقاريظ الجليلة في "الدولة المكّيّة" و"حسام الحرمين" و"الصوارم الهندية".

وفاة الإمام

---

[1] – المرجع السابق، تقريظ الشيخ عبد الحميد بن محمد العطار، صـ224.

[2] – المرجع السابق، تقريظ الشيخ السيّد يوسف عطاء البغدادي، صـ٢٣٠.

[3] – المرجع السابق، تقريظ الشيخ محمد أمين سويد الدمشقي، صـ٢٣٥.

[4] – المرجع السابق، تقريظ الشيخ محمد الدمشقي، صـ٢٣٩.

ارتحل هذا الإمام إلى رحمة الله في ٢٥ في صفر المظفّر ١٣٤٠هـ/١٩٢١م وقت صلاة الجمعة أوان قول المؤذّن: "حيّ على الفلاح" ببلدة "بريلي". لقد صدق من قال: "موت العالم موت العالَم" ولكن هذا المرتحل لم يكن عالماً فقط، بل كان عبقريّ الإسلام وإمام أهل السنّة والجماعة، فترك فراغاً لا يملأ، ويستمرّ الفراغ إلى الآن.

وكان الإمام المرتحل استخرج سنة وفاته قبل ارتحاله بخمسة أشهر في رمضان سنة ١٣٣٩هـ من هذه الآية: ﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِـَٔانِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ﴾ [الإنسان: ١٥] فجزاهم الله تعالى عنّا وعن جميع المسلمين.

آمين بجاه النبيّ الأمين وعلى آله وصحبه أفضل الصلاة وأكرم التسليم.

خادم العلم والعلماء

محمد أسلم رضا

عملنا في الكتاب

١- ضبط النص على نحو ليسهل قراءته على طلبة العلم، ويجنبه الزلل في فهم المراد، كما ضبطتُ الآيات القرآنية، والأحاديث النبويّة ليسهل قراءتها على الوجه الصحيح دون لحن فيها.

٢- تخريج النصوص لا سيّما الأحاديث النبويّة الشريفة من مصادرها الأصلية.

٣- مقابلة النص على النسخة الوحيدة المطبوعة من "بريلي" الهند، بإشراف تلميذ المؤلّف الفقيه الأعظم في الهند الشيخ أمجد علي الأعظمي -رحمهما الله تعالى- صاحب كتاب "بَهار شريعت" أي: ربيع الشريعة، ومحشي "شرح معاني الآثار".

٤- وكل ما أضفناه إلى النص الأصلي فهو في مثل هذين القوسين [ ].

٥- ترجمة الأعلام من مقريظي الكتاب وغيرهم من الأكابر -رحمهم الله تعالى- ليقف القارئ على جهدهم في خدمة الدين، ليكونوا قدوةً لهم فيحذو حذوَهم، وينسجوا على منوالهم.

6- ترجمة المؤلّف تفصيلاً ليقف القارئ على كثير من جهده في تحصيل العلم، وعلى عبقريته بين المعاصرين، واعترافهم به وبكونه مجدّداً في عصره.

7- ترتيب الفهارس الآتية:

فهرس الآيات القرآنية المباركة،

فهرس الأحاديث النبويّة الشريفة،

فهرس الأعلام المترجمة،

فهرس الكتب المترجمة،

فهرس المحتويات،

فهرس المصادر.

وما توفيقي إلاّ بالله ولا توكّلي إلاّ على الله، وصلى الله تعالى على سيّدنا ومولانا الحبيب الأعظم محمد رسول الله وعلى آله وصحبه ومن واله.

كتبه عبده المذنب

محمد أسلم رضا

حُسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
1324ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلّي على رسوله الكريم

سلامٌ منّا ورحمة الله وبركاته على سادتنا علماء البلد الأمين، وقادتنا كبراء بلد سيّد المرسلين -صلّى الله تعالى وسلّم وبارك عليه وعليهم أجمعين- وبعد،

فإنّ المعروض على جنابكم، بعد لثم أعتابكم، عرض محتاج فقير، مظلوم أسير، ذي قلب كسير، على عظماء كرماء، أسخياء رحماء، يدفع الله بهم البلاء والعنا، ويرزق بهم الهنا والغنا، أنّ السنّة في "الهند" غريبة، وظلمات الفتن والمحن مهيبة، قد استعلى الشرّ، واستولى الضرّ، وتفاقم الأمر، فالسنّي الصابر على دينه كالقابض على الجمر، فوجب على ذمّة همّة أمثالكم السادة القادة الكرام، إعانة الدين، وإهانة المفسدين؛ إذ ليس بالسيوف فبالأقلام، فالغياث الغياث يا خيل الله، يا فرسان عساكر رسول الله، أمدّونا بمدّة، وأعدّوا لدفع الأعداء عدة، وشدّوا عضدنا في هذه الشدّة، ومن الميسور على قدر المقدور، في إبانة هذه الأمور، أنّ رجلاً من علماء بلادنا، الملّقب على لسان عمائدنا وأسيادنا، بعالم أهل السنّة والجماعة، وقف نفسه على دفاع تلك الضلالة والشناعة، فصنّف كتباً، وألّف خطباً، تنوف كتبه[1] على مئتين، بها للدين زين وجلاء الرين، منها: شرح علّقه على "المعتقد المنتقد"، سمّاه "المعتمد المستند"، وقد تكلّم في مبحث شريف منه على أصول البدع الكفرية الشائعة الآن في الدّيار الهندية، نعرض منها

---

[1]- تلك عدتها إذ ذاك، أمّا الآن فقد تافت، ولله الحمد على الحمد على أربعمئة اه.

(مصحّحه غفرله) [لعلّه النجل الأكبر للمؤلّف الشيخ حامد رضا خان رحمه الله].

ذكر بعض الفِرق بلفظه ليتشرف منكم بنظرة وتصديق، وتفرح السنّة، ويفرج عنها كلّ محنة بعون التصويب منكم والتحقيق، وتذكروا صريحاً أنّ أئمّة الضلال الذين سمّاهم، هل هم كما قال، فمقاله فيهم بالقبول حقيق، أم لا يجوز تكفيرهم، ولا تحذير العوام عنهم وتنفيرهم...!؟ وإن أنكروا ضروريات الدين...! وسبّوا الله ربّ العالمين...! وسبّوا رسوله الأمين المكين...! وطبعوا وأشاعوا كلامهم المهين...!؛ لأنّهم علماء مولوية، وإن كانوا من الوهابية، فتعظيمهم واجب في الدين، وإن شتموا الله وسيّد المرسلين –صلّى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه أجمعين– كما تزعمه بعض الجهلة من المذبذبين.

ويا ساداتنا! بيّنوا نصراً لدين ربّكم أنّ هؤلاء الذين سمّاهم ونقل كلامهم (وها هو ذا نبذ من كتبهم، كـ"الإعجاز الأحمدي" و"إزالة الأوهام" للقادياني[1]، وصورة فتيا رشيد أحمد[2] الكنكوهي في فوتوغرافيا، و"البراهين القاطعة" حقيقةً له، ونسبةً لتلميذه خليل أحمد الأنبهتي [أي: السهارنفوري، صاحب "بذل

---

[1]– هو غلام أحمد بن غلام مرتضى القادياني المشهور في بلاد "الهند"، وكان مولده نحو سنة ست وخمسين ومئتين وألف، قرأ النحو والصرف والمنطق، وفي سنة ثمان وثلاثمئة وألف ادعى أنه مثيل المسيح، وقال: لقد أرسلت كما أرسل... إلخ وادعى فيما بعد أنه نبي مستقل، وكفّر من لا يؤمن بنبوته، وانتصر للحكومة الإنجليزية، وفي ربيع الآخر سنة ست وعشرين وثلاثمئة وألف أصيب بالهيضة الوبائية وهو في "لاهور"، ومات سنة ست وعشرين وثلاثمئة وألف، مؤلفاته "البراهين الأحمدية" وغير ذلك. ("نزهة الخواطر"، ٣٦٢/٨– ٣٦٧، ملتقطاً).

[2]– رشيد أحمد بن هداية أحمد بن پير بخش بن غلام حسن بن غلام علي، ولد لستّ خلون من ذي القعدة سنة أربع وأربعين ومئتين وألف، ومات لثمان خلون من جمادي الآخر سنة ثلاث وعشرين وثلاث مئة وألف. ("نزهة الخواطر"، ١٦٧/٨).

المجهود"]، و"حفظ الإيمان" لأشرفعليّ التانوي[1]، معروضات مضروب بخطوط ممتازة على عباراتها المردودات[2])، هل هم في كلماتهم هذه منكرون لضروريات الدين؟ فإن كانوا كفّاراً مرتدّين، فهل يفترض على المسلمين إكفارهم كسائر منكري الضروريات الذين قال فيهم العلماء الثقات: "مَن شكّ في كفره وعذابه فقد كفر"[3] ؟ كما في "شفاء السقام"[4]، و"البزازية"[5]

.... و"مجمع

---

[1]- أشرفعلي التهانوي بن عبد الحق، ولد لخمس خلون من ربيع الآخر سنة ثمانين ومئتين بعد الألف، ومات لستّ عشرة خلون من رجب سنة اثنين وستّين وثلاثمئة وألف.

("نزهة الخواطر"، ٨/٦٥).

[2]- أرشد به الإمام إلى الأسلوب القديم في المصنّفات الهندية، أمّا نحن فغيّرناه بالأسلوب الحديث، وهو جعل عباراتهم بين علامات التنصيص مثل هذا: " ".

[3]- "الدرّ المختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ١/٣٥٦.

"الفتاوى البزازية"، كتاب ألفاظ تكون إسلاماً أوكفراً... إلخ، الثاني فيما يكون كفراً... إلخ، ٦/٣٢٢.

[4]- "شفاء السقام في زيارة خير الأنام": للشيخ تقي الدين علي بن الكافي السبكي المتوفّى سنة ٧٥٦ مختصر أوّله: الحمد لله حقّ حمده أعزّ. ("كشف الظنون": ٢/١٠٧٩).

[5]- "الفتاوى البزازية": للشيخ الإمام حافظ الدين محمد بن محمد بن شهاب المعروف بابن البزاز الكَردَري الحنفي، المتوفّى سنة سبع وعشرين وثمانمئة، وهو كتاب جامع، قيل: لأبي السعود المفتي لم لَم تجمع المسائل المهمّة ولم تؤلّف فيها كتاباً؟ قال: أنا أستحي من صاحب "البزازية" مع وجود كتابه؛ لأنّه مجموعة شريفة جامعة للمهمّات على ما ينبغي، انتهى.

("كشف الظنون": ١/٢٤٢).

الأنهر"[1] و"الدرّ المختار"[2] وغيرها من الكتب الغرر، ومَن شكّ فيهم أو وقف في تكفيرهم، أو عظّمهم أو نهى عن تحقيرهم، فما حكمه في الشرع المبين؟ لا زلتم بفضل الله مفيضين على المسلمين أحكام الدين، آمين!، والصّلاة والسّلام على سيّد المرسلين، محمّد وآله وصحبه أجمعين.

قال في "المعتمد المستند"[3]

(بعد ما حقّق أنّ صاحب البدعة المكفّرة، أعني به: كلّ مدّعٍ للإسلام منكر لشيء من ضروريات الدين كافر باليقين، وفي الصّلاة خلفه وعليه والمناكحة والذبيحة والمجالسة والمكالمة وسائر المعاملات حكمه حكم المرتدين، كما نصّ عليه في كتب المذهب كـ"الهداية" و"الغرر" و"ملتقى الأبحر" و"الدر المختار" و"مجمع الأنهر" و"شرح النقاية"[4] للبرجندي..........

---

[1]- "مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر": للمحقّق الفقيه عبد الرحمن بن محمد سليمان الكليبولي المدعو بـ"شيخي زاده" الحنفي، ويعرف بداماد أفندي، المتوفى سنة ١٠٧٨هـ.

("كشف الظنون": ٢/١٨١٤).

[2]- "الدرّ المختار شرح تنوير الأبصار": مقبول بين العلماء. ("هدية العارفين"، ٥/١٨٤).

[3]- "المعتمد المستند بناء نجاة الأبد": للإمام أحمد رضا خان الماتريدي الحنفي القادري البريلوي، (1272هـ-١٣٤٠هـ)، وهو شرح لـ"المعتقد المنتقد" للعلاّمة فضل الرسول القادري البَدايُوني، (1213هـ-1279هـ). ("حياة أعلى حضرة" للشيخ ظفر الدين البهاري، ٣/٢٩٥).

[4]- "شرح النقاية": لعبد العلي بن محمد بن حسين البرجندي الحنفيّ المتوفى سنة ٩٣٢.

("هدية العارفين"، ٥/٥٨٦).

و"الفتاوى الظهيرية"[1] و"الطريقة المحمّدية"[2] و"الحديقة الندية"[3] و"الفتاوى الهندية"[4] وغيرها متوناً وشروحاً وفتاوى) ما نصّه:

ولنعدّ بعض مَن يوجد في أعصارنا وأمصارنا من هؤلاء الأشقياء. فإنّ الفتن داهمة، والظلم متراكمة، والزمان كما أخبر الصادق المصدوق صلّى الله تعالى عليه وسلّم: ((يصبح الرجل مؤمناً ويمسي كافراً، ويمسي مؤمناً ويصبح كافراً))[5] -والعياذ بالله تعالى-، فيجب التنبّه على كفر الكافرين المتسترين باسم الإسلام، ولا حوّل ولا قوّة إلاّ بالله[6].

فمنهم: **"المرزائية"**، ونحن نسمّيهم "الغُلامية" نسبةً إلى **غلام أحمد** القادياني دجّال حدث في هذا الزمان، فادّعى أوّلاً مماثلة المسيح[7]، وقد صدق والله...!؛ فإنّه مثل المسيح الدجّال الكذّاب، ثم ترقّى به الحال، فادّعى

---

[1]- "الفتاوى الظهريّة": لظهير الدين أبي بكر محمد بن أحمد القاضي الحنفي، المتوفّ سنة ٦١٩هـ.
("كشف الظنون": لحاجي خليفة، ٢/١٢٢٦).

[2]- "الطريقة المحمدية": للمولى محمد بن بير علي المعروف ببيركلي، المتوفّ سنة٩٨١هـ.
("كشف الظنون"، ٢/١١١).

[3]- "الحديقة الندية شرح الطريقة المحمّدية": للعارف بالله الشيخ عبد الغني بن إسماعيل النابلسي الدمشقي القادري، ولد بـ"دمشق" سنة ١٠٥٠، وتوفّ بها سنة ١١٤٣هـ.
("هدية العارفين"، ٥/٥٩٠).

[4]- "الفتاوي الهندية": وتسمّى "الفتاوى العالمكيرية"، للعلاّمة الهمام مولانا الشيخ نظام الدين وجماعة من علماء الهند. ("سلك الدرر"، ٤/١١٣ نقلاً عن تحقيق "رد المحتار على الدر المختار" للدكتور حسام الدين فرفور، ١/٤١٥).

[5]- "سنن الترمذي"، كتاب الفتن، باب ما جاء ستكون فتن... إلخ، ر: ٢٢٠٢، ٤/٨٤.

[6]- " المعتمد المستند"، صاحب البدعة المكفّرة حكمه حكم المرتدّين، ص٢٢٢،٢٢١.

[7]- "الكلمة الفيصل" لمرزا غلام أحمد القادياني، ص١٥٨.

الوحي[1]، وقد صدق والله...!؛ لقوله تعالى في شأن الشياطين: ﴿يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ ٱلْقَوْلِ غُرُورًا﴾ [الأنعام: ١١٢]، أمّا نسبة الإيحاء إلى الله –سبحانه وتعالى– وجعله كتابه "البراهين الغلامية" كلام الله –عزّ وجل–، فذلك أيضاً مما أوحى إليه إبليس: أن خُذ منّي وانسب إلى إله العالمين، ثم صرّح بادّعاء النبوّة والرسالة وقال: "هو الله الذي أرسل رسوله في قاديان"، وزعم أنّ مما نزّل الله تعالى عليه: "إنّا أنزلناه بالقاديان وبالحقّ نزل"[2]، وزعم أنّه هو أحمد الذي بشّر به ابن البتول، وهو المراد من قوله تعالى عنه: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ﴾[3] [الصف: ٦]، وزعم أنّ الله تعالى قال له: إنّك أنت مصداق هذه الآية: ﴿هُوَ ٱلَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ﴾[4] [التوبة: 33]، ثم أخذ يفضّل نفسه اللئيمة على كثير من الأنبياء والمرسلين –صلوات الله تعالى وسلامه عليهم أجمعين– وخصّ من بينهم كلمة الله ورُوح الله ورسُول الله عيسى –صلّى الله تعالى عليه وسلّم–[5]، فقال:"ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے"[6]، "أي: اتركوا ذكر ابن مريم، فإنّ غلام أحمد أفضل منه"، وإذ قد أوخذ بأنّك تدّعي مماثلة عيسى رسول الله –عليه الصلاة والسلام–، فأين تلك الآيات الباهرة التي أتى بها عيسى، كإحياء الموتى وإبراء الأكمه والأبرص وخلق هيئة الطير من الطين فينفخ

[1]– "حقيقة الوحي" لمرزا غلام أحمد القادياني، ص٥٠٣.

[2]– "البراهين الأحمدية" لمرزا غلام أحمد القادياني، ص٤٩٩، (روحاني خزائن،٥٩٣/١).

[3]– "إزالة الأوهام" لمرزا غلام أحمد القادياني، ص٦٧٣.

[4]– "البراهين الأحمدية" لمرزا غلام أحمد القادياني، ص٤٩٩، (روحاني خزائن، ٥٩٣/١).

[5]– "تتمّة حقيقة الوحي" لمرزا غلام أحمد القادياني، ص٥٢١.

[6]– "روحاني خزائن" لمرزا غلام أحمد القادياني، ٤١/١١.

فيـه، فيكـون طـيراً بـإذن الله تعـالى...؟ فأجـاب بـأنّ عيسـى إنّمـا كـان يفعلهـا بمسمريزم اسـم قسـم مـن الشعوذة بلسـان أنكلـترة، قـال: ولـو لا أنّي أكـره أمثـال ذلك لأتيتُ بها[1]، وإذ قد تعود الأنباء عن الغيوب الآتية كثيراً ويظهر فيه كذبه كثيراً بثيراً داوى داءه هـذا بـأنّ ظهـور الكـذب في إخبـار الغيـب لا ينـافي النبـوّة، فقـد ظهـر ذلـك في إخبـار أربعمئـة مـن النبيـيّن[2]، وأكثـر مـن كـذبت أخبـاره عيسى[3]، وجعل يصعد مصاعد الشقاوة حتىّ عدّ من ذلك واقعة الحديبية[4]. فلعـن الله مَـن آذى رسـول الله -صـلّى الله تعـالى عليـه وسـلّم-، ولعـن مَـن آذى أحداً من الأنبياء -صلّى الله تعالى على أنبيائه وبارك وسلّم-؛ وإذ قد أراد قهر المسلمين على أن يجعلوه إيّاه المسيح الموعـود ابـن مـريم البتـول، ولم يـرض بـذلك المسلمون وأخـذوا يتلـون فضـائل عيسـى-صـلوات الله تعـالى عليـه- قـام بالنضـال وطفـق يـدّعي لـه-عليـه الصـلاة والسـلام- مثالـب ومعايـب، حتىّ تعـدّى إلى أمّـه الصـدّيقة البتـول المصـطفاة المطهّـرة المـبرّءة بشـهادة الله تعـالى ورسـوله -صـلّى الله تعالى عليه وسلّم-، وصرّح أنّ مطاعن اليهود على عيسى وأمّه لا جواب عنها عندنا ولا نستطيع ردّها أصلاً[5]، وجعل يلمز البتول المطهّرة من تلقاء نفسه في عدة مواضع من رسائله الخبيثة بما يستثقل المسلم نقله وحكايته[6]، ثم صرّح أن

---

[1] - "إزالة الأوهام" لمرزا غلام أحمد القادياني، صـ٣٠٩.

[2] - المرجع السابق، ("روحاني خزائن"، ٣/٤٣٩).

[3] - المرجع السابق، صـ٧، ("روحاني خزائن"، ٣/١٠٦).

[4] - "تحفة كولَرْويّة" لمرزا غلام أحمد القادياني، صـ٦٧.

[5] - "الإعجاز الأحمدي" مع ضميمة "نزول المسيح"، صـ١٣، ("روحاني خزائن"، ١٩/١٢٠، ١٢١).

[6] - "جشمه مسيحي"، صـ١٨، "كشتيء نوح" لمرزا غلام أحمد القادياني، صـ١٦.

لا دليل على نبوّة عيسى[1]، قال: "بل عدة دلائل قائمة على إبطال نبوّته[2]، ثم تستّر فرقاً عن المسلمين أن ينفروا عنه كافّةً، فقال: "وإنّما نقول بنبوّته؛ لأنّ القرآن عدّه من الأنبياء"[3]، ثم عاد فقال: "لا يمكن ثبوت نبوّته"[4]. وفي هذا -كما ترى- إكذابٌ للقرآن العظيم أيضاً حيث حكم بما قامت الأدلّة على بطلانه إلى غير ذلك من كفرياته الملعونة، أعاذ الله المسلمين من شرّه وشرّ الدجاجلة أجمعين.

ومنهم: الوهابية الأمثالية والخواتمية، وقد قصصنا عليك أقوالهم وشأنهم، وأنّهم كانوا وبانوا فيما قبل، وهم مقتسمون إلى "الأميرية" نسبةً إلى أمير حسن[]، وأمير أحمد لسهسوانيّين[]، و"النذيرية" المنسوبة إلى نذير حسين الدهلوي[]، و"القاسمية" المنسوبة إلى قاسم النانوتي صاحب "تحذير الناس"[5]، وهو القائل فيه: "لو فُرض في زمنه صلّى الله تعالى عليه وسلّم"[6]، "بل لو حدث بعده -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- نبي جديد، لم يخل ذلك بخاتميته"[7]،

1- "الإعجاز الأحمدي" مع ضميمة "نزول المسيح"، صـ١٣، ("روحاني خزائن"، ١٢٠/١٩، ١٢١).

2- المرجع السابق.

3- المرجع السابق.

4- المرجع السابق.

5- "تحذير الناس": لقاسم بن أسد علي النانوتوى، ت١٢٩٦ بـ"ديوبند" ("نزهة الخواطر"، ٤٢٠/٧-٤٢٢)، وقد غيّر في هذا الكتاب معنى "ختم النبوّة"، وقد جوّز فيه مجيء نبي جديد غير نبيّنا -عليه الصلاة والسلام-، كما سيأتي بالتفصيل.

6- "تحذير الناس"، صـ١٤.

7- المرجع السابق، صـ٢٥.

"وإنّما يتخيل العوام أنّه -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- خاتم النبيين بمعنى آخر النبيـيّن مـع أنّـه لا فضـل فيـه أصـلاً عنـد أهـل الفهـم"[1]، إلى آخـر مـا ذكـر الهذيانات.

وقد قال في "التتمّة" و"الأشباه" وغيرهما: "إذا لم يعرف أنّ محمّداً -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- آخر الأنبياء فليس بمسلم؛ لأنّه من الضروريات[2] اهـ.

النـانوتي: هـذا هـو الـذي وصـفه محمـد علـي الكـانفوري[3] نـاظم النـدوة بـ"حكيم الأمّة المحمدية"، فسبحان مقلّب القلوب والأبصار، ولا حوّل ولا قوّة إلاّ بالله الواحد القهار العزيز الغفّار، فهؤلاء المردّة المريدة الخنّاس مع اشتراكهم في تلك الداهيـة الكـبرى، مفترقـون فيمـا بيـنهم علـى آراء يـوحي بهـا إلـيهم الشـيطانُ غروراً، وقد فصّلتُ في غير ما رسالة.

ومنهم: الوهابيـة الكذّابيـة، أتبـاع **رشـيد أحمـد الكنكـوهي،** تقـول أوّلاً على الحضرة الصمدية تبعاً لشيخ طائفته إسماعيل الدهلوي[4] -عليه ما عليه-

---

[1]- المرجع السابق، صـ٣.

[2]- "الأشباه والنظائر"، كتاب اليسر، باب الردّة، ٢٩٦/١.

[3]- محمد علي بن عبد العلي بن غوث علي، ولد بـ"كانفُور" لثلاث خلون من شعبان سنة اثنتين وستّين ومئتين وألف، مات لثمان خلون من ربيع الأوّل سنة ست وأربعين وثلاثمئة وألف.

("نزهة الخواطر"، ٤٧٠/٨).

[4]- إسماعيل بن عبد الغني بن ولي الله الدهلوي، ولد لاثنتي عشرة من ربيع الثاني سنة ثلاث وتسعين ومئة وألف، وقُتل في "بَالاكوت" من مناطق "باكستان" تقريباً في حدود سنة ١٢٤١هـ.

("نزهة الخواطر"، ٦٦/٧).

بإمكان الكذب[1]. وقد رددت عليه هذيانه في كتاب مستقلّ سمّيته "سبحان السبوح عن عيب كذب مقبوح"[2] وأرسلته إليه وعليه بصيغة الالتزام من بُوسطة، وأتت منه الرجعة بواسطتها منذ إحدى عشرة سنة، وقد أشاعوا ثلاث سنين أنّ الجواب يُكتب، كُتب، يُطبع، أُرسل للطبع، وما كان الله ليهدي كيد الخائنين، ﴿فَمَا ٱسۡتَطَٰعُواْ مِن قِيَامٖ وَمَا كَانُواْ مُنتَصِرِينَ﴾ [الذاريات: 45].

والآن إذ قد أعمى الله بصر مَن قد عميت بصيرته من قبل، فأنّى يرجى الجواب، وهل يجادل ميّت[3] من تحت التراب، ثم تمادي به الحال، في الظلم والضلال، حتىّ صرّح في فتوى له (قد رأيتها بخطّه وخاتمه بعيني، وقد طبعت مراراً في بنبئ[4] وغيرها مع ردّها) أنّ مَن يكذّب اللهَ تعالى بالفعل ويصرّح أنّه - سبحانه وتعالى- قد كذب وصدرتْ منه هذه العظيمة فلا تنسبوه إلى فسق فضلاً عن ضلال، فضلاً عن كفر، فإنّ كثيراً من الأئمّة قد قالوا بقيله، وإنّما قصارى أمره أنّه مخطئ في تأويله.

---

[1]- "الفتاوى الرشيدية" لرشيد أحمد الكنكوهي، كتاب العقائد، في مسألة إمكان كذب... إلخ، صـ ٢١٠.

[2]- "سبحان السبوح عن عيب كذب مقبوح": للإمام أحمد رضا، وقد ردّ فيه بالتفصيل على مَن قال بإمكان الكذب لله تعالى، فلم يستطيع أن يجيب أحد من الوهابية الديوبندية عن هذا الردّ القوي، وأثبت فيه الإمام أنّ الله سبحانه وتعالى منزّه من كلّ عيبٍ، والكذب أيضاً عيبٌ من العيوب، فمحال له عزّ وجلّ.

[3]- هذا بحمد الله تعالى من كرامات المصنّف قاله في حياة الكنكوهي، ثمّ أمات الله الكنكوهي ولم يقدره أن يحير جواباً اهـ. (مصحّح غفرله).

[4]- يقال في زماننا بالأردوية، وغيرها: "بمبائي".

فلا إله إلاّ الله...! انظر إلى وَخامة عواقب التكذيب بالإمكان...! كيف جرّت إلى التكذيب بالفعل، ﴿سُنَّةَ ٱللَّهِ فِي ٱلَّذِينَ خَلَوۡاْ مِن قَبۡلُ﴾ [الأحزاب: 38]، أولئك الذين أصمّهم الله وأعمى أبصارهم، ولا حوّل ولا قوّة إلاّ بالله العليّ العظيم.

ومنهم: الوهابية الشيطانية، هم كالفرقة الشيطانية من الروافض كانوا أتباع شيطان[1] الطاق، وهؤلاء أتباع شيطان الآفاق إبليس اللعين، وهم أيضاً أذناب ذلك المكذّب الكنكوهي، فإنّه صرّح في كتابه "البراهين القاطعة"، وما هي –والله!– إلاّ القاطعة لما أمر الله به أن يوصَل، بأنّ شيخهم إبليس أوسعُ علماً من رسول الله –صلّى الله تعالى عليه وسلّم–، وهذا نصّه الشنيع بلفظه الفظيع، ص٤٧[2]: "شيطان وملک الموت کو... إلخ"، "إنّ هذه السعة في العلم ثبتت للشيطان وملك الموت بالنصّ، وأيّ نصّ قطعيّ في سعة علم رسول الله –صلّى الله تعالى عليه وسلّم– ...؟ حتىّ تردّ به النصوص جميعاً ويُثبت شركٌ"، وكتب قبله: "أنّ هذا الشرك ليس فيه حبّة خردلٍ من إيمان".

فيا للمسلمين...! يا للمؤمنين بسيّد المرسلين –صلّى الله تعالى عليه وعليهم أجمعين– ...! انظروا إلى هذا الذي يدّعي علوّ الكعب في العلوم والإتقان وسعة الباع في الإيمان والعرفان، ويُدّعى في أذنابه بالقطب وغوث الزمان، كيف يسبّ محمّداً رسول الله –صلّى الله تعالى عليه وسلّم– ملأ فيه، ويؤمن بسعة علم

---

[1]– هو كبير الفرقة الشيطانية، كأن يكون في طاق جامع الكوفة فتسمّيه الشياطين ومن الطاق، وسمّاه الإمام جعفر الصادق –رضي الله تعالى عنه– شيطان الطاق. اهـ. (مصحّحه غفرله).

[2]– هذا وفق نسخة الإمام، أمّا في نسختنا فبحث علم الغيب، ص٥5، مطبع: كتب خانه إمدادية، ديوبند، يو بي، الهند.

شيخه إبليس...! ويقول لمن علّمه الله ما لم يكن يعلم، وكان فضل الله عليه عظيما الذي تجلّى له كلّ شيء وعرفه، وعلم ما في السماوات والأرض، وعلم ما بين المشرق والمغرب، وعلم عِلمَ الأوّلين والآخرين، كما نصّ على كلّ ذلك الأحاديث الكثيرة، أنّه: "أيّ نصٍّ في سعة علمه...؟"، فهل ليس هذا إيماناً بعلم إبليس، وكفراً بعلم محمّد -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-...؟، وقد قال في "نسيم الرياض": -كما تقدّم- "من قال: فلانٌ أعلم منه -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- فقد عابه ونقصه، فهو سابٌّ، والحكم فيه حكم السابّ من غير فرق لا نستثني منه صورةً، وهذا كلّه إجماعٌ من لدن الصحابة رضي الله تعالى عنهم"[1].

ثم أقول: انظروا إلى آثار ختم الله تعالى كيف يصير البصير أعمى...! وكيف يختار على الهدي العَمى...! يؤمن بعلم الأرض المحيط لإبليس...! وإذ جاء ذكر محمد رسول الله -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-، قال: "هذا شرك"، وإنّما الشرك إثبات الشريك لله تعالى، فالشيء إذا كان إثباته لأحد من المخلوقين شركاً كان شركاً قطعاً لكلّ الخلائق؛ إذ لا يصحّ أن يكون أحدٌ شريكاً لله تعالى، فانظروا...! كيف آمن بأنّ إبليس شريك له -سبحانه-، وإنّما الشركة منتفية عن محمّد -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-، ثم انظروا إلى غشاوة غضب الله تعالى على بصره! يطالب في علم محمّد -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- بالنصّ ولا يرضى به حتّى يكون قطعيّاً، فإذا جاء على سلب علمه -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-، تمسّك في هذا البيان نفسه على ص46[2] بستّة أسطر قبل هذا الكفر المهين

---

[1]- "نسيم الرياض"، الباب الأوّل في بيان ما هو في حقّه عليه السلام... إلخ، ٣٣٥/٤، ٣٣٦.

[2]- هذا وفق نسخة قديمة، أما في الطباعة الحديثة، ففيها ص٥٥.

بحديثٍ باطلٍ لا أصل له في الدين، وينسبه كذباً إلى من لم يروه، بل ردّه بالردّ المبين.

حيث يقول: "روى الشيخ عبد الحق -قدّس سرّه- عن النبي -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- أنّه قال: ((لا أعلم ما وراء هذا الجدار))[1] اهـ.

مع أنّ الشيخ -قدّس الله تعالى سرّه- إنّما قال في "مدارج النبوة" هكذا:

"يشكل هاهنا بأن جاء في بعض الروايات أن قال رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم: ((إنّما أنا عبد لا أعلم ما وراء هذا الجدار))، وجوابه أنّ هذا القول لا أصلَ له ولم تصحّ به الرواية[2] اهـ.

فانظروا كيف يحتج بـ﴿لَا تَقۡرَبُواْ ٱلصَّلَوٰةَ﴾ [النساء: 43]، ويترك ﴿وَأَنتُمۡ سُكَٰرَىٰ﴾ [النساء: 43]، وكذلك قال الإمام ابن حجر العسقلاني:

"لا أصل له" اهـ.

وقال الإمام ابن حجر المكّي في "أفضل القرى": "لم يعرف له سند" اهـ.

وقد عرضت قولَيه هذين، أعني ما اقترف من تكذيب الله -سبحانه- وتنقيص علم رسول الله -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- على بعض تلامذته ومريديه فعارضني وقال: ما كان شيخنا ليتفوه بأمثال هذا الكفر فأريتُه الكتاب، وكشفتُ عن كفره الحجاب، فاجأه الاضطراب إلى أن قال: ليس هذا الكتاب

---

[1]- "البراهين القاطعة"، بحث علم الغيب، ص55.

[2]- "مدارج النبوّة"، الباب الأوّل في بيان حسن خلقة وجمال، ١/٧.

لشيخي إنّما هو لتلميذه خليل أحمد[1] الأنبهتي [السهارنفوري]، **فقلت**: هو قد قرّظ عليه، وسمّاه كتاباً مستطاباً وتأليفاً نفيساً، ودعا الله تعالى أن يتقبّله، وقال: "هذا الكتاب دليل واضح على سعة نور علم مؤلّفه وفسحة ذكائه وفهمه وحسن تقريره وبهاء تحريره"[2] اهـ.

فقال: لعلّه لم ينظر فيه مستوعباً، إنّما نظر بعض مواضع متفرّقة واعتمد على علم تلميذه! قلت: كلاّ...! بل قد صرّح فيه أنّه رآه من أوّله إلى آخره، قال: لعلّه لم ينظر فيه نظر تدبّر! **قلت**: كلاّ...! بل صرّح فيه أنّه رآه بنظر غائر، وهذا لفظه في التقريظ: "أنّ أحقر النّاس رشيد أحمد الكنكوهي طالع هذا الكتاب المستطاب "البراهين القاطعة" من أوّله إلى آخره بإمعان النظر"[3] اهـ. فبهت الذي كابر، والله لا يهدي كيد المكابرين.

ومن كبراء هؤلاء الوهابية الشيطانية رجل آخر من أذناب الكنكوهي، يقال له: أشرّفعلي التانوي، صنّف رُسَيلة لا تبلغ أربعة أوراق، وصرّح فيها بأنّ العلم الذي لرسول الله -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- بالمغيّبات، فإنّ مثله حاصل لكلّ صبيٍ وكلّ مجنونٍ، بل لكلّ حيوانٍ وكلّ بهيمةٍ، وهذا لفظه الملعون:

"إن صحّ الحكم على ذات النبي المقدّسة بعلم المغيبات -كما يقول به زيد-، فالمسؤل عنه أنّه ماذا أراد بهذا أ بعض الغيوب أم كلّها؟ فإن أراد البعض،

---

[1]- خليل أحمد بن مجيد علي بن أحمد علي بن قطب بن غلام محمد، ولد في أواخر صفر سنة تسع وستيّن ومئتين وألف ومات في السادس عشر من ربيع الآخر سنة ستّ وأربعين وثلاثمئة وألف 1363هـ. ("نزهة الخواطر"، ٨/١٤٥).

[2]- "البراهين القاطعة"، تقريظ مولوي رشيد أحمد الكنكوهي، صـ٢٧٤.

[3]- المرجع السابق.

فأيّ خصوصيةٍ فيه لحضرة الرسالة...!؟ فإنّ مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو، بل لكلّ صبيٍ ومجنونٍ، بل لجميع الحيوانات والبهائم، وإن أراد الكلّ بحيث لا يشذ منه فردّ، فبطلانه ثابت نقلاً وعقلاً"[1] اهـ.

أقول: فانظر إلى آثار ختم الله تعالى...! كيف يسوّي بين رسول الله – صلّى الله تعالى عليه وسلّم– وبين كذا وكذا...! وكيف ضلّ عنه أنّ علم زيد وعمرو، وعلم عظماء هذا المتشيّخ الذين سمّاهم بالغيوب لا يكون، إن كان إلاّ ظنّاً وإنّما العلم اليقيني بها إصالة لأنبياء الله تعالى، وما حصل به القطع لغيرهم، فإنّما يحصل بإنباء الأنبياء –عليهم الصلاة والسلام– لا غير، ألم تر إلى ربّك كيف يقول...! ﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى ٱلۡغَيۡبِ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَجۡتَبِي مِن رُّسُلِهِۦ مَن يَشَآءُۖ﴾ [آل عمران: ١٧٩]، وقال عزّ من قائل: ﴿عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ۝٢٦ إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ﴾... الآية [الجن: ٢٦، ٢٧].

فانظر...! كيف ترك القرآن...! وودّع الإيمان...! وأخذ يسأل عن الفرق بين النبي والحيوان...! كذلك يطبع الله على قلب كلّ متكبر خوان.

ثمّ انظروا...! كيف حصر الأمر بين مطلق العلم والعلم المطلق!، ولم يجعل الفرق بعلم حرف أو حرفَين، وعلوم خارجة عن العدّ والحدّ شيئاً، فانحصر الفضل عنده في الإحاطة التامّة ووجب سلب الفضيلة عن كلّ فضل أبقى بقية، فوجب سلب فضل العلم مطلقاً عن الأنبياء –عليهم الصلاة والسلام– من دون تخصيص بالغيب والشهود، وجريان تقريره الخبيث فيه أظهر من جريانه في علم الغيب، فإنّ حصول مطلق العلم ببعض الأشياء لكلّ إنسان وحيوان أظهر من حصول بعض علوم الغيب لهم.

---

[1]– "حفظ الإيمان" لأشرفعلي التهانوي، صـ١٣.

ثمّ أقول: لن ترى أبداً من ينقّص شأن محمّد -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- وهو معظّم لربّه -عزّ وجل- كلاّ والله...! إنّما ينقّصه من ينقّص ربّه -تبارك وتعالى-، كما قال عزّ وجل: ﴿وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ﴾ [الأنعام: ٩١]. فإنّ ذلك التقرير الخبيث إن لم يجر في علم الله -عزّ وجل-، فإنّه يجري بعينه من دون كلفة في قدرته -سبحانه وتعالى- كأن يقول ملحد منكر لقدرته العامّة -سبحانه وتعالى- متعلّماً من هذا الجاحد المنكر لعلم محمّد صلّى الله تعالى عليه وسلّم: "إنّه إن صحّ الحكم على ذات الله المقدّسة بالقدرة على الأشياء -كما يقول به المسلمون- فالمسئول عنهم أنّهم ماذا أرادوا بهذا، أ بعض الأشياء أم كلّها؟ فإن أرادوا البعض فأيّ خصوصيةٍ فيه لحضرة الألوهية...!؟؛ فإنّ مثل هذه القدرة على الأشياء حاصلة لزيد وعمرو، بل لكلّ صبيٍ ومجنونٍ، بل لجميع الحيوانات والبهائم، وإن أرادوا الكلّ بحيث لا يشذ منه فردّ فبطلانه ثابت عقلاً ونقلاً؛ فإنّ من الأشياء ذاته -تعالى شأنه- ولا قدرة له على نفسه، وإلاّ لكان مقدوراً، فكان ممكناً، فلم يكن واجباً، فلم يكن إلهاً، فانظر إلى الفجور...! كيف يجر بعضه إلى بعض...! والعياذ بالله ربّ العالمين.

وبالجملة هؤلاء الطوائف كلّهم كفّار مرتدّون خارجون عن الإسلام بإجماع المسلمين، وقد قال في "البزازية" و"الدرر" و"الغرر" و"الفتاوى الخيرية" و"مجمع الأنهر" و"الدرّ المختار" وغيرها من معتمدات الأسفار في مثل هؤلاء الكفّار: "مَن شكّ في كفره وعذابه فقد كفر"[1] اهـ.

---

[1]- "الدرّ المختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ١/٣٥٦.

وقال في "الشفاء الشريف": "ونكفّر مَن لم يكفّر من دان بغير ملّة الإسلام من الملل أو وقف فيهم أو شكّ"[1] اهـ.

وقال في "البحر الرائق"، وغيره: "من حسّن كلام أهل الأهواء، أو قال: معنوي أو كلام له معنى صحيح، إن كان ذلك كفراً من القائل كفر المحسِّن"[2] اهـ.

وقال الإمام ابن حجر في "الإعلام" في فصل الكفر المتّفق عليه بين أئمّتنا الأعلام: "مَن تلفّظ بلفظ الكفر يكفر وكلّ من استحسنه أو رضي به يكفر"[3] اهـ.

فالحذر الحذر أيّها الماء والمدر...! فإنّ الدين أغرّ ما يؤثر، وإنّ الكافر لا يوقّر، وإنّ الضلال أهمّ ما يحذر، وإنّ الشرّ أجلب للشرّ، وإنّ الدجال شرّ منتظر، وإنّ أتباعه أوفر وأكثر، وإنّ عجائبه أظهر وأكبر، وإنّ الساعة أدهى وأمرّ، ﴿فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [الذاريات: 50]، فقد بلغ السيل زباه، ولا حوّل ولا قوّة إلاّ بالله.

وإنّما أطنبنا في هذا المقام؛ لأنّ التنبيه على هذا من أهمّ المهام، وحسبنا الله ونعم الوكيل، وأفضل الصلاة وأكمل التبجيل على سيّدنا محمّد وآله أجمعين، والحمد لله رب العالمين، انتهى كلام "المعتمد المستند".

هذا ما أردنا عرضه عليكم، ورجَونا كلّ خير وبركة لديكم، أفيدونا الجواب، ولكم جزيل الثواب من الملك الوهّاب، والصلاة والسلام على الهادي

---

[1]- "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى"، فصل في بيان ما هو من المقالات كفر... إلخ، الجزء الثاني، صـ٢٤٧ بتصرّف قليل.

[2]- "البحر الرائق شرح كنز الدقائق"، كتاب السير، أحكام المرتدّين، ١٢٤/٥.

[3]- "الإعلام بواقطع الإسلام"، صـ٣٦٦.

للصـواب، والآل والأصـحاب إلى يـوم الجـزاء والحسـاب. 21 ذي الحجّـة يـوم الخميس 1323هـ في "مكّة المكرمة"، زادها الله شرفاً وتكريماً، آمين!.

اللّمم الملكية والتسجيلات المكّية
١٣٢٤هـ

تقريظ

البحر الطمطام، الحبر القمقام، العلاّمة الهمام، والرحلة القرم الكُرام، بركة الأنام، المفضال المقدام، المتبتّل إلى الله، التقي النقي الأواه، شيخ العلماء الكرام ببلد الله الحرام، سيّدنا ومولانا **الشيخ محمّد سعيد بابصيل**[1] -أسبل الله عليه من مننه أبسط ذيل-، مفتي الشافعية بمكّة المحميّة.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل علماء الشريعة المحمّدية بهجة الوجود، وملأ بإرشادهم وإيضاحهم الحقّ المدائن والنجود، وحرس بنضالهم عن دين سيّد المرسلين، سور ملّته المطهّرة عن التعدّي عليه، وأبطل بأدلّتهم الواضحة ضلال المضلّين الملحدين، أمّا بعد،

فقد نظرت إلى ما حرّره ونقّحه العلاّمة الكامل، والجهبذ الذي عن دين نبيّه يجاهد ويناضل، أخي وعزيزي الشيخ أحمد رضا خان في كتابه الذي سمّاه "المعتمد المستند" الذي ردّ فيه على رؤوس أهل البدع والزندقة الخبثاء، بل هم أشرّ من كلّ خبيث ومفسد ومعاند وبيّن في هذه الرسالة مختصر ما ألّفه من الكتاب المذكور، وبيّن فيها أسماء جملة من الفجرة الذين كادوا أن يكونوا بضلالهم من أسفل الكافرين، فجزاه الله فيما بيّن وهتك به

---

[1]- محمد سعيد بابصيل الحضرمي المكي الشافعي، مفتي الشافعيّة وشيخ العلماء بمكّة المكرّمة، ولد بها عام 1245هـ، وتلقى من علماء المسجد الحرام في عصره، ولازم السيّد أحمد بن زيني دحلان وتخرج على يديه ، أخذ عن الشيخ رحمة الله الكيرانوي أيضاً، ثم تصدر للتدريس بالمسجد الحرام، وأخذ عنه الشيخ عبد القادر المنديلي وغيره، عُيّن أميناً، ثم تولّي الإفتاء، توفي -رحمه الله- بمكّة المكرّمة سنة ١٣٣٠هـ. ("سير وتراجم"... إلخ لعمر عبد الجبار المكي، صـ244، و"نثر الدرر" للشيخ عبد الله غازي المهاجر المكي صـ1-5).

خيمة خبثهم وفسادهم الجزاء الجميل، وشكر سعيه وأحلّه من قلوب أهل الكمال المحلّ الجليل.

قاله بفمه، وأمر برقمه المرتجي من ربّه كمال النيل، محمّد سعيد بن محمّد بابصيل، مفتي الشافعية بـ"مكّة المحمية"، غفر الله له ولوالديه ولمشايخه ومحبّيه وإخوانه وجميع المسلمين.

محمّد سعيد بابصيل

تقريظ

أوحد العلماء الحقّانية، وأفرد العظماء الربّانية، ذو المناصب والمحامد، فخر الأماثل والأماجد الورع الزاهد، والبارع الماجد، شيخ الخطباء والأئمّة بـ"مكّة المكرّمة"، مانع الزيغ والفساد، مانح الفيض والسّداد، مولانا **الشيخ أحمد أبو الخير ميرداد**[1]، حفظه الله تعالى إلى يوم التناد.

---

[1]– أحمد بن عبد الله بن محمد صالح بن سليمان بن محمد أبو الخير مرداد الحنفي، شيخ الأئمّة والخطباء بالمسجد الحرام، ولد بمكّة المكرّمة سنة ١٢٥٩هـ ونشأ بها، وحفظ "القرآن الكريم" مجوّداً، وأخذ عن الشيخ محمد سعيد بشارة الخالدي، والشيخ محمد صالح الرضوي، والشيخ رحمة الله الكيرانوي الهندي –مؤسّس المدرسة الصولتية–، وأجازوه في سنة ١٢٩٣هـ. كانت داره مرجعاً للناس، واشتهر بالزهد والتقوى والتواضع، كان إماماً وخطيباً ومدرّسًا بالمسجد الحرام، وكان الشيخ عبد الرحمن السراج ينيبه في الإفتاء إذا سافر إلى "الطائف"، كما أنّ قضاء المحكة كانوا يعرضون عليه ما أشكل عليهم فيقنعهم بحكم الله، توفيّ –رحمه الله– بمكّة المكرّمة في سنة ١٣٣٥هـ. (أعلام المكّيين للشيخ عبد الله بن عبد الرحمن معلمي المكي، ٢/٨٥٢).

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي منّ على من شاء بالفيض والهداية التي هي من أعظم المنح وتفضّل عليه بالإصابة، في كلّ ما خطر بباله وسنح، أحمده أن جعل علماء أمّة نبينا ((كأنبياء بني إسرائيل))[1]، ورزقهم الملكة في استنباط الأحكام بإقامة البرهان والدليل، وأشكره؛ إذ رفع لمن انتصب منهم لإقامة الحقّ إعلاماً، وخفض معاندهم إذ صيّرهم في الخافقين إعلاماً، وأشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له شهادة عبدٍ نطق بخلاصة التوحيد، وجعله في جيد الزمان كالعقد الفريد، وأشهد أنّ سيّدنا ومولانا محمّداً عبده ورسوله الذي بعثه للعالمين نوراً وهدى ورحمة، وأرسله بالتوضيح ليكون الدين الحنيفي مبسوطاً لهذه الأمّة، -صلّى الله تعالى عليه وعلى آله المصابيح الغرر, وأصحابه نجوم الهدى وعقود الدرر- أمّا بعد،

فالعلاّمة الفاضل الذي بتنوير أبصاره يحلّ المشاكل والمعاضل المسمّى بأحمد رضا خان، قد وافقه اسمه مسمّاه، وطابق درّ ألفاظه جوهر معناه، فهو كنز الدقائق المنتخب من خزائن الذخيرة، وشمس المعارف المشرقة في الظهيرة، كشّاف مشكلات العلوم في الباطن والظاهر، يحقّ لكلّ من وقف على فضله أن يقول: كم ترك الأوّل للآخر،

وإنّي وإن كنت الأخير زمانة	لآت بما لم تستطعه الأوائل
وليس على الله بمستنكر	أن يجمع العالم في واحد

خصوصاً بما أبداه في هذه الرسالة الحرية بالقبول والتعظيم والجلالة، والمسمّاة بـ"المعتمد المستند" من الأدلّة والبراهين، والقول الحقّ المبين القامع لأهل الكفر والملحدين،

---

[1]- "الموضوعات الكبرى" = "الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة": لملاّ علي القاري، ذكر الأحاديث مرتّبة على حروف الهجاء، حرف العين، ر: ٦١٤، صـ١٩٥.

فإنّ من قال بهذه الأقوال معتقداً لها، كما هي مبسوطة في هذه الرسالة لا شبهة أنّه من الكفرة الضالّين المضلّين المارقين من الدين، مروق السهم من الرمية، لدي كلّ عالم من عُلماء المسلمين المؤيّدة لما عليه أهل الإسلام والسنّة والجماعة، الخاذلة لأهل البدع والضلالة والحماقة، فجزاه الله تعالى عن المسلمين المقتدين بأئمّة الهدى والدين الجزاء الوافر، ونفع به وبتأليفه في الأوّل والآخر، ولا زال على ممرّ الزمان، رافعاً لواء الحقّ ناصراً لأهله ما تعاقب الملوان، ومتّع الله الوجود بحياته، وما برح ملحوظاً بعون الله وعناياته، محفوظاً بالسبع المثاني من كيد كلّ عدوٍّ وحاسد شاني بجاه عظيم الجاه خاتم الأنبياء والمرسلين، صلّى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه أجمعين.

رقمه فقير ربّه، وأسير ذنبه، أحمد أبو الخير بن عبد الله ميرداد خادم العلم والخطيب والإمام بالمسجد الحرام.

أحمد أبو الخير ميرداد

تقريظ

مقدام العلماء المحقّقين، وهُمام العظماء المدقّقين، العريف الماهر، والغطريف الباهر، والسحاب الهامر، والقمر الزاهر، ناصر السنّة، وكاسر الفتنة، مفتي الحنفية سابقاً، ومحط الرحال سابقاً ولاحقاً، ذو العزّ والإفضال، مولانا **العلاّمة الشيخ صالح كمال**[1]، توجّه ذو الجلال بتيجان العزّ والجمال.

---

[1]– صالح بن صدّيق بن عبد الرحمن كمال الحنفي المدرّس بالمسجد الحرام، ولد بمكّة المشرّفة في شهر ربيع الأوّل سنة ثلاث وستّين ومئتين وألف، وبها نشاء وحفظ "القرآن العظيم" وجوّده، وصلّى به التراويح في المسجد الحرام، وحفظ بعضاً من المتون، ثم شرع في طلب العلم فجدّ واجتهد =

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي زيّن سماء العلوم بمصابيح العلماء العارفين، وبيّن لنا ببركاتهم طرق الهداية والحقّ المبين، أحمده على ما منّ به وأنعم، وأشكره على ما خصّ وعمّم، وأشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له شهادةً ترفع قائلها على منابر النور، وتدفع عنه شبه أهل الزيغ والفجور، وأشهد أنّ سيّدنا ومولانا محمّداً عبده ورسوله الذي أوضح لنا الحجّة، وأبان لنا طريق المحجّة، اللّهم فصلّ وسلّم عليه وعلى آله الطيّبين الطاهرين، وأصحابه الفائزين المفلحين، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين، لا سيّما العالم العلاّمة بحر الفضائل، وقرة عيون العلماء الأماثل، مولانا الشيخ المحقّق بركة الزمان أحمد رضا خان البريلوي –حفظه الله وأبقاه، ومن كلّ سوء ومكروه وقاه–، أمّا بعد،

فعليكم السلام، أيّها الإمام المقدام رحمة الله وبركاته على الدوام!

ولقد أجبتَ فأصبتَ، وحقّقتَ فيما كتبتَ، وقلدتَ أعناق المسلمين قلائد المنن، وادّخرتَ عند الله –سبحانه– الأجر الحسن، فأبقاك الله لهم حصناً منيعاً، وحبّاك من لدنه أجراً عظيماً ومقاماً رفيعاً، وإنّ أئمّة الضلال الذين سمّيتَهم كما قلتَ ومقالك فيهم بالقبول

= وداب، فقرأ في ابتداء الطلب على والده، ثم لازم العلاّمة الشيخ عبد القادر خوقير الحنفي، فتفقّه عليه، وقرأ عليه عدة كتب في الفقه، منها: "الدرّ المختار" بحواشي المحقّق ابن عابدين عليه، قرأ على السيّد أحمد دحلان في التفسير والحديث والعربية وغيرها، وأجازه بسائر مرويّاته، وقرأ على السيّد عمر الشامي البقاعي في النحو والمعاني والبيان والعروض وغيرها وانتفع به، ولما تفوق في العلم وبرع تصدّر للتدريس والإفادة والفتيا درّس بالمسجد الحرام. ولما صنّف الإمام أحمد رضا خان –عليه رحمة الرحمن– "الدولة المكّية بالمادة الغيبية" قرأ صالح بن صدّيق أمام شريف مكّة حسين بن علي في جلسته، توفي –رحمه الله تعالى– عام 1332هـ بمكة المكرمة، فدفن بالمعلى. ("أهل الحجاز بعبقهم التاريخي" للشيخ حسن عبد الحي قزاز المكي، صـ282، والمختصر من كتاب "نشر النور والزهر" صـ219 ملتقطاً).

حقيق فهم والحال ما ذكرتَ، كفّار مارقون من الدين يجب على كلّ مسلم التحذير منهم، والتنفير عنهم، وذمّ طريقتهم الفاسدة، وآرائهم الكاسدة، وإهانتهم بكلّ مجلس واجبة، وهتك الستر عنهم من الأمور الصّائبة، ورحم الله القائل:

من الدين كشف الستر عن كلّ كاذب	وعن كلّ بدعي أتى بالعجائب
ولو لا رجال مؤمنون لهدمت	صوامع دين الله من كلّ جانب

أولئك هم الخاسرون، أولئك هم الضالّون، أولئك هم الظالمون، أولئك هم الكافرون، اللّهم أنزل بهم بأسك الشديد، واجعلهم ومن صدّق أقوالهم ما بين شريد وطريــــد، ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ﴾ [آل عمران: ٨]، وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم تسليماً كثيراً. غاية محرّم الحرام 1324هـ.

قاله بفمه،وأمر برقمه، خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام، محمّد صالح ابن العلاّمة المرحوم الشيخ صدّيق كمال الحنفي، مفتي "مكّة المكرّمة" سابقاً، غفر الله له ولوالدَيه ولمشايخه وأحبابه وخذل أعداءه وحساده ومن بسوء أراده، آمين!

محمّد صالح كمال

تقريظ

العلاّمة المحقّق، والفهّامة المدقّق، مُشرق سناء الفهوم، مَشرق ذكاء العلوم، ذو العلوم والأفضال، مولانا **الشيخ علي ابن صدّيق كمال**[1]، أدامه الله بالعزّ والجمال.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أعزّ الدين القويم بالعلماء العاملين المكرمين بالعلم النافع الذين جعلتهم أنجماً يستضاء بهم في الأزمنة الدهماء الحوالك الظلم، وشهباً تحرق بهم طوائف الطغيان والزيغ والبدع فيحوروا رمم، وأشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له شهادة ادّخرها ليوم الزحام، وأشهد أنّ سيّدنا محمّداً عبده ورسوله خاتم الأنبياء العظام -صلّى الله تعالى عليه وسلّم وعلى آله وصحبه الكرام- وبعد،

فأنا أشكر الله ربّي على طلوع هذا النجم الساطع، والدواء الناجع، في هذا الزمان الفاجع الواجع، الذي نرى فيه البدع كالسيل الدافع، وأهلها يتناسلون من كلّ حدب واسع، اللّهم أخلِ منهم البلاد، ومثل بهم بين العباد، وأهلكهم كما أهلكتَ ثمود وعاد، واجعل ديارهم بلاقع، لا شكّ في كفر هؤلاء الخوارج كلاب النار وحزب الشيطان، وحقيق بالقبول والإذعان ما جاء به هذا النجم اللامع، والسّيف القاطع رقابَ الوهابية ومن كان لهم تابع، الشيخ الكبير، والعَلَم الشهير، مولانا وقدوتنا، أحمد رضا خان البريلوي، سلّمه

---

[1] - محمد علي بن صدّيق كمال، ولد بمكّة المكرّمة سنة ١٢٥٣ه أو ١٣٥٤ه، وقد أخذ من السيّد أحمد زيني دحلان -رحمه الله تعالى-، والعلاّمة رحمة الله الكيرانوي الهندي، والشيخ ياسين الشامي، ولقي مع الشيخ المجدّد الإمام أحمد رضا خان -عليه رحمة الرحمن- سنة ١٣٢٣ه بمكّة المكرّمة اه. ("سير وتراجم... إلخ" لعمر عبد الجبّار، صـ١١١).

الله وأعانه على أعداء الدين المارقين بحرمة سيّدنا محمّد صلّى الله تعالى عليه وسلّم، وعليكم السلام.

علي ابن صدّيق كمال

تقريظ

البحر الزاخر، والحبر الفاخر، بقية الأكابر، وعمدة الأواخر، الصفي المتوكّل، الوفي المتبتل، حامي السنن، ماحي الفتن، مطرح أشعّة النور المطلق، مولانا **الشيخ محمّد عبد الحقّ المهاجر الإله آبادي**(1)، دام بالأيد والأيادي.

السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته!

1- عبد الحقّ بن شاه محمّد بن يار محمّد (البكري) الحنفي الإله آبادي المهاجر إلى مكّة المباركة، ولد 1252هـ ونشأ بأرض الهند (في قرية نَيوان في نواحي إله آباد بإقليم أتربرديش، الهند)، واشتغل بالعلم من صغره، وسافر إلى دهلي وقرأ على الشيخ قطب الدين الحنفي الدهلوي المحدّث، وعلى غيره من العلماء، ثم هاجر إلى مكّة المباركة سنة ثلاث وثمانين ومئتين وألف، وأخذ عن الشيخ عبد الغني بن أبي سعيد العمري الدهلوي، وحصلت له الإجازة منه في الحديث والطريقة، فتصدر للتدريس، ومكث بمكّة المكرّمة خمسين سنة يدرّس ويفيد الطلاب، منهم: المولوى عبد الأوّل الجونفوري وخلق كثير من العلماء، يربيهم ويجيزهم.

وله مؤلّفات، منها: "نهاية الأمل في مسائل الحجّ البدل"، و"تعليقات على الدرّ المختار"، "الأكليل على مدارك التنزيل" للنسفي في سبعة مجلّدات كبيرة، وكانت وفاته لتسع عشرة خلون من شوال سنة ثلاث وثلاثين وثلاثمئة وألف 1333هـ، ودفن بالمعلاة في قرب الشيخ رحمة الله الكيرانوي. ("الدليل المثير"، صـ403، "علماء العرب في شبه القارة الهندية" للشيخ يونس السامرّائي، صـ776).

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفّق من اختار من عباده لحماية هذه الشريعة، وجعلهم ورثة أنبيائه في العلم والحكمة ويالها من رتبة عالية رفيعة، والصّلاة والسّلام على سيّدنا محمّد الذي جمع فيه مولاه الفضل جميعه، وعلى آله وأصحابه ذوي النفوس السميعة المطيعة، ما صاح الهزار فوق الأزهار ترنيمه وترجيعه، أمّا بعد،

فقد اطّلعت على هذه الرسالة الشريفة وما حوته من التحرير الأنيق، والتقرير الرشيق، فرأيتها هي التي تقرّ بها العينان لا بغيرها، وهي التي تصغي إليها الآذان حيث ظهر خيرها وميرها، أصاب صاحبها العلاّمة الحبر الطمطام المقوال المفضال المنعام النكر البحر الهمام الأريب اللبيب القمقام، ذو الشرف والمجد المقدام الذكيّ الزكيّ الكرام، مولانا الفهّامة الحاج أحمد رضا خان، -كان الله له أينما كان، ولطف به في كلّ مكان فيما بسط وحقّق، وضبط ودقّق-، أقسط وزعاً، وأرشد وهدى، فيجب أن يكون المرجع عند الاشتباه إليه، والمعوّل عليه فجزاه الله الجزاء التامّ، وأسبغ عليه نعمه غاية الإنعام، وأطال طيلته طوال الدهر المستدام بأرغد عيش لا يسأم فيه ولا يسام بحقّ صنديد المرسلين سيّد الأنام عليه وعلى آله الكرام، وصحابته الفخام أزكى صلاة الله وأطيب السلام.

حرّره العبد الضعيف الملتجى بحرم ربّه الهادي، محمّد عبد الحقّ ابن مولانا الشيخ محمّد الإله آبادي عاملهما الله بفضله العميم.

8 صفر المظفّر 1324سنة من الهجرة النبويّة على صاحبها ألف ألف صلاة وتحيّة.

محمّد عبد الحق عفي عنه

١٢٨١هـ

تقريظ

غيظ المنافقين، وفوز الموافقين، حامي السنّة وأهلها، ماحي البدعة وجهلها، زينة الزمان، وحسنة الأوان، منشد خطب الكرم، محافظ كتب الحرم، العلاّمة الجليل، والفهّامة النبيل، حضرة **مولانا السيد إسماعيل خليل**[1]، أدامهما الله بالعزّ والتبجيل.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الأحد القهّار، القويّ العزيز المنتقم الجبّار، المتعالي بصفات الكمال والجلال، المتنزه عن قول أهل الكفر والطغيان والضلال، الذي ليس له ضدّ ولا ندّ ولا مثال، ثم الصلاة والسلام على أفضل العالمين، سيّدنا محمّد بن عبد الله خاتم النبيّين والمرسلين، المنقذ لمن تبعه من الخزي والردي الخاذل لمن استحبّ العمى على الهدى، أمّا بعد،

فأقول: إنّ هؤلاء الفرق الواقعين في السؤال، غلام أحمد القادياني ورشيد أحمد ومن تبعه كخليل الأنبهتي [السهارنفوري]، وأشرّفعلي وغيرهم، لا شبهة في كفرهم بلا مجال، بل لا شبهة فيمن شكّ بل فيمن توقّف في كفرهم بحال من الأحوال، فإنّ بعضهم منابذ للدين المتين، وبعضهم منكر ما هو من ضرورياته المتّفق عليه بين المسلمين، فلم يبق لهم اسم ولا رسم في الإسلام، كما لا يخفى على أجهل الناس من الأنام، فإن ما أتوا به شيء تمجه الأسماع، وتنكره العقول والقلوب والطباع.

---

[1] – إسماعيل بن خليل حافظ كتب الحرم المكّي، كان من أجلّة علماء الحرم الشريف، وخليفة الإمام أحمد رضا خان –عليه رحمة الرحمن–، وقد سافر –في سنة ١٣٢٨هـ– إلى الهند لزيارة الشيخ المجدّد الإمام أحمد رضا خان عليه رحمة الرحمن. ("الملفوظ" المرتب من الشيخ المفتي الأعظم بـ"الهند" محمد مصطفى رضا خان البريلوي، الجزء الثاني، ص١٣٩).

ثم أقول أيضاً: إنّي كنت أظنّ أنّ هؤلاء الضالّين المضلّين، الفجرة الكفرة المارقين من الدين، إنّما حصل لهم ما حصل من سوء الاعتقاد، مبناه على سوء الفهم من عبارات العلماء الأمجاد، والآن حصل لي علم اليقين الذي لا شكّ فيه أنّهم من دعاة الكفرة يريدون إبطال دين محمّد -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-، فتجد بعضهم ينكر أصل الدين، وبعضهم يدّعي النبوّة منكراً لخاتم النبيين، وبعضهم يدّعي أنّه عيسى، وبعضهم يدّعي أنّه المهدي وأهونهم في الظاهر بل أشدّهم في الحقيقة، هؤلاء الوهابية -لعنهم الله وأخزاهم، وجعل النار مأواهم ومثواهم-، يلبسون على العوام الذين هم كالأنعام، بأنّهم هم المتّبعون للسنّة، وأنّ غيرهم من السلف الصالح الأئمّة، فمن دونهم مبتدعون، وللسنّة الغراء تاركون ومخالفون، فيا ليت شعري...! إذا لم يكن هؤلاء لنهجه -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- متّبعين، فمن المتّبع له...!؟ وأحمد الله تعالى على أن قيّض هذا العالم العامل، والفاضل الكامل، صاحب المناقب والمفاخر، مظهر كم ترك الأوّل للآخر، فريد الدهر، وحيد العصر، مولانا الشيخ أحمد رضا خان -سلّمه الله الربّ المنّان لإبطال حججهم الداحضة بالآيات والأحاديث القاطعة-، كيف لا!، وقد شهد له عالمو "مكّة" بذلك، ولو لم يكن بالمحلّ الأرفع لما وقع منهم ذلك، بل أقول: لو قيل في حقّه: إنّه مجدّد هذا القرن لكان حقاً وصدقاً:

وليس على الله بمستنكر ... أن يجمع العالَم في واحد

فجزاه الله خير الجزاء عن الدين وأهله، ومنحه الفضل والرضوان بمنّه وكرمه.

والحاصل: قد وجدت بأرض "الهند" الفرق كلّها، وهذا بحسب الظاهر، وإلاّ هم بطانة الكفرة أعداء الدين، ومرادهم بذلك إيقاع التفرقة بين كلمة المسلمين، ربّ ليس الهدى إلاّ هداك، ولا آلاء إلاّ آلاك، وحسبنا الله ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوّة إلاّ بالله

العليّ العظيم، اللّهـم أرنـا الحقَّ حقّـاً وارزقنـا اتّباعـه، وأرنـا الباطـلَ بـاطلاً وألهمنـا اجتنابـه، وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم.

قاله بفمه وكتبه بقلمه، راجي عفو ربّه الجليل، حافظ كتب الحرم المكّي، السيّد إسماعيل ابن السيّد خليل.

السيّد إسماعيل بن خليل

١٢٩١ه

تقريظ

ذي العلم الراسخ، والفضل الشامخ، والكرم والمنّ، والخُلق الحسن، والبهاء والزَين، مولانا **العلاّمة السيّد المرزوقي أبو حسين**[1]، حفظه الله في النشأتَين.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أطلع في سماء الوجود شمساً بازغة، كانت لظلمات الضلالات ناسخة دامغة، وللهداية إلى طريق الحقّ حجّةً بالغةً، ومحجّةً من سلكها لا تزل قدمه ولا تكون زائغة بوجود مَن أفاض الله علينا برسالته نعماً سابغة، وملأ بالعرفان قلوباً كانت فارغة، سيّدنا ومولانا محمّد الذي آتاه الله الآيات البيّنات، والمعجزات الباهرات، وأطلعه على ما

[1] – محمد أبو حسين المرزوقي المكّي –رحمه الله تعالى– (١٢٨٤ه– ١٣٦٥ه) كان مدرّساً وشهيراً بلقب "أبو حنيفة الصغير" وقرّظ أيضاً على" الدولة المكّية" للإمام أحمد رضا خان البريلوي – عليه الرحمة–، وكان من خلفاء الإمام.

("أهل الحجاز... إلخ"، صـ٢٨٣، و"تشنيف الإسماع" للشيخ محمود سعيد ممدوح، صـ٥٠٧).

شآء من المغيّبات، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الذين سبقونا بالإيمان سبقاً، وباعوا نفوسهم في نصرة دينه، وتمهيد طرقه وتمكينه، فأولئك هم الفائزون حقّاً، المشرّفون خَلقاً وخُلقاً، المميّزون بحسن ذكرٍ يبقى، وأجرٍ يتزايد في صحف الأعمال ويرقى، وعلى أتباعه المتمسّكين بهديه القويم، السالكين صراطه المستقيم، لا سيّما ورثته العلماء الأعلام الذين يستضاء بنورهم في حالك الظلام، أدام الله وجودهم على توالي الأعصار، وأطلع في سماء المعالي سعودهم في جميع القرى والأمصار، آمين!، أمّا بعد،

فقد منّ الله تعالى عليّ –وله الحمد والشكر– بالاجتماع بحضرة العالم العلاّمة، والحبر البحر الفهّامة، ذي المزايا الغزيرة، والفضائل الشهيرة، والتآليف الكثيرة في أصول الدين وفروعه، ومفردات العلم وجموعه، ولا سيّما في الردّ على المبطلين من المبتدعة المارقين، وقد كنت سمعت بجميل ذكره، وعظيم قدره، وتشرّفت بمطالعة بعض مصنّفاته التي يضيء الحقّ بها من نور مشكاته، فوقرت محبّته بقلبي، واستقرّت بخاطري ولبّي.

والأذن تعشق قبل العين أحياناً،

فلمّا منّ الله تعالى بهذا الاجتماع، أبصرتُ من أوصاف كمالاته ما لا يستطاع، أبصرت علمَ علم عالي المنار، وبحر معارف تتدفّق منه المسائل كالأنهار، صاحب الذكاء الرائع، حامل العلوم الذي سدّ بها الذرائع، المطيل بلسانه في حفظ تقرير علوم الشرائع، المستولي على الكلام والفقه والفرائض، المحافظ –بتوفيق الله تعالى– على الآداب والسُّنن والواجبات والفرائض، أستاذ العربيّة والحساب، بحر المنطق الذي تكتسب منه لآليه أيّ اكتساب، مسهّل الوصول إلى علم الأصول؛ إذ لم يزل لها رائضاً، حضرة مولانا العلاّمة الفاضل المولوي البريلوي الشيخ أحمد رضا، أطال الله حياته، وأدام في الدارين سلامته، وجعل قلمه سيفاً مسلولاً لا يغمد إلاّ في رقاب المبطلين، آمين!، اللّهم آمين!

فتذكّرت عند رؤياه –حفظه الله– قول الشاعر الناظم الناثر:

كانت مسألة الركبان تخبرني	عن أحمد بن سعيد أطيب الخبر
ثم التقينا فلا والله! ما نظرتْ[1]	أذناي أحسن مما قد رآى بصري

ورأيت نفسي ذاعي وحصر عن البلوغ في وصفه إلى البغية والوطر، وقد تفضّل عليّ الفاضل المذكور، ضاعف الله له الأجور برؤية هذا التأليف الجليل، والتصنيف النبيل الذي ذكر فيه الفرق الضالّة الحديثة التي كفرت ببدعها المكفّرة الخبيثة، فرفعت أكفّ الضراعة، متشفّعاً بصاحب الشفاعة، طالباً من الله حفظ الإيمان، مستعيذاً به من الكفر والفسوق والعصيان، وأن يحفظ جميع المسلمين من سريان عقائد الكفرة المضلّين، ويجزي حضرة المؤلّف خير الجزاء في يوم الدين؛ إذ قام مقاماً تشكره عليه جميع المؤمنين في الردّ على هؤلاء المبطلين، بل الكذبة المفترين، وبيان فضائحهم، وترهاتهم وقبائحهم، ولا شكّ أنّ ما هم عليه من الاعتقاد في غاية البطلان والفساد، لا تتصوّره العقول، ولا تصدّقه النقول، بل مجرّد أوهام وترهات، ليس لها أدلّة ولا شبه تدرؤ عنهم ولا تأويلات، وإنّما هي محض اتّباع للهوى، موقعٌ -والعياذ بالله تعالى- في الردى، وقد قال تعالى: ﴿بَلِ ٱتَّبَعَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ [الروم: 29]، ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ﴾ [القصص: ٥٠]، وقال تعالى: ﴿فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُواْ﴾ [النساء: ١٣٥]، وقال تعالى: ﴿وَلَا تَتَّبِعِ ٱلْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [ص: ٢٦]، وقال تعالى: ﴿أَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ﴾ [الفرقان: 43]، وقال تعالى: ﴿وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ ٱلْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث﴾ [الأعراف: ١٧٦]، وقال تعالى: ﴿وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا﴾ [الكهف: ٢٨].

وقد أخرج الطبراني عن أنس -رضي الله تعالى عنه- أنّه قال: قال رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم:

---

[1]- هكذا بالأصل، ولعلّه في الأصل: "ما سمعت" اهـ (مصحّح).

((إنّ الله تعالى حجب التوبة عن كلّ صاحب بدعة حتىّ يدع بدعته))[1].

وأخرج ابن ماجه عن عبد الله بن عبّاس -رضي الله عنهما- أنّه قال: قال رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم:

((أبى الله أن يقبل عمل صاحب بدعة حتىّ يدع بدعته))[2].

وأخرج ابن ماجه أيضاً عن حذيفة -رضي الله تعالى عنه- أنّه قال: قال رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم:

((لا يقبل الله لصاحب بدعة صوماً، ولا صلاةً، ولا صدقةً، ولا حجّاً، ولا عمرةً، ولا جهاداً، ولا صرفاً، ولا عدلاً، يخرج من الإسلام، كما تخرج الشعرة من العجين))[3].

وأخرج البخاري ومسلم في "صحيحَيهما" عن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري -رضي الله عنه- حديثاً طويلاً وفيه:

((فلمّا أفاق)) أي: أبو موسى ((قال: أنا بريء ممّن بريء منه رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم))... الحديث[4].

وأخرج مسلم في "صحيحه" عن يحيى بن يعمر قال: قلت لابن عمر رضي الله تعالى عنهما: يا أبا عبد الرحمن! ((إنّه قد ظهر قبلنا ناس يقرأون القرآن ويزعمون أن لا قدر وأنّ الأمر آنف، فقال: إذا لقيت أولئك فأخبرهم أنيّ بريء منهم وأنّهم برآء منّي))[5] انتهى.

1- "الترغيب والترهيب" نقلاً عن الطبراني، من ترك السنّة وارتكاب البدع... إلخ، ر: ١١، ١/86.

2- "سنن ابن ماجه"، كتاب السنّة، باب اجتناب البدع والجدل، ر: ٥٠، ١/٣٨.

3- المرجع السابق، ر: ٤٩.

4- "صحيح البخاري"، كتاب الجنائز، باب ما ينهى من الحلق عند المصيبة، ١/١٧٣.

"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب تحريم ضرب الخدود... إلخ، ١/٧٠.

5- "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب تحريم ضرب الخدود... إلخ، ١/٢٧.

فرحم الله امرأً ناضل عن الحقّ وأيّده وأظهره، وأدحض الباطل ودمّره، ورحم الله امرأً أعان على ذلك نصرةً للدين، وخذلاناً للكفرة المبطلين، ورحم الله امرأً تباعد عن أهل الكفر والضلال، واستعاذ بالله القادر المتعال في البكور والآصال من الوقوع في مصايد تلك الحبال قائلاً: الحمد لله الذي عافاني ممّا ابتلاهم به وفضّلني على كثير ممّن خلق تفضيلاً.

فقد أخرج الترمذي عن أبي هريرة -رضي الله تعالى عنه- عن النبي -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- قال:

((من رآى مبتلى فقال: "الحمد لله الذي عافاني ممّا ابتلاك به وفضّلني على كثير ممّن خلق تفضيلاً"، لم يصبه ذلك البلاء))[1].

وقال الترمذي: "حديث حسن".

ورحم الله امرأً طلب لهم من الله تعالى الهدايةَ لترك تلك الغواية، وطرح تلك الاعتقادات الباطلة، والبدع المكفّرة المضلّلة، والتوبةَ منها بالإعراض عنها، والتوفيقَ لأقوم طريق، فإنّه تعالى لا ربّ غيره، ولا خير إلاّ خيره، عليه توكلتُ وإليه أنيب، وصلّى الله تعالى على نبيّه ومصطفاه، وآله وصحبه وكلّ من اتّبعه واقتفاه، آمين!، والحمد لله ربّ العالمين.

قاله بفمه، وكتبه بقلمه، أحد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المكّي، محمّد المرزوقي أبو حسين، عفا الله عنه، آمين!. **محمّد المرزوقي أبو حسين ١٣١٦هـ**

تقريظ

[1]- "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، ر: ٣٤٤٣، ٥/٢٧٣.

ذي الشرف الجلي، والفخر العلى الفاضل الكامل، والعالم العامل، دامغ أهل الكفر والكيد، مولانا **الشيخ عمر أبي بكر باجنيد**[1]، أدامه الله بالتأييد والأيّد.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ربّ العالمين، والصلاة والسّلام على سيّد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، ورضي الله عن التابعين، وتابعيهم بإحسان إلى يوم الدين وبعد،

فقد اطّلعت على هذه الرسالة للفاضل العلاّمة، والرحلة الفهّامة، الشيخ أحمد رضا، فرأيت أنّ مَن ذكر فيها من أهل الزيغ والضلال ضالّون مضلّون، ومن الدين مارقون، و﴿فِي طُغْيَـٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ [البقرة: 15]، أسأل مولاي العظيم أن يسلّط عليهم من يقمع شوكتهم، ويقطع دابرهم، فأصبحوا لا ترى إلاّ مساكنهم، إنّ ربّي على كلّ شيء قدير، وصلّى الله على سيّدنا ومولانا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمد لله ربّ العالمين، قاله الفقير إلى الله تعالى، عمر بن أبي بكر باجنيد.

عمر بن أبي بكر باجنيد ١٢٩٦هـ

---

[1] – عمر بن أبي بكر بن عبد الله بن عمر بن علي بن محمد باجنيد الحضرمي المكّي، ولد في بلاد الماء بـ"حضر موت" في سنة ١٢٦٣هـ، حفظ القرآن الكريم، وسافر بوالده إلى الحرمين الشريفين، ولازم الشيخ محمد سعيد بابصيل ملازمةً تامّة، فقرأ عليه القرأة والنحو والصرف والبلاغة والمنطق والفقه والأصلَين والتفسير، و"إحياء علوم الدين" وتخرّج به، وأخذ عن السيّد أحمد زيني دحلان، ولازم حسين بن محمّد الحبشي، وقرأ عليه الكتب الستّة وغير ذلك من كتب الحديث، وأخذ عن بعض المسلسلات بأعمالها القوليّة والفعليّة، وتوفي –رحمه الله تعالى– بمكّة المكرّمة في سنة ١٣٥٤هـ. ("أعلام المكّيّن"، ١/٢٥١، و"الدليل المثير"، ص296).

تقريظ

حامل لواء العلماء المالكية، مطرح الأنوار العرشية والفلكية، الفاضل البارع، الخاشع المتواضع، ذو التقى والنقى، مفتي المالكية سابقاً، مولانا **الشيخ عابد حسين المالكي**(1)، زيّنه الله بأزين زين.

بسم الله الرحمن الرحيم

وعليك أيّها المفضال، سلام الله المتعال!، الحمد لله الذي أطلع في سماء العلماء شموس العرفان، فأزاحوا بأنوارها الساطعة عن الدين غياهب ذوي البهتان، والصّلاة والسّلام على أكمل من اختصّه مولاه بعلم المغيّبات، وجعله نوراً ماحياً غياهب التلبيس عن الملّة الحنيفية بقواطع الآيات، ونزّهه عن جميع النقائص كالكذب والخيانة، فمعتقِد خلافه كافرٌ يستحقّ بالإجماع الإهانةَ، وعلى آله الأمجاد، وأصحابه الأسياد، أمّا بعد

فإنّه لمّا وفّق الله لإحياء دينه القويم في هذا القرن ذي الفتن والشرّ العميم، مَن أراد به خيراً من ورثة سيّد المرسلين، سيّد العلماء الأعلام، وفخر الفضلاء الكرام، وسعد الملّة والدين، أحمد السير، والعدل الرضا في كلّ وطر، العالم العامل ذو الإحسان، حضرة المولى أحمد رضا خان، فقام في ذلك بفرض الكفاية، وقمع ببراهينه القاطعة، ضلالة المبطلين

---

1 - محمد عابد بن حسين بن إبراهيم الأزهري المالكي، ولد بمكة سنة 1275هـ، درس عند الشيخ رحمة الله الكيرانوي، وشيخ الإسلام أحمد بن زيني دحلان وغيرهما، ولي الإفتاء بمكّة، وكان مدرّس بالمسجد الحرام، وأخذ عنه العلوم أخوه الشيخ محمد علي المالكي، والشيخ السيد عباس الملكي، ومحدث الحرمين الشيخ عمر حمدان المحرسي، وله مؤلّف "هداية الناسك إلى توضيح المناسك" ورسالة في التوسل، وغير ذلك من الكتب، توفي عام 1340هـ أو 1341هـ.
("الأعلام" للزركلي، 242/3، و"أعلام الحجاز"، للشيخ محمد علي المغربي، 347/3-354، و"سير وتراجم"... إلخ، ص152).

البادية لذوي الدراية، ومنّ الله عليّ في أسعد الأوقات، وأشرف الطوالع وأبرك الساعات بالتيمّن بشمس سعوده، واللياذ بساحة إحسانه وجوده، والوقوف على رسالته التي جعلها حاصل رسائله اللاتي أقام فيها البراهين، وبيّن فيها أنواع الضلال الصادر من أهل الخبال، وهم غلام أحمد القادياني ورشيد أحمد وخليل أحمد وأشرّفعلي، وخلافهم[1] من أهل الضلال والكفر الجلي، وسوّد بها وجه ضلالهم المبين، فذكرت عند ذلك قول من اجتباه مولاه: ((لن تزال هذه الأمّة قائمة على أمر الله لا يضرّهم من خالفهم، حتىّ يأتي أمر الله))[2]،

صلّى الله وسلّم عليه، وعلى آله ومن انتمى إليه، فجزى الله مؤلّفها حيث قام بهذا الأمر الواجب، وكشف بشموسه عن وجه الدين الغياهب، وقمع ضلال المبطلين المفسدين عقائد ضعفاء المسلمين، عن الإسلام والمسلمين خير الجزاء، وأبقى بدر سعوده منيراً في سماء الشريعة الغراء، ووفّقه إلى ما يحبّه ويرضاه، وأناله من الخير غاية ما يتمنّاه، آمين!، اللّهم آمين!.

قاله بفمه، وأمر برقمه، خادم العلم بالديار الحرمية، محمّد عابد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتي السادة المالكية.

محمّد عابد بن حسين

١٣٠٠ه

---

[1]– شاع وذاع الآن في الحجاز الشريف استعمال خلافه بمعنى غيره يقولون: جاءني زيد وخلافه أي: وغيره. اهـ (مصحّحه).

[2]– "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث معاوية بن أبي سفيان، ١٠١/٤.

تقريظ

العالم النحرير، الصفيّ الزكي الذهين الذكي، صاحب التصانيف، والطبع اللطيف، **الشيخ محمد علي حسين المالكي**[1]، نوّره الله بالنور الملكي.

بسم الله الرحمن الرحيم

وعليك أيّها المفضال! سلام الله ورحمته وبركاته ورضاه، إنّ أعذب المقال، حمد ذي الجلال المنزّه عن النقائص والأشباه، الذي ختم الرسالة بأكرم رسول اجتباه، ونزّهه وسائر رُسله من الكذب والمنقّصات، واختصّهم من بين مخلوقاته بالاطّلاع على المغيّبات، فمن الحقّ بهم أدنى نقصٍ من العباد، فقد صار بالإجماع من أهل الارتداد، اللّهم فصلّ

[1]– محمد علي بن حسين بن إبراهيم المالكي، ولد بمكّة المكرّمة سنة ١٢٨٧هـ، ونشأ بها، وتوفّي والده وهو في الخامسة من عمره، فكفله إخوه الشيخ محمد بن حسين مفتي المالكية، فربّاه وأحسن تربيته، ولازم أخاه الشيخ عابد مفتي المالكية، وأخذ عنه شتى العلوم، وأخذ الفقه الشافعي عن السيّد بكري شطا، وكان يغتنم بأوقاته ويقضيها في مطالعة الكتب، وتلقى التفسير عن الشيخ عبد الحق الإله آبادي، وتعيّن في عهد الدور العثماني عضوية مجلس التمييز، ورئاسة مجلس التعزيرات، وفي العهد الهاشمي أسندت إليه وكالة المعارف وعضوية مجلس الشيوخ، وفي العهد السعودي عيّن عضواً برئاسة القضاء. وله تصانيف، منها: "انتصار الاعتصام بمعتمد كلّ مذهب من مذاهب الأئمّة الأعلام" و"القواطع البرهانية في بيان إفك غلام أحمد وأتباعه القاديانية" وغير ذلك من الكتب، وتلميذه الشيخ محمد ياسين الفاداني ألّف كتاباً في أسانيده سمّاه "المسلك الجلي في أسانيد فضيلة الشيخ محمد علي"، توفّي بمكّة المكرّمة سنة ١٣67هـ.

("تشنيف الإسماع"، صـ393-397، و"سير وتراجم... إلخ"، صـ260-265).

عليهم وسلّم، وآلهم وصحبهم وكرّم، سيّما نبيّك المصطفى، وآله وأصحابه أهل الصدق والوفاء، أمّا بعد،

فإنّه لمـّا منّ الله عليّ باستجلاء نور شمس العرفان، من سماء صفاء ملتزم الإتقان، مَن صار محمود فعله، كشّاف آيات فضله، وكيف لا!، وهو مركز دائرة المعارف اليوم، ومطلع كواكب سماء العلوم في دار القوم، عضد الموحّدين، وعصام المهتدين، القاطع بصارم البراهين، لسان المضلّين الملحدين، والرافع منار الإيمان، حضرة المولى أحمد رضا خان، أطلعني على وريقات بيّن فيها كلام مَن حدث في "الهند" من ذوي الضلالات، وهم غلام أحمد القادياني ورشيد أحمد وأشرّفعلي، وخليل أحمد، وخلافهم[1] من ذوي الضلال والكفر الجلي، وإنّ منهم مَن تكلّم في حقّ ربّ العالمين، ومنهم من ألحق النقص بأصفيائه المرسلين، وأنّه قد أبطل كلام كلّ من هؤلاء المضلّين برسالة بديعة رفيعة واضحة البراهين، وأمرني بالنظر في كلام هؤلاء القوم، وماذا يستحقّونه من اللوم، فنظرت إطاعةً لأمره في كلامهم، فإذا هو كما قال ذلك الهمام يوجب ارتدادهم، فهم يستحقّون الوبال، بل هم أسوأ حالاً من الكفّار ذوي الضلال، فجزى الله هذا الهمام، حيث أبطل برسائله قول هؤلاء اللئام، وقام بفرض الكفاية في هذا القرن العميم الشرور، ونهى المسلمين عن سفسطة ما صدر من أهل الفجور عن الإسلام والمسلمين، أحسن ما جازى به عباده المخلصين، ووفّقه وسدّده لإحياء الشريعة الغراء، وأسعده وأيّده ونصره على هؤلاء الأشقياء، ولا زال بدر إقباله، طالعاً في سماء كماله، آمين!، اللّهم آمين!، والحمد لله على ما أولاه، والصّلاة والسّلام على خاتم الرُسل الكرام، وآله والأصحاب ما تيمّن بذكرهم كتاب.

---

[1]– أي: وغيرهم كما تقدّم. اهـ (مصحّحه).

قاله بفمه، ورقمه بقلمه، العبد الفقير ذو الآثام، محمّد علي المالكي المدرّس بالمسجد الحرام، ابن الشيخ حسين مفتي المالكية سابقاً بالديار الحرمية. **محمد علي بن حسين ١٣١٠هـ**

ثم امتدح الفاضل العلاّمة الممدوح -حفظه المولى السبّوح- حضرة مصنّف "المعتمد المستند" -كان له الأحد الصمد- بقصيدة غراء، وهي هذه كما ترى:

ما سمت تتيه بحسنها لما زهت ... وحلت وطابت طيبة وتشرّفت

وأتت تقول لدي التفاخر أنّني ... خير البلاد فـ"مكّة" دوني ثبت

إنّي أحبّ من البلاد جميعها ... لله حقّاً دعوة الهادي وفت

وبي المطيع تضاعفت حسناته ... بزيادة عمّا بـ"مكّة" ضوعفت

وأنا السماء تزيّنت بكواكب ... كلّ الأنام بنورها السامي اهتدت

ما البدر بل ما الشمس إلاّ من سنا ... تلك الكواكب في البريّة أشرقت

فلذلك الخضراء بُرقع وجهها ... وبكت من الغبراء حتىّ أُغرقت

فاز الذي قد زارني بحبيبه ... ذي المعجزات ومن به العليا ارتقت

بينا أنا مصغ لطيب قولها ... إذ شمتُ "مكّة" في المحاسن أقبلت

تُبدي مفاخرها وقالت إنّني ... أمّ القرى فجميعها بعدي أتت

أنا قبلة للعالمين جميعهم ... وبي المشاعر والمناسك جُمّعت

بي بيت بارينا الحرامُ وزمزمٌ ... طعمٌ شفا من كلّ حادثة برت

وبي الصفا للطائفين ومروةٌ ... ويمين ربّ الخلق بي قد قُبّلت

وبي الحطيم ومستجارٌ والمقا ... م ومسجد حسناته قد ضوعفت

زادت علـى حسـنات طيّبـة[1] مئـة ألــفٍ عــن الهــادي الروايــةُ أُيّــدت

وأنــا أحــبّ الأرض للمــولى وللــ مختـــــار عنـــــد رواة آثـــــار روت

وأتـــى بـــأنّي خـــير أرض الله للّــ ـــه العظـــيم روايـــة أيضـــاً زهـــت

أنـــا مطلـــع للنـــيّرات جميعهـــا فـــبم الفـــاخر لطيبـــةٍ إذ فـــاخرت

وأنـا الـتي قصـدي لقصـد النسـك يحـ رم قاصــدي حتمــا بمــا قــد أقّتــت

وأنـا علـى المسـطاع حجّـي واجـب عينـــا بعمـــر مـــرّة قـــد بُـــرّأت

وكفايـــةً في كـــلّ عـــام قـــد أتـــى والســـيّآت بســـاحتي قـــد كُفّـــرت

في كـــلّ يـــوم ينظـــر المـــولى إلى أهلـــي برحمتـــه ابتـــداءً قـــد ثبـــت

فـــيعمّ حـــتىّ النـــائمين بســـاحتي فضـــلاً برحمتـــه ومغفـــرة وفـــت

وبكـــلّ يـــوم مئـــة عشـــرون مـــن رحمـات مـولى الخلـق بي قـد أنزلـت

للطـــــائفين ونـــــاظرين لكعبـــــة والـــراكعين علـــيهم قـــد قُسّـــمت

أنـا مهـبط الـوحي الكـريم ومظهـر الـ إيمـــان والطاعـــات بي قـــد نُوعـــت

حـــبّي مـــن الإيمـــان جـــاء وأنّـــني أنفــي كمــا الكــيرُ الخبائــثَ إذ بــدت

وأنــا المقدّســة الحــرام العــرش والبــ ــلد الأمــين صــلاحٌ أسمــائي سمــت

بي أكثـــر القـــرآن أنـــزل ربّنـــا مـــنّي ســـرى بـــدر فـــأرض أشـــرقت

لمـــا أطالـــت في تمـــدّح نفســـها قامــت وقالــت طيبــةٌ: هــي طولــت

حســـبي بمـــا جـــزم الأنـــام بأنّهـــا خـــير البقـــاع لطيبهـــا ممّـــن حـــوت

وكـــم الأصـــول تشـــرّفت بفروعهـــا فبأحمـــــد آبـــــاؤه قـــــد شُـــــرّفت

---

[1] – طيّبة على زنة سيّدة عدل عن الاسم إلى الصفة إشارة إلى أنّ التسمية مبنيّة على التوصيف ومئة بالوقف، وإن كانت مضافة إلى ألف لما صرّح العروضيون أنّ كلّ عروض محلّ الوقف كالضرب، ولك أن تقرأ طيبة بإسكان "الياء" والوقف على "التاء" ومئة بـ"واو" الإطلاق على أن زادت بمعنى ازدادت والفاعل مئة ألف فيصير العروض مفتعلن. اهـ (مصحّحه).

بي من رياض الخلد روضة قربة   بي تمّ بدر الدين آيٌ جمّعت

بي أربعون من الصلاة براءة   بي منبر الهادي على حوض ثبت

أنفي الخبائث قد أتى كالكير بي   محراب طه بئر غرس فضّلت

قال النبي بأنّها من جنّة   وبتفلة من خير مبعوث حلت

أنا طابةٌ أنا دار هجرة من سما   بي قربة عن حجّ بيت قدّمت

وبي الإساءة لا يضاعف ذنبها   أمّا بـ"مكّة" فالإساءة ضوعفت

منّي قبور الصاحبين وعترة   أمسوا ضياء الأرض منهم نوّرت

لما سمعت مقال كلّ منهما   قلت: اطلبا حكماً عدالته نمت

ذا خبرة مولى المعارف والهدى   ربّ البلاغة من به الدنيا زهت

ذا عفة ذا حرمة عند الملا   ذا فطنة منها العلوم تفجّرت

شَرَحَ "المقاصد" فهو سعد الدين   بذكائه شَرحَ "المواقف" فانجلت

عضد الهداية فخرنا محمود فعـ   ـل زانه كشّاف آي أحكمت

أبدى معاني المشكلات بيانه   ببديع منطقه الجواهر نُظّمت

إيضاحه بدلائل الإعجاز أسـ   ـرار البلاغة منه حقّاً أسفرت

قالا: ومَن هو قد توثّقنا به؟   قلت: العزيز ومن به التقوى صفت

محيي علوم الدين أحمد سيرة   عدل رضا في كلّ نازلة عرت

مولى الفضائل أحمد المدعو رضا   خان البريلي مَن به الخلق اهتدت

قالا: وأنعم بالمحكّم ذي التقى   فعلى تقدّمه البرية أجمعت

الطيّب بن الطيّب بن الطيّب بـ   ـن ذوي الهدى آيات رفعته رقت

فابن العماد عماده من كشف ذا   حججا بها حجج ابن حجّة ادحضت

قاضي القضاة فما الخفاجي عنده   إلاّ كبدر دون شمس أشرقت

أملى العلوم فهل سمعت بمثله   أملى وذا آياته قد شوهدت

لا زال بـــدر كمالـــه بســـماء عـــز   ز جلالـــه يهـــدي العبـــاد إذا غـــوت
صلّى وسلّم ربّنا الهادي على   ربّ الكمال ومَن به الخلق احتمت

تـــمـــتـــ

بحمد الله وعونه وحسن توفيقه، وصلّى الله على مَن جعله هادياً لطريقه وآله.

محمّد علي بن حسين

1310هـ

تقريظ

الشابّ التقي المحصّل المترقّي، ذو الجمال والزين، **الشيخ جمال بن محمّد بن حسين**[1]، نزّهه الله عن كلّ شين.

[1]- جمال بن محمد الأمير ابن المفتي المالكيّة بمكّة المحميّة العلاّمة الشيخ حسين المالكي، العالم النبيه الفاضل النحويّ النجيب الكامل، ولد بمكّة المشرّفة في سنة ١٢٨٥هـ، نشأ بها وأخذ من جماعة من أفاضل أهلها فجدّ في الطلب ولازم عمّه الشيخ عابد مفتي المالكيّة، وأخذ عنه المعقول والمنقول، ولازم العلاّمة الشيخ عبد الوهّاب البسري ثمّ المكّي الشافعي وقرأ عليه في العقول، ولما برع درّس بالمسجد الحرام وأفاد وصنّف، وتوظب عضواً بدائرة مجلس المعارف ثمّ عيّن أيضاً رئيساً بمحكمة التعزيرات الشرعيّة من طرف أمير مكّة الشريف حسين بن علي، وقد أجازه الإمام المجدّد أحمد رضا خان عليه رحمة الرحمن، توفي عام 1349هـ بمكة المكرمة.

(مختصر "نشر النور والزهر، صـ163، و"سير وتراجم... إلخ"، صـ90).

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحقّ، وجعله خاتماً لرسله وهادياً إلى الصراط المستقيم لكافّة الخلق، وجعل ورثة الأنبياء، علماء دينه القويم الذابّين عن الحقّ غياهب الأشقياء، والصلاة والسلام على سيّد الأنام، وآله الكرام، وأصحابه الفخام، أمّا بعد،

فإنّي قد اطّلعت على كلام المضلّين الحادثين الآن في بلاد "الهند"، فوجدته موجباً لردّهم واستحقاقهم للخزي المبين، وهم -أخزاهم الله تعالى- غلام أحمد القادياني، ورشيد أحمد وأشرّفعليّ، وخليل أحمد وخلافهم[1] من ذوي الضلال والكفر الجلي، فجزى الله حضرة ذي الإحسان، المولى أحمد رضا خان، عن الإسلام والمسلمين أحسن الجزاء، حيث قام بفرض الكفاية وردّ عليهم بالرسالة المسمّاة بـ"المعتمد المستند" ذابّاً عن الشريعة الغرّاء، ووفّقه لما يحبّه ويرضاه وبلّغه من الخير ما يتمنّاه، آمين!، اللّهم آمين!، وصلى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلم.

قاله بفمه، وأمر برقمه، أحد المدرّسين بالديار الحرميّة محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية سابقاً.

محمد جمال بن محمد

1322هـ

[1]- أي: وغيرهم، كما مرّ اهـ. (مصحّحه).

تقريظ

جامع العلوم، ونابع الفهوم، حائز العلوم النقلية، وفائز الفنون العقلية، الهين، اللين الخاشع المتواضع، نادرة الزمان، مولانا **الشيخ أسعد بن أحمد الدهان**[1] المدرّس بالحرم الشريف، دام بالفيض والتشريف.

بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لمن أبد الشريعة المحمّديّة على مدى الأيّام، وأيّد الملّة الحنيفيّة بأسنة أقلام العلماء الأعلام، وقيّض لها في كلّ عصر من الأعصار، حماة وأنصاراً، ذوي عزائم وأخطار، يحمون حوزتها ويقوّون صولتها، ويقرّرون حجّتها، ويوضّحون محجتها، وهكذا في كلّ عصر يتجدّد النصر، ويحصل للعدوّ القهر حتىّ يتمّ الأمر، والصّلاة والسّلام على من سنّ سنّة الجهاد، وأمر بتجريد سيوف الحجج من الأغماد لردع أهل الكفر والعناد، والبغي والفساد، وعلى آله وأصحابه الذين هم لحزب الله نجوم، ولحزب الشيطان الخاسر رجوم وبعد،

---

[1]– أسعد ابن العلاّمة أحمد بن أسعد بن أحمد ابن الفهّامة تاج الدين بن أحمد ابن الفقيه إبراهيم بن عثمان بن عبد النبي بن عثمان بن عبد النبي الدهان، الحنفي المكّي، ولد بمكّة المشرّفة سنة 1280هـ، ونشأ بها، وحفظ "القرآن المجيد" مع كمال التجويد، وجدّ واشتهر في طلب العلوم، فقرأ على جملة من المشايخ العظام علماء البلد الحرام، منهم: العلاّمة الجليل الشيخ رحمة الله الهندي، والعلاّمة عبد الحميد الداغستاني الشرواني، وحضرة نور محمد البشاوري الحنفي، وقرأ على إسماعيل نوّاب في المنطق والتصوّف وغيرهما. أخذ عنه خلق كثير وانتفع به جمع غفير، ووظّفه أمير مكّة المشرّفة الشريف حسين بن علي على مساعد القائم مقامية في فصل القضايا الشرعية، وجعله شيخاً على أهل المدرسة السليمانية، وجعله عضو "مجلس التعزيرات الشرعيّة"، وعرض عليه مرّةً نيابة القضاء بالمحكمة الشرعية، فاعتذر ولم يقبلها، وأقامه رئيساً على هيئة "مجلس تدقيقات أمور المطوّفين" بالبلد الأمين، توفي عام 1341هـ.

(مختصر "نشر النور والزهر"، صـ١٢٩).

فقد اطّلعت على هذه الرسالة الجليلة التي ألّفها نادرة الزمان، ونتيجة الأوان، العلاّمة الذي افتخرت به الآواخر على الأوائل، والفهّامة الذي ترك بتبيانه سحبان باقل، سيّدي وسندي، الشيخ أحمد رضا خان البريلوي –مكّن الله من رقاب أعاديه حسامه، ونشر على هامّ عزّه أعلامه– فوجدتُها حصناً مشيداً على الشريعة الغرّاء، رفعت على دعائم الأدلّة التي لا يأتيها الباطل من بين يديها ولا من خلفها، ولا تنهض شبه الملحدين للقيام لدَيها، فإنّها متوارية من خوفها، سلّت صوارم الحجج القطعيّة على عقائد الكافرين، ورمت بشهبها شياطينَ المبطلين، خفضت هامهم بذلك السيف المسلول، وأُشهرت فضيحتهم بين أرباب العقول حتىّ ظهر ظهور الشمس في رابعة النهار ارتدادهم، ﴿أُوْلَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فَأَصَمَّهُمۡ وَأَعۡمَىٰٓ أَبۡصَٰرَهُمۡ﴾ [محمّد: 23]، وتحقّق بما اعتقدوه انسلالهم من الدين القويم، أولئك الذين﴿لَهُمۡ فِي ٱلدُّنۡيَا خِزۡيٞ وَلَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٞ﴾ [البقرة: 114].

فلعمري! أنّ هذا لهو التأليف الذي يفتخر به العالمون، و﴿لِمِثۡلِ هَٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ ٱلۡعَٰمِلُونَ﴾ [الصافات: 61]، فجزى الله مؤلّفها عن الإسلام والمسلمين خيراً، فإنّه قلّد أجيادهم قلائد النعم، ونصر الدين بما أحكمه من محكم هذا التأليف الذي بإدحاض حجّة الخصم حكم، لا زالت أيّامه مشرقة السنا، وبابه كعبة المرام والمنى، ما ترنّم بمدحه مادح، وصدح بشكره صادح، وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم.

قاله بفمه، ورقمه بقلمه، خادم الطلبة راجي الغفران، أسعد بن أحمد الدهان عفا الله عنه، وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته!

راجي الغفران،

أسعد الدهان

1324هـ

تقريظ

الفاضل الأديب الأريبُ اللبيب الحاسب الكاتب الرفيع المراتب، حسنة الأوان، مولانا **الشيخ عبد الرحمن الدهّان**[1]، دام بالمنّ والإحسان.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أقام في كلّ عصر أقواماً وفّقهم لخدمته، وأيّدهم لدَي مناضلة الملحدين بنصرته، والصّلاة والسّلام على سيّدنا محمّد الذي أذلّ ببعثته أهل الكفر والطغيان، وعلى آله وأصحابه الذين أخمدوا نار الجهل فظهر نور اليقين واضح العيان، وبعد،

فلا شكّ أنّ القوم المسؤول عنهم أهل الحميّة الجاهلية، مارقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، مستحقّون في الدنيا ضرب الرقاب[1]، ويوم العرض والحساب أشدّ

---

[1]– عبد الرحمن بن المرحوم العلاّمة أحمد الدهان بن أسعد الحنفي المكّي العالم العلاّمة، ولد بمكّة المشرّفة سنة 1283هـ ونشأ بها، وحفظ القرآن المجيد وجوّده، وصلّى به التراويح بالمسجد الحرام، وشرع في طلب العلوم، فقرأ على الشيخ رحمة الله الهندي في النحو والتوحيد والفقه وأصوله والتفسير والحديث والمعاني والبيان وغير ذلك، وحضر درس الشيخ عبد الحميد الداغستاني فى "جامع الترمذي"، وقرأ على الشيخ حضرة نور محمد البشاوري ولازمه ملازمةً كبيرة، وتوظّف بمدرسة الشيخ رحمة الله المذكور ليعلم الطلبة بها، فلبث فيها سنين، وقام بالوظيفة أحسن قيام، ونتج على يده كثير من التلامذة، ثم جعل من جملة العلماء الموظّفين المدرّسين بالمسجد الحرام من طرف أمير مكّة الشريف حسين، فتصدّر للتدريس به، وعرضت عليه نيابة القاضي بالمحكمة الشرعية وغيرها من الوظائف المتعلّقة بالحكومة، وهو صالح دين صاحب تواضع وخمول منفرد عن الناس لا يرغب مخالطتهم، توفّي ليلة السبت الثاني عشر من ذي القعدة سنة 1337هـ.

(مختصر "نشر النور والزهر"، صـ٢٤٢، و"سير وتراجم... إلخ"، صـ162).

العذاب، فلعنهم الله وأخزاهم، وجعل النار مثواهم، اللّهم كما وفّقت من اختصصتَه من عبادك لقمع هؤلاء الكفرة المتمرّدين، وأهّلته للذبّ عمّا يدعو إليه النبي الأمين، فانصره نصراً تعزّ به الدين وتنجز به وعد، ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [الروم: ٤٧]، لا سيّما عمدة العلماء العاملين، زبدة الفضلاء الراسخين، علاّمة الزمان، واحد الدهر والآوان، الذي شهد له علماء البلد الحرام بأنّه السيّد الفرد الإمام، سيّدي وملاذي، الشيخ أحمد رضا خان البريلوي -متّعنا الله بحياته والمسلمين، ومنحني هديه فإنّ هديه هدي سيّد المرسلين، وحفظه من جميع جهاته على رغم أنوف الحاسدين-، ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ﴾ [آل عمران: 8]، وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم.

قاله بفمه، ورقمه بقلمه، معتقداً بجنانه، الراجي من ربّه الغفران، عبد الرحمن ابن المرحوم أحمد الدهان.

---

[1]- اعلم أنّ ضرب الرقاب في الدنيا إنّما هو إلى الحكّام دون العوام، كما أنّ التعذيب في العقبى ليس إلاّ بيد ذي الجلال والإكرام، أمّا غير السلاطين وولاة الأمور فإنّما وظيفتهم الردّ باللسان، والطرد بالبيان، وتحذير المسلمين عن مخالطة الشياطين، ورفع الأمر إلى ولاة الأمر، و﴿لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ [البقرة: 286]، بل قد صرّحوا في الكتب الفقهية أنّ من قتل مرتدّاً بدون إذن السلطان يعزّره السلطان هذا في الممالك الإسلامية، فكيف بغيرها؟ فإنّه تقتله الحكّام، إن قتل المرتدّ فيكون فيه إلقاء بالأيدي إلى التهلكة، والله تعالى يقول: ﴿وَلَا تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: 195]، وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة، وفي حديث عمر وعبد الله بن عمر -رضي الله تعالى عنهما- قالا: قال رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم: ((لزوال الدنيا أهون على الله من قتل رجل مسلم))، رواه الترمذي والنسائي، ["جامع الترمذي"، كتاب الديات، ر: ١٤٠٠، ٣/٩٩. "سنن النسائي"، كتاب المحاربة تعظيم الدم، ٢/١٦٢.] فليتنبّه لذلك فأينما وقعت هذه الأحكام، فإنّما هي للسلاطين والحكّام، كما صرّح به في نفس هذه التقاريظ عدة أعلام، اهـ.

عبد الرحمن الدهان

١٣٠٢هـ

تقريظ

الفاضل المستقيم على الدين القويم، والحقّ القديم، المدرّس بـ"المدرسة الصولتية"[1]، بـ"مكّة المحميّة"، مولانا **الشيخ محمّد يوسف الأفغاني**[2]، حفظ بـ"السبع المثاني".

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك يا مَن تفرّدت بالكبرياء! وتنزّهت عن سمّة النقص والكذب والفحشاء! أحمدك حمد مَن اعترف بعجزه، وأشكرك شكر مَن توجّه إليك بأسره، وأصلّي وأسلّم على سيّدنا محمّد خاتم أنبيائك، وخلاصة أهل أرضك وسمائك، وآله وأصحابه عمدة أصفيائك، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم لقائك، وبعد،

فإنّي قد اطّلعت على هذه الرسالة التي ألّفها الفاضل العلاّمة، والحبر الفهّامة، المستمسك بحبل الله المتين، الحافظ منار الشريعة والدين، من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شكره، وعجز من القيام بحقّه وبرّه الذي افتخر بوجوده الزمان، مولانا الشيخ أحمد رضا خان -لا زال سالكاً سبيل الرشاد، وناشراً ألوية الفضل على رؤوس العباد، وأدامه الله

---

[1]- الواقعة قرب الحرم المكي، أسسها الشيخ العلاّمة رحمة الله الكيرانوي الهندي (1233هـ- 1308هـ) عام ١٢٨٩هـ بمساعدة المرأة التي جاءت الحرمين الشريفين للحج والزيارة، اسمها صولة النساء، فالشيخ سمّى المدرسة باسمها. وكانت هي أكبر مدرسة إفادةً بمكة المكرمة بعد حلقات الدروس القائمة في الحرم في النصف الأوّل من القرن الثالث عشر.

("أعلام الحجاز"، 2/286-313).

[2]- لم نعثر على ترجمته.

للذبّ عن الشريعة الغرّاء، ومكّن حسامه من رقاب الأعداء- فوجدتُها قد هدمت معظم أركان عقائد المفسدين المرتدّين الذين أرادوا ﴿أَن يُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَيَأۡبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ﴾ [التوبة: 32] إرغاماً لأنوف الحاسدين، وقد أودعت الحكمة وفصل الخطاب؛ إذ هي مسلّمة عند أولى الألباب، ولا عبرة بمن أنكر عليها ممّن أضلّه الله، ﴿وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمۡعِهِۦ وَقَلۡبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهۡدِيهِ مِنۢ بَعۡدِ ٱللَّهِ﴾ [الجاثية: 23]، شعر:

قد تنكر العين ضوء الشمس من رمد ... وينكر الفم طعم الماء من سقم

والله! إنّهم قد كفروا، وعن ربِقة الدين قد خرجوا، ﴿فَتَعۡسًا لَّهُمۡ وَأَضَلَّ أَعۡمَٰلَهُمۡ﴾ [محمّد: 8]، ﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فَأَصَمَّهُمۡ وَأَعۡمَىٰٓ أَبۡصَٰرَهُمۡ﴾ [محمّد: 23]، نسأله السلامة من تلك الاعتقادات، والعافية من هاتيك الخرافات، فجزى الله مؤلّفها عن المسلمين خير الجزاء، وأنعم علينا وعليه بحسن اللقاء، آمين ياربّ العالمين!.

قاله بفمه، ورقمه بقلمه معتقداً له بجنانه، أضعف خلق الله، خادم طلبة العلم محمّد يوسف الأفغاني، بلّغه الله الأماني.

تقريظ

ذي الفضل والجاه، أجلّ خلفاء الحاج المولوي الشاه إمداد الله، مدرّس الحرم الشريف والمدرسة الأحمدية، بمكّة المحميّة، مولانا **الشيخ أحمد المكّي الإمدادي**(1)، لا زال محفوظاً بإمداد الهادي.

1- أحمد بن ضياء الدين النبقالي الأصل، المكّي مولداً، ولد بمكّة المشرّفة، وأخذ العلم وقرأه على الشيخ رحمة الله الهندي ثمّ المكّي، فإنّه قد حضر لديه في عدة الفنون كالنحو والمنطق والأصلَين والمعاني

بسم الله الرحمن الرحيم

له الحمد والآلاء من شيد أركان الإسلام ونصب أعلامها، وضَعضعَ بنيان اللئام ونكس أزلامها، وجعل سيّدنا محمّداً للرسل قفلاً وللأنبياء ختامها، أشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريكَ له آلهٌ واحدٌ صمدٌ تنزّه عن جميع النقائص، وعمّا يتفوّه به أهل الزيغ والشرك، تعالى الله عمّا يقول الظالمون، وأشهد أنّ سيّدنا ومولانا محمّداً خير الخلق قاطبة الذي خصّه الله بعلم ما كان وما يكون، وهو الشفيع المشفَّع وبيده لواء الحمد، آدم ومَن دونه تحت لوائه يوم يبعثون وبعد،

فيقول العبد الضعيف الراجي لطف ربّه اللطيف، أحمد المكّي الحنفي القادري الجشتي الصابري الإمدادي: إنّي اطّلعت على هذه الرسالة المشتملة على أربع توضيحات المؤيّدة بالأدلّة القاطعة، والبراهين المبرهنة بالكتاب والسنّة، كأنّها أسنّة في قلوب الملحدين، فرأيتها صمصامة ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيّين، فجزى الله مؤلّفها خير الجزاء، وحشرنا الله وإيّاه تحت لواء سيّد الأنبياء، كيف لا! وهو البحر الطمطام، أتى بالأدلّة الصحيحة غير سقام، وأحقّ أن يقال في حقّه: إنّه قائم لنصرة الحقّ والدين، وقمع أعناق الملاحدة والمتمرّدين، ألا...! وهو التقيّ الفاضل، والنقيّ الكامل، عمدة المتأخّرين، وأسوة

والبيان والتفسير والحديث والفقه وغيرها، وقرأ عليه غيره أيضاً، وقرأ على سيديّ الوالد [أي: الشيخ أبو الخير مرداد] في الفقه حضر دروسه بالمسجد الحرام في قرأة "الدرّ المختار" وحواشيه و"الأشباه والنظائر" لابن نجيم ب"حاشية الحموي" و"شرح البعلي" وغيره، ودرّس وأفاد وتكرّرت منه سفرات إلى أراضي النبقالة، وكان يبث العلم فيها، وله تأليف سمّاه "تحفة الكرام في فضائل البلد الحرام" و"ديوان" في الخطب الجمعيّة، وكان ينظّم الشعر باللسان الفارسي. (مختصر "نشر النور والزهر"، صـ٨٠، ٨١).

وهو هندي الأصل، ومريد الشيخ إمداد الله المهاجر المكّي، وهو شيخ الطريقة لرشيد أحمد الكنكوهي أيضاً.

المتقدّمين، فخر الأعيان، مولانا المولوي الشيخ محمّد أحمد رضا خان، كثّر الله أمثاله ومتّع المسلمين بطول حياته، آمين!

لا ريب! إنّ هؤلاء مكذّبون للأدلّة صريحاً، فيحكم عليهم بالكفر، فعلى الإمام أيّد الله به الدين، وقصم بسيف عدله أعناق الطغاة المبتدعة والمفسدين، كهؤلاء الفرق الضالّة الباغين، والزنادقة المارقين، أن يطهّر الأرض من أمثالهم، ويريح الناس من قبائح أقوالهم وأفعالهم، وأن يبالغ في نصرة هذه الشريعة الغرّاء التي ليلها كنهارها ونهارها كليلها، فلا يضلّ عنها إلاّ هالك، ويشدّد على هؤلاء العقوبة إلى أن يرجعوا إلى الهدى، وينكفوا عن سلوك سبيل الردى، ويتخلّصوا من شرّ الشرك الأكبر، وينادي على قطع دابرهم إن لم يتوبوا بالله أكبر، فإنّ ذلك من أعظم مهمّات الدين، ومن أفضل ما اعتنى به فضلاء الأئمّة وعظماء السلاطين، وقد قال الإمام الغزالي -رحمه الله- في نحو هؤلاء الفرق: إنّ القتل[1] منهم أفضل من قتل مئة كافر؛ لأنّ ضررهم بالدين أعظم وأشدّ؛ إذ الكافر تجتنبه العامّة لعلمهم بقبح مآله، فلا يقدر على غواية أحد منهم، وأمّا هؤلاء فيظهرون للناس بزيّ العلماء والفقراء والصالحين مع انطوائهم على العقائد الفاسدة والبدع القبيحة، فليس للعامّة إلاّ ظاهرهم الذي بالغوا في تحسينه، وأمّا باطنهم المملوء من تلك القبائح والخبائث، فلا يحيطون به ولا يطّلعون عليه لقصورهم عن إدراك المخائل الدالّة عليه، فيغترّون بظواهرهم ويعتقدون بسببها فيهم الخير، فيقبلون ما يسمعون منهم من البدع والكفر الخفيّ ونحوهما، ويعتقدونه ظانّين أنّه الحقّ، فيكون ذلك سبباً لإضلالهم وغوايتهم، فلهذه المفسدة العظيمة. قال الإمام الولي محمّد الغزالي عليه رحمة الباري: إنّ قتل[2] الواحد من أمثال هؤلاء أفضل من قتل مئة كافر، وكذا في "المواهب اللدنية": أنّ من انتقص من

---

[1]- هذا إلى سلطان الإسلام لا غير، كما تقدّم التصريح به آنفاً. اهـ.

[2]- تقدّم مراراً وفي نفس هذا الكلام أنّه ليس لغير سلطان الإسلام. اهـ.

شأن النبي –صلّى الله تعالى عليه وسلّم–، فيقتل[1]، فكيف مَن عاب اللهَ والنّبيَ –صلّى الله تعالى عليه وسلّم– من باب أولى، فإلى الله المشتكى والنجوى.

اللّهم أرنا حقائق الأشياء كما هي، واحفظنا عن الغواية وأهلها، ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوبَنَا بَعۡدَ إِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةًۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡوَهَّابُ﴾ [آل عمران: 8]، واغفرلنا ولوالدينا ومشايخنا يوم الحساب، وارزقنا رضاك واجعلنا مع الذين أنعمت عليهم من الأحباب.

هذا ما قاله بلسانه، وزبره ببنانه، الراجي عفو ربّه الباري، أحمد المكّي الحنفي ابن الشيخ محمّد ضياء الدين القادري الجشتي الصابري الإمدادي، المدرّس بالحرم الشريف المكّي وبالمدرسة الأحمدية بمكّة المحميّة 1324هـ، غفر الله ذنوبهما، وكان له ناصراً ومعيناً، حامداً ومصلّياً مسلّماً.

أحمد المكي الحنفي ابن محمد ضياء الدين القادري الجشتي

1324هـ

تقريظ

العالم العامل، والفاضل الكامل، **مولانا محمّد يوسف الخيّاط**[2]، أدامه الله على سَوي الصراط.

---

[1]– "المواهب اللدنية"، المقصد الرابع، الفصل الثاني: حكم مَن انتقصه أو سبّه، ٢/٦٨٢.

[2]– محمد بن يوسف الخيّاط الشافعي المكّي، أحد أجلّة علماء البلد الحرام العلاّمة الفلكي المحقّق المتفنّن في العلوم منطوقها والمفهوم، منثورها والمنظوم، فلذا اعقدتْ عليه الخناصر أثنى عليه الأصاغر والأكابر.

ولد بمكّة المشرّفة، ونشأ بها، وأكبّ على كسب العلوم وتحصيلها وجمعها من أهليها وتأصيلها وجدّ في ذلك حتىّ فاق أقرانه الأفاضل، وحاز فصاحةً وكمالاً وأدباً يقصر عنه يد المتناول، ونثر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصّلاة والسّلام على من لا نبيّ بعده، سيّدنا محمّد صلّى الله تعالى عليه وسلّم.

من وجد من هؤلاء الأصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلّف أحمد رضا خان -شكر الله سعيه- ما في هذه الرسالة من هذه المنكرات الفاحشة التي في غاية الغرابة التي لا يصدر مثلها عمّن يؤمن بالله واليوم الآخر، لا شكّ أنّهم ضالّون مضلّون كفّار يخشى منهم الخطر العظيم على عوام المسلمين، خصوصاً في الأصقاع التي لا ينصر حكّامها الدين؛ لكونهم ليسوا من أهله ويجب على كلّ مسلم التباعد عنهم، كما يتباعد من الوقوع في النار، وعن الأسود الفاتكة، ويجب على كلّ من قدر من المسلمين على خذلانهم، وقمع فسادهم، أن يقوم بما استطاع من ذلك، كما فعل حضرة المؤلّف الفاضل -شكر الله سعيه-، وله اليد الطولى عند الله ورسوله، والله تعالى أعلم،

كتبه الحقير محمد بن يوسف خيّاط.

محمّد يوسف

1323ھ

ونظم وفاق مَن أنشأ ونظّم، أسّس أوّل مدرسة له في دار صغيرة بجوار باب الدريبة، فاكتظف بالطلاّب، وفي زمن قصير تخرّج منها طلاّب كثيرون، هم في عداد العلماء الحاضرين، ثم ساعده الشريف الحسين، وهو في أبان أمارته على الحجاز في زمن الحكم العثماني، فبنى له مدرسة السعى المقابلة لباب الإسلام، وأمدّه بعونه لتوسيع مدى التعليم فيها، فكانت النواة الأولى لانتشاء التعليم في البلاد، وكان ذلك في ١٣٢٧ھ، ولم نعثر على تاريخ وفاته إلاّ أنّ المعروف أنّه توفّي ببلاد "جاوى" [أندنوسيا] بعد عام ١٣٣٠ھ.

(مختصر "نشر النور والزهر"، صـ٤٢٩، و"سير وتراجم... إلخ"، صـ111).

تقريظ

الشيخ الجليل المقدار الرفيع المنار، مولانا **الشيخ محمد صالح بن محمّد بافضل**[1]، أدام الله فيوضه على الصغار والكبار.

بسم الله الرحمن الرحيم

أحمدك اللّهم يا مجيب كلّ سائل! وأصلّى وأسلّم على من هو لنا إليك أشرف الوسائط والوسائل، رغماً على أنف كلّ مجادل معاند، وطرداً لكلّ مصادر في ذلك ومطارد، وأسألك الرضا عن العلماء الأماثل القائمين بخدمة الشريعة فلا أحد لهم في ذلك مماثل، أمّا بعد،

فإنّ الله جلّت عظمته، وعظمت منّته، قد وفّق من اختاره من عباده للقيام، بخدمة هذه الشريعة الغرّاء، وأمدّه بثواقب الأفهام، فإذا أظلم ليل الشبهة أطلع من سماء علمه بدراً، وهو العالم الفاضل الماهر الكامل، صاحب الأفهام الدقيقة، والمعاني الرفيعة، حضرة المؤلّف لكتابه الذي سمّاه "المعتمد المستند"، وتصدّى فيه للردّ على أهل البدع

---

[1]- صالح بن محمد بن عبد الله بافضل (صاحب "الوقف" الشهير بـ"وقف بافضل بمكّة"). ولد بمكّة سنة ١٢٧7هـ، ونشأ بها، حفظ كثير من المتون في عدة فنون، وجدّ في طلب العلم، فتلقى من علماء المسجد الحرام، منهم: الشيخ محمد سعيد بابصيل، ولازم السيّد بكري شطا، وتفقّه عليه، وأجازه إجازةً عامة، وحضر دروس السيّد أحمد دحلان، أجيز بالتدريس في المسجد الحرام، فتصدّر له ودرّس بالمسجد الحرام، وكانت حلقة درسه في الحصوة التي أمام باب الزمامية، وانتفع به كثيرون، منهم: الشيخ عبد الله بن أحمد ميرداد وغيره، توفيّ –رحمه الله– بمكّة المكرّمة في ١٣٣٣هـ. (مختصر "نشر النور والزهر"، صـ212، و"سير وتراجم... إلخ"، صـ134).

والكفر والضلال بما فيه مقنع لذوي البصائر، ومَن هو بطريق الحقّ لا يجحد، وهو الإمام أحمد رضا خان، وبيّن في رسالته هذه التي تصفّحتها مختصر كتابه المذكور، وبيّن لنا أسماء رؤوساء الكفر والبدع والضلال مع ما هم عليه من المفاسد وأكبر المصائب، فباءوا بخسران مبين، وعليهم الوبال إلى يوم الدين، فقد أحسن المؤلّف في ابتداع هذا التصنيف، وأجاد في اختراع هذا الترصيف، فشكر الله سعيه وأمدّه بالبراهين لقمع الملحدين، بجاه سيّد المرسلين سيّدنا محمّد، صلّى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين، آمين، ياربّ العالمين!

رقمه الراجي عفو ربّه والفضل، محمّد صالح بن محمّد بافضل.

محمد صالح بن محمد بافضل

130٢ه

تقريظ

الفاضل الكامل، ذو محاسن الشمائل، والفيض الربّاني، مولانا **الشيخ عبد الكريم الناجي الداغستاني**[1]، حفظ من شرّ كلّ حاسد وشاني.

---

[1]- السيد عبد الكريم بن حمزة الداغستاني الشافعي نزيل البلد الحرام، ولد ببلاده "دَرْبَنْدْ" سنة 1267ه، كما أفادني هو بذلك، ونشأ بها وحفظ القرآن المجيد، اشتغل بتحصيل العلوم على علمائها، فقرأ عليهم في كلّ فنّ من الفنون، وانتفع بهم، ثمّ ذهب إلى ديار بكر، وتمّ طلبه هنالك على مَن بها من العلماء الأفاضل، وأجازه سائر شيوخه، وأذنوا له بالتدريس فدرّس في ديار بكر، وتصدّر له في سنة ثمان وثمانين، ولبث بها إلى سنة ستّ وتسعين، ثمّ رحل إلى "مصر" وأقام بها سنة واحدة، ثمّ قدم مكّة المشرّفة لأداء الفريضة وجاور بها وحضر دروس الشيخ عبد الحميد الداغستاني تلميذ العلاّمة الباجوري، ولازمه وقرأ عليه "تحفة" للعلاّمة ابن حجر، و"سنن أبي داوُد"، وأجازه بمرويّاته وانتفع به الكثيرون، ولبث يدرّس بالمسجد الحرام، وبخلوته الكائنة بـ"مدرسة

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاة والسلام على سيّدنا محمّد وآله وصحبه أجعمين،

أمّا بعد،

فإنّ هؤلاء المرتدّين، قد مرقوا من الدين، كما يمرق الشعرة من العجين، كما قاله النبيّ الأمين، وكما صرّح به صاحب هذه الرسالة المسطّرة، بل هم الكفرة الفجرة، قتلهم واجب على من له حدّ[1] ونصل وافر، بل هو أفضل من قتل ألف كافر، فهم الملعونون، وفي سلك الخبثاء منخرطون، فلعنة الله عليهم وعلى أعوانهم، ورحمة الله وبركاته على من خذلهم في أطوارهم هذا، وصلّى الله على سيّدنا محمّد وآله وصحبه أجمعين.

خادم العلم الشريف في المسجد الحرام، عبد الكريم الداغستاني.

عبد الكريم الناجي

....

الراودية" في سائر الفنون، حتىّ أنّه كان يدرّس في الفقه الحنفي لما أنّه قد قرأه على بعض العلماء الحنفيّة، وتخرّج به علماء أفاضل كثيرون مدرّسون، وأنّه رجل مخلص، فاضل، كامل، متواضع، متفنّن، فلكي، وقد تزّوج بمكة وأولد الأولاد، وصار ذا ثروة وملك داراً وهو الآن قيم بالبلد الحرام مشتغل بالتدريس والعبادة وإفادة الأنام من أعيان فضلائها وأعاظم كبرائها، وتوفّي سنة ١٣٣٨هـ.

(مختصر "نشر النور والزهر"، صـ٢٧٩، و"سير وتراجم... إلخ"، صـ٢٣٠).

[1] – وهو سلطان الإسلام من ممالك الإسلام –أعزّ الله نصره إلى يوم القيام–، أمّا عامّة المسلمين فإنّما لهم الردّ باللسان والحذر بالجنان، وتنفير الإخوان عن استماع كلام كلّ شيطان، فإنّما يكلّف الله نفساً وسعها. اهـ ١٢

تقريظ

الشارب من منهل الإيمان اليماني، الفاضل الكامل البالغ منتهى الأماني، مولانا **الشيخ سعيد بن محمد اليماني**[1]، لا زال محفوظاً ومحظوظاً بأطائب التهاني.

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللّهم حمد أهل ودادك، من وفّقتَهم للعمل على وفق مرادك، فأدّوا ما حملوا من أعباء الديانة مع شهودهم العجز والاستكانة، لو لا أن أمددتّهم بالفتح والإعانة، ونسألك اللّهمّ في سلكهم انتظاماً، ومن مقسم الفضل معهم اقتساماً، ونصلّي ونسلّم على مَن فقّه وعلّم، وأوتي جوامع الكلم، وعلى آله الميامين، وأصحابه أصحاب اليمين، أمّا بعد،

فإنّ من جلائل النعم التي لا نثبت في ساحة شكرها أن قيّض الشيخ الإمام، والبحر الهمام، بركة الأنام، وبقية السلف الكرام، أحد الأئمّة الزهاد، والكاملين العباد، أحمد رضا خان للردّ على هؤلاء المرتدّين الضالّين المضلّين المارقين من الدين، مروق السهم من الرمية؛ إذ لا يشكّ ذو لبّ في ردّهم وضلالهم ومروقهم من الدين، جعل الله التقوى زاده، ورزقني وإيّاه الحسنى وزيادة، وأناله من الخيرات ما أراده، آمين بجاه الأمين!.

---

[1]– سعيد بن محمد اليماني (المتوفّ ١٣٥٤هـ)، ذكره الشيخ عبد الله أبو الخير مرداد في "نشر النور والزهر" من جملة مشائخ الشيخ أحمد شطا، والشيخ بكر صباغ، صـ92، 146 من "المختصر"، سافر إلى أندونوسيا حينما بدأ دور آل سعود في الحجاز المقدّس.

("الدليل المثير"، صـ 108، "سير وتراجم... إلخ"، صـ262).

رقمه أقلّ الخليقة، بل لا شيء في الحقيقة، فقير رحمة ربّه، وأسير وصمة ذنبه، خويدم طلبة العلم في المسجد الحرام، سعيد بن محمّد اليماني، غفره الله له ولوالديه ولمشايخه وجميع المسلمين، آمين...!.

سعيد بن محمّد اليماني

١٣١٦هـ

تقريظ

الفاضل الحاوي للدلائل والدعاوي، الحائد الزاوي عن كلّ المساوي، مولانا **الشيخ حامد أحمد محمّد الجداوي**[1]، حفظ عن شرّ كلّ غبيّ وغاوي.

بسم الله الرحمن الرحيم

وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم، الحمد لله العلي الأعلى الذي ﴿جَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِيَ ٱلْعُلْيَا﴾ [التوبة: 40]، سبحانه من إله تنزّه وجوباً عن الزور والبهتان، وعن إمكان النقائص وسمات الحدوث

[1]– محمد حامد أحمد الجداوي، ولد بمكة المكرمة سنة 1277هـ ونشأ بها، ثم سافر إلى مصر فتخرج من الأزهر، كان مدير "مدرسة الفلاح" بمكّة المكرّمة، هذه المدرسة عليا من مدارس مكّة المكرّمة بعد "المدرسة الصولتية"، وكان سبط مفتي الشافعيّة شيخ الإسلام السيّد حسين بن محمد الحبشي المكّي –رحمه الله تعالى–، وأخذ منه ومن الشيخ يوسف بن إسماعيل النبهاني، وقد أجازه كثير من علماء الإسلام في التصوّف، توفي بمكة عام 1324هـ. ("سير وتراجم... إلخ"، صـ236).

والإمكان، سبحانه وتعالى عمّا يقول الظالمون علوّاً كبيراً، والصلاة والسلام على أفضل خلق الله على الإطلاق، وأوسعهم علماً وأكملهم في الخلق والأخلاق، من آتاه الله علم الأوّلين والآخرين، وختم به النبوّة ختماً حقيقيّاً فهو خاتم النبيين، كما عُلم ذلك من ضروريات الدين، التي ثبتت بسواطع أدلّة البراهين، سيّدنا ومولانا محمّد بن عبد الله الذي هو أحمد المبشَّر به على لسان ابن مريم المسيح المفرد الأوحد، صلّى الله عليه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وأصحابه والتابعين، ومن تبعهم بإحسان من أهل السنّة والجماعة أجمعين، ﴿أُوْلَـٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ﴾ [المجادلة: 22]، جعل الله مع التأييد، والتأبيد سنّتهم وأسنّتهم وألسنتهم وأقلامهم رماحاً في نحور المارقين من الدين، كما يمرق السهم من الرمية يقرأون القرآن لا يجاوز حناجرهم ﴿أُوْلَـٰٓئِكَ حِزْبُ ٱلشَّيْطَـٰنِۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱلشَّيْطَـٰنِ هُمُ ٱلْخَـٰسِرُونَ﴾ [المجادلة: 19]، أمّا بعد،

فقد طالعت هذه النبذة التي هي أنموذج "المعتمد المستند"، فوجدتُها شذرة من عسجد، وجوهرة من عقود درٍّ وياقوتٍ وزبرجد، قد نظّمها بيد الإجادة في سلك إصابة الصواب في الإفادة، العمدة القدوة العالم العامل الحبر البحر الرحب العذب المحيط الكامل المحبوب المقبول المرتضى، محمود الأقوال والأفعال مولانا الشيخ أحمد رضا، متّعنا الله والمسلمين بحياته، ونفعه ونفعنا وإيّاهم في الدارَين بعلومه ومصنّفاته تدلّ على أنّ أصلها حجّة حقّ بالغة، وشمس هدى باهرة بازغة لأدمغة الأباطيل دامغة، ولظلمات شبهات أهل الزيغ ماحية ماحقة، حتىّ أضحت بأنوارها وحقّ الحقّ زاهقة، كيف! وهي لباب في بابها، ومصيبة في جوابها؛ إذ لا شكّ أنّ من تلطخ بالأنجاس المنفرة من أرجاس بدع العقائد المكفّرة، كان حرياً بأن يكفّر، ويحذر عنه كلّ أحد ولو كافراً، وينفرّ؛ إذ هو أكبر الكبائر، وحاشا أن يكون من الأكابر، بل هو أصغر الأصاغر، ويجب على كلّ عاقل أن يعظه ولا يعظّم، وكيف! ومن يهن الله فما له مكرم، فإن صلح حاله، وإلاّ وجب بالتي هي أحسن

جداله، فإن تاب وإلاّ وجب[1] قتله وقتاله، وكان في مستقرّ سقر مآله، ألا...! وإنّ القلم أحد اللسانين، وإنّ اللسان أحد السنانين، وإنّ حسم رقاب البدع المكفّرة أحد الحسامين، وإنّ إحسان المجادلة بقواطع الحجج أحد الجهادين، ﴿وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴾ [العنكبوت: ٦٩] ﴿سُبۡحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝١٨٠ وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلۡمُرۡسَلِينَ ۝١٨١ وَٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝١٨٢﴾ [الصافات: ١٨0-١٨2].

حامد أحمد محمّد......

---

[1] – أي: إن كان القائل شرذمة قتلهم سلطان الإسلام، وإن كانت لهم فئة قاتلهم بجنود الإسلام، وأمّا العلماء والعامّة فلهم الردّ عليه بالتحرير والتقرير، كما أفاد بقوله: ألا وإنّ القلم... إلخ اهـ.

الفواكه الهنيّة والتسجيلات المدنيّة
١٣٢٤هـ

تقريظ

تاج المفتين، وسراج المتّقنين، مفتي السادة الحنفيّة بـ"مدينة الأمينة الصفيّة"، ناصر السنّة بالنجدة والبأس، مولانا **المفتي محمد تاج الدين إلياس**[1]، لا زال مبجلاً عند الله وعند الناس.

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾ [آل عمران: ٨] ﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ [آل عمران: ٥3] سبحانك جلّ شأنك، وعزّ سلطانك، وسطع برهانك، وسبق إلينا إحسانك، تقدّست ذاتك وصفاتك، وتنزّهت عن المعارض آياتك وبيّناتك، نحمدك على أن هديتنا لدين الحقّ، وأنطقتنا بلسان الصدق، وأرسلت إلينا سيّد الأنبياء، وخاتم الرسل الأصفياء، سيّدنا محمّد بن عبد الله ذا الآيات الباهرة، والحجج الساطعة القاهرة، والمعجزات الباقيات الظاهرة، فآمنّا به واتّبعناه ووقّرناه ونصرناه، فلك الحمد كما يجب والثناء الجميل، على ما هديتنا إليه من سواء السبيل، فصلّ ياربّنا! وسلّم على هادينا إليك، ودالنا عليك، صلاةً تليق بك منك إليه، وسلّم وبارك كذلك عليه، وآله وذويه، وأجز حملة شريعته في كلّ عصر، وحماة دينه في كلّ مصر، بأفضل ما تجازي به المحسنين، وبأوفر ما تثيب به المتّقين وبعد،

فقد اطّلعت على ما حرّره العالم النحرير، والدرّاكة الشهير، جناب المولى الفاضل الشيخ أحمد رضا خان من علماء أهل الهند -أجزل الله مثوبته، وأحسن عاقبته- في الردّ على الطوائف المارقة من الدين، والفِرَق الضالّة من الزنادقة الملحدين، وما أفتى به في حقّهم

---

[1]- مولانا المفتي تاج الدين إلياس: ذكره عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني من جملة مشائخه المدنيّين في "فهرس الفهارس والأثبات"، ١/٣٦٦، ٣٦٩، ٢/٧٦١، ٩٠١.

في كتابه "المعتمد المستند"، فوجدتّه فريداً في بابه، ومجيداً في صوابه، فجزاه الله عن نبيّه ودينه والمسلمين خير الجزاء، وبارك في حياته حتىّ يزيح به شبه أهل الضلالة الأشقياء، وأكثر في الأمّة المحمّدية أمثاله، وأشباهه وأشكاله، آمين!

الفقير إليه –عزّ شأنه– محمّد تاج الدين ابن المرحوم مصطفى إلياس الحنفي المفتي بـ"المدينة المنوّرة"، غفرله.

محمّد تاج الدين إلياس

1291هـ

تقريظ

أجلّ الأفاضل، أمثل الأماثل، القوّال بالحقّ، وإن ثقل وشقّ، مفتي "المدينة" سابقاً، ومرجع المستفيدين لاحقاً، الفاضل الربّاني، مولانا **الشيخ عثمان بن عبد السلام الداغستاني**[1] دام بالتهاني، وفوز الآمال والأماني.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، أمّا بعد،

فقد اطّلعت على هذه الرسالة البهيّة، والمقالة الواضحة الجليّة، فوجدت مولانا العلاّمة، والبحر الفهّامة، حضرة أحمد رضا خان، قد انتدب للردّ على هذه الطائفة المارقة من الدين، الكفرة السالكة سبيل المفسدين، فأظهر فضائحهم القبيحة في "المعتمد

---

[1]– عثمان بن عبد السلام الدغستاني: ذكره الشيخ عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني من جملة مشائخه المدنيّين في "فهرس الفهارس"، ١/١٢٦، ٣٠٣، 2/٦٩٣، ٧٦١.

المستند"، فلم يبق من نتائجهم الفاسدة فيه إلاّ وزيّفها، فليكن منك التمسّك بتلك العجالة السنيّة، تظفر في بيان الردّ عليهم بكلّ واضحة دامغة جليّة، لا سيّما المتصدّي لحلّ رأية هذه الفرقة المارقة التي تدّعى بالوهابية، ومنهم مدّعي النبوّة غلام أحمد القادياني، والمارق الآخر المنقص لشأن الألوهيّة والرسالة قاسم النانوتي، ورشيد أحمد الكنكوهي، وخليل أحمد الأنبهتي [السهارنفوري]، وأشرّفعليّ التانوي، ومن حذا حذوهم، فجزى الله خيراً حضرة الشيخ أحمد رضا خان، فإنّه شفى وكفى بما أفتى به في كتابه "المعتمد المستند" المذيّل بتقاريظ علماء "مكّة المكرّمة"، فإنّهم يحقّ عليهم الوبال، وسوء الحال؛ لأنّهم من المفسدين في الأرض، هم ومنّ على منوالهم، ﴿قَـٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴾ [التوبة: 30]، وجزى الله حضرة الشيخ أحمد رضا خان، وبارك فيه وفي ذرّيّته، وجعله من القائلين بالحقّ إلى يوم الدين.

الفقير إلى عفو ربّه القدير، عثمان بن عبد السلام داغستاني، مفتي "المدينة المنوّرة" سابقاً، عفا الله عنه.

عثمان بن عبد السلام داغستاني

١٢٩٦هـ

تقريظ

الفاضل الكامل، باهر الفضائل، ظاهر الفواضل، طاهر الشمائل، مفتي المالكيّة بالمدينة المنوّرة، ذو اللمّة الملكيّة، السيّد الشريف السرّي، مولانا **الشيخ أحمد الجزائري**[1]، دام بالفيض الباطني والظاهري.

بسم الله الرحمن الرحيم

وعليكم السلام ورحمة الله تعالى وبركاته، وتأييده ومعونته ومرضاته!

الحمد لله الذي جعل أهل السنّة والجماعة معزوزين إلى قيام الساعة، والصلاة والسلام على سندنا، وذخرنا وملاذنا ومعتمدنا، سيّدنا محمّد إنسان عين هذا الوجود الثابت كماله وإجلاله، ومجده وإفضاله، لدي أهل النقل والعقل والشهود، -القائل: ((ما ظهر أهل بدعة إلاّ أظهر الله لهم حجّته على لسان من شاء من خلقه))[2]، والقائل: ((إذا ظهرت البدع أو الفتن وسبّ أصحابي فليظهر العالم علمه، ومن لم يفعل ذلك فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً))[3]، والقائل: ((أترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه النّاس اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس))، رواه ابن أبي الدنيا والحكيم والشيرازي وابن عدي والطبراني والبيهقي والخطيب عن بهز بن حكيم عن

---

[1]- أحمد بن أحمد بن عبد القادر الجزائري المدني المالكي، درس عند الشيخ المعمر محمد أمين بن عمر بالي زاده المدني مفتي الحنفية بالمدينة المنوّرة، ذكره الشيخ عبد الحي الكتّاني في "فهرس الفهارس"، ١/369.

[2]- "كنز العمّال"، عن ابن عباس رضي الله عنهما، ١/٢٢٠.

[3]- "ميزان الاعتدال"، حرف الميم، مَن اسمه: محمد بن عبد المجيد التميمي المفلوج، ٣/٦٠٣ بتصرّف، "المعجم الكبير"، ر: ١٠١٠، 19/٤١٨، "تاريخ بغداد"، الرقم: ٣٤٩، ذكر محمد بن أحمد أبو عبد الله البرزاطي، ١/٣٨٢.

جدّه[1]– وعلى آله وصحبه والتابعين من أهل السنّة والجماعة المقلّدين للأئمّة الأربعة المجتهدين، أمّا بعد،

فقد اطّلعت على ما تضمّنه هذا السؤال مع الإمعان الذي عرضه حضرة الشيخ أحمد رضا خان –متّع الله المسلمين بحياته، ومتّعه بطول العمر والخلود في جنّاته– فوجدتّ ما نقله من الأقوال الفظيعة عن أهل هذه البدعة الشنيعة، كفر صراح، ومرتكبها بعد الاستتابة، دمه[2] مباح، ومؤلّفها مستحقّ بتكليف مضغ لسانه، ورضّ يده وبنانه حيث استخفّ بمقام الألوهية، واستحقر منصب الرسالة العموميّة، وعظّم أستاذه إبليس، وشاركه في الإغواء والتلبيس، فعلى من بسط الله لسانه من العلماء الأعلام، وأطلق يده من الأمراء والحكّام أن يجتهدوا في إزالة بدعتهم باللسان والسنان حتىّ يستريح منهم العباد والبلاد والأذهان، ألا! وإنّ بـ"مكّة" بلد الله الأمين، طائفة منهم شياطين، فليحذر العوام من مخالطتهم بالكلّية، فإنّها والله! أشدّ من مخالطة المجذوم في الأذيّة، ومنهم أيضاً عندنا بـ"المدينة النبويّة"، شرذمة قليلة مستترة بالتقيّة، فإن لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم "المدينة" عن مجاورتها لما هو ثابت في الحديث الصحيح من خاصيتها هذا، ونسأل الله تعالى إن أراد بالنّاس فتنة أن يقبضنا إليه غير مفتونين، وأن يرزقنا حسن النيّة ويجعلنا من المخلصين.

---

[1] – أي: عن أبيه، وهو عن أبيه جدّ هذا معاوية بن حيده القشيري رضي الله تعالى عنه اهـ، (مصحّح).

[2] – هذه الأحكام إلى قوله: "ورضّ يده"، لسلطان الإسلام –أيّده الله بنصره–، كما سيفصّل الشيخ آنفاً أنّ على العلماء إزالة بدعتهم باللسان، وعلى الحكّام بالسنان، وعلى العوام الحذر عن مخالطتهم اهـ.

قاله بلسانه، ورقمه ببنانه، أحقر الورى، وخادم العلماء والفقراء، شيخ المالكيّة، بحرم خير البريّة السيّد أحمد الجزائري المدني مولداً، الأشعري معتقداً، المالكي مذهباً، القادري طريقةً ونسباً، حامداً مصلّياً ومسلّماً معظّماً مبجلاً متمّماً عبده.

السيّد أحمد الجزائري

تقريظ

كبير العلماء، وكريم الكرماء، كنز العوارف، ومعدن المعارف، ذو شيبة العلماء، الموفّق من السماء، ذو الفيض الملكوتي، مولانا **الشيخ خليل بن إبراهيم الخربوتي**[1]، أيّده الله بالنصر اللاهوتي.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ربّ العالمين، والصلاة والسلام على خاتم النبيّين، سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين، أمّا بعد،

فتحرير علماء الإسلام، المقرّر في هذا المقام، هو الحقّ المبين الواجب اعتقاده بإجماع علماء المسلمين، حسبما حقّقه العالم العلاّمة الفاضل الكامل المولوي أحمد رضا خان البريلوي في كتابه "المعتمد المستند"، أدام الله تعالى نفع المسلمين به على الأبد، والله الهادي إلى الصواب، وإليه المرجع والمآب.

أمر بكتبه خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوي، خليل بن إبراهيم الخربوتي.

خليل بن إبراهيم خربوتي

---

[1]– لم نجد ترجمته.

تقريظ

الضوء المنوّر، والرّوح المصوّر، صورة السَّعادة، وحقيقة السيادة، ذو الحسنى وزيادة، ودلائل الخيرات، وجلائل المبرات، الحميد الرشيد، مولانا **السيّد محمّد سعيد**[1]، شيخ الدلائل، لا زال بالفضائل.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي به تستنتج المطالب، وتتيسّر المآرب، حمداً نتمسّك بيمنه، ونلجأ من المخاوف إلى أمنه، وصلاةً وسلاماً يتواليان ما توالي الملوان على سيّدنا محمد الذي أشرقت ببعثته السماء والأرض، ولاذ به الخلائق عند اشتداد الهول يوم العرض، وعلى آله الذين اقتبسوا النور من أضوائه، وحفظوا أقواله وأفعاله فهم لمن بعدهم في الدين قدوة، وفي الهدي المحمّدي لكلّ تابع بهم أسوة، وبذلك كان الحفظ بهذه الشريعة الغرّاء مختصّاً بقول الصادق المصدوق: ((لا تزال طائفة من أمّتي ظاهرين حتىّ يأتيهم أمر الله وهم ظاهرون))[2] أمّا بعد،

فإنّ الله جلّت عظمته، وعظمت منّته، قد وفّق من اختاره من عباده لخدمة هذه الشريعة الغرّا، وأمدّه بثواقب الإفهام، فإذا أظلم ليل الشبهة أطلع من سماء علمه بدراً، فصارت بذلك محفوظة عن التغيير والتبديل بين جهابذة العلماء النقّاد جيلاً بعد جيل، ومن أجلّهم العالم العلاّمة، والبحر الفهّامة، حضرة الشيخ المولوي أحمد رضا خان، فقد أجاد في ردّه في

١- الشيخ السيّد محمد سعيد بن محمد المغربي: ذكره الكتّاني في "فهرس الفهارس"، ١/1109.

2- "صحيح مسلم"، كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ: ((لا تزال طائفة... إلخ))، ٢/١٤٣.

"كنز العمّال"، عن المغيرة، ر: ٣٤٤٩٦، ١٢/١٦٤.

كتابه "المعتمد المستند" على الزائغين المرتدّين أهل الفساد والنكد، فجزاه الله عن الإسلام والمسلمين خيراً، وصلّى الله على سيّدنا محمّد وآله وسلم.

قاله بلسانه، ورقمه ببنانه، الفقير لربّه، محمّد سعيد ابن السيّد محمّد المغربي شيخ الدلائل، غفر الله له وللمسلمين.

شيخ الدلائل

السيّد محمد سعيد

تقريظ

الفاضل الجليل، والعالم النبيل، ذو الضياء الشمسي والنور القمري، مولانا **الشيخ محمد بن أحمد العمري**[1]، دام بالعيش الهنى الغضّ الطري.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ربّ العالمين، والصلاة والسلام على خاتم النبيين، وإمام المرسلين، وتابعيه بإحسان إلى يوم الدين، وبعد،

فقد اطّلعت على رسالة العالم العلاّمة، والمرشد المحقّق الفهّامة، صاحب المعارف والعوارف، والمنح الإلهيّة اللطائف، سيّدنا الأستاذ عَلم الدين وركنه، وعماد المستفيد ومتنه، المنلا الشيخ أحمد رضا خان -أمتع الله بوجوده، وأنار سماء العلوم بأنوار شهوده- فوجدتّها مكمّلة المقاصد، ومتمّمة المراصد، ومقيّدة الشوارد، وعذبة المصادر والموارد، قد استحوذت على شبه الملحدين فاجتثّتها، وأتت على أسباب الزنادقة فاستأصلتها مع وضوح الأدلّة

1- لم نجد ترجمته.

وسطوع البراهين، وعذوبة المسالك وصحّة الموازين، فجزاه الله ربّه عن نبيّه ودينه أحسن الجزاء، ووفاه أجره عن الإسلام وأهله بالمكيال الأوفى، شعر:

ولا زال في الإسلام فخراً[1] مشيدا به يهتدي في البرّ والبحر من يسري

قاله في ربيع الثاني 1324هـ، راجي دعائه محمّد بن أحمد العمري، أحد طلبة العلم بالحرم النبوي. **العمري**

فإنّ لي ذمة منه بتسميتي محمّداً

تقريظ

السيّد الشريف النظيف اللطيف الماهر العريف، ذو العزّ والتشريف، الغني عن التوصيف، حضرة مولانا **السيّد عبّاس ابن السيّد الجليل محمّد رضوان**[2]، شيخ الدلائل، عاملهما الله تعالى في اليوم العبوس بالرضوان.

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانك ربّنا لا نحصي ثناءً عليك، ولك الحمد منك وإليك، وصلاةً وسلاماً على نبيّك كاشف الغمّة، وعلى آله وصحبه هداة الأمّة، ما خطّ قلم، وخفّ إلى مسارعة الخيرات قدم، أمّا بعد،

---

[1]- لعلّ الأنسب: "قصراً" اهـ (مصحّحه).

[2]- السيّد عبّاس ابن السيّد الجليل محمد رضوان: (١٢٩٣هـ- ١٣٤٦هـ)، انظر للتفصيل: "أعلام من أرض النبوّة" لأنس يعقوب كتبي المدني، ٢/١١٣-١١٧، "تشنيف الإسماع"، صـ٢٦٢-٢٦٥.

فيقول فقير دعاء الإخوان، عبّاس ابن المرحوم السيّد محمّد رضوان: أطلقت عنان الطرف في ميدان براعة هذه الرسالة، فوجدتّها رافلة من السداد والرشاد في حلّتَي جمالة وجلالة، كافلة بالردّ على أهل البدع والضلالة، فهي "المعتمد المستند"؛ لكونها للمهتدين مفزعاً وسند، قد أوضحت ما ضلّت في إدراك دقائقه الأفهام، وحقّقت ما زلّت في حقائقه الأقدام، كيف لا! وهو العلاّمة الإمام الذكي الهمام النبيه النبيل الوجيه الجليل، وحيد العصر والزمان، حضرة المولوي أحمد رضا خان البريلوي الحنفي، لا زال روضاً يانعاً بالمعارف، وبدراً سائراً في منازل لطائف العوارف، أجزل الله لي وله الثواب، ومنحني وإيّاه حسن المآب، ورزقنا جميعاً حسن الختام بجوار خير الأنام، وبدر التمام، عليه وعلى آله وصحبه أفضل الصلاة وأتمّ السلام.

كاتبه خادم العلم ودلائل الخيرات في مسجد أفضل المخلوقات، عبّاس رضوان في اليوم السابع من ربيع الثاني.

عباس ابن السيّد محمد رضوان

بفضل بارئه يدخل الجنان

تقريظ

الفاضل العقول، أحد الفحول الطيّب الزكي الفطن الذكي، الغصن المزين بالطيب المغرسي، **مولانا عمر ابن حمدان المحرسي**[1]، ذكره الفوز والفلاح وما نسي.

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَ ۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ﴾ [الأنعام: 1]، والصلاة والسلام على سيّدنا محمّد خاتم النبيين، -القائل: ((لا تزال طائفة من أمّتي ظاهرين على الحقّ حتىّ تقوم الساعة)) رواه الحاكم عن عمر[2]، وفي رواية لابن ماجة عن أبي هريرة: ((لا تزال طائفة من أمّتي قوّامة على أمر الله لا يضرّها من خالفها))[3]- وعلى آله الهادين، وأصحابه الذين شادوا الدين، أمّا بعد،

فإنّي قد اطّلعت على ما حرّره العالم العلاّمة الدرّاكة الفهّامة، ذو التحقيق الباهر جناب الشيخ أحمد رضا خان في الخلاصة المأخوذة من كتابه المسمّى بـ"المعتمد المستند"،

---

[1]- عمر بن حمدان المحرسي التونسي المكّي المدني (١٢٩٢هـ- ١٣٦٨هـ/١٨٧٥م- ١٩٤٩م) مدرّس ومحدّث، وقد لقّب محدّث الحرمين الشريفين، كان من خلفاء المجدّد الإمام أحمد رضا خان البريلوي -عليه رحمة القوي-، وجمع أسانيده مختصراً في كتابه "ذوي العرفان ببعض أسانيد عمر حمدان"، وتلميذه الشيخ محمد ياسين الفاداني المكّي، قد ألّف في حياته وجمع أحواله وأسانيده في كتابه "مطمح الوجدان في أسانيد الشيخ عمر حمدان" في ثلاث مجلّدات، وثم بعد ذلك لخّصه في مجلّدين. ("أعلام من أرض النبوّة"، ١/١٦٩، "تشنيف الإسماع"، صـ٤٢٦-٤٣٢، "الدليل المثير"، صـ٣١٠- ٣٢٧، "سير وتراجم... إلخ"، صـ٢٠٤- ٢٠٧).

[2]- "المستدرك على الصحيحَين" للحاكم، كتاب الفتن والملاحم، لا يزال الدين قائماً... إلخ، ٤/٤٤٩.

[3]- "سنن ابن ماجه"، المقدّمة، كتاب السنّة، باب: اتباع سنّة رسول الله ﷺ، ر: ٧، ١/١٣.

فوجدتّه في غاية التحرير، فللّه درّ مؤلّفه، فلقد أماط الأذى عن طريق المسلمين، ونصح لله ولرسوله ولائمّة الدين وعامّتهم.

قاله في 8 ربيع الثاني عمر بن حمدان المحرسي المالكي مذهباً، الأشعري اعتقاداً، خادم العلم ببلدة سيّد الأنام، عليه أفضل الصلاة والسلام.

عمر ابن حمدان المحرسي

١٣٢٠هـ

التقريظ

منه –حفظه الله– ما سطره مرّة أخرى، والمسك بالتكرار أحقّ وأحرى.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدى مَن وفّقه بفضله، وأضلّ مَن خذّله بعدله، ويسّر المؤمنين لليسرى، وشرح صدورهم للذكرى، فآمنوا بالله بألسنتهم ناطقين، وبقلوبهم مخلصين، وبما أتتهم به كتبه ورسله عاملين، والصلاة والسلام على من أرسله الله رحمةً للعالمين، وأنزل عليه كتابه المبين، فيه تبيان كلّ شيء وإبطال إلحاد الملحدين، فبيّنه بسنّته الواضحة الأدلّة والبراهين، وعلى آله الهادين، وأصحابه الذين شادوا الدين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، لا سيّما الأئمّة الأربعة المجتهدين، ومن قلّد بهم من جميع المسلمين، أمّا بعد،

فقد سرحت نظري في رسالة الشيخ العالم العلاّمة باقر مشكلات العلوم، ومبين المنطوق منها والمفهوم بتوضيحه الشافي، وتقريره الكافي، الشيخ أحمد رضا خان البريلوي، المسمّاة بـ"المعتمد المستند"، –حفظ الله مهجته، وأدام بهجته– فوجدتّها شافيةً كافيةً فيما ذكر فيها من الردّ على مَن ذكر فيها، وهم الخبيث اللعين، غلام أحمد القادياني الدجّال

الكـذّاب مسـيلمة آخـر الزمـان، ورشـيد أحمـد الكنكـوهي، وخليـل أحمـد الأنبهـتي [السهارنفوري] وأشرّفعليّ التانوي، فهؤلاء إن ثبت عنهم ما ذكره هذا الشيخ مِن ادّعاء النبوّة للقادياني، وانتقاص النبي -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- من رشيد أحمد وخليل أحمد وأشرّفعليّ المذكورين، فلا شكّ في كفرهم ووجوب قتلهم على كلّ من يمكّنه[1] ذلك.

قاله الفقير إلى الله تعالى عمر بن حمدان المحرسي المالكي خادم العلم بالمسجد النبوي.

عمر ابن حمدان المحرسي

١٣٢٠ه

تقريظ

الفاضل الكامل، العالم العامل، الطبيب المداوي، لداء أهل المساوي، **السيّد محمّد بن محمّد المدني الديداوي**[2]، تغمّده الله تعالى بالفضل الحاوي.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله، والصّلاة والسّلام على رسول الله، وآله وصحبه ومن والاه، أمّا بعد،

فقد اطّلعت على ما سطره العلاّمة النحرير، والدرّاكة الشهير، الشيخ أحمد رضا خان، فوجدتّه سحراً لأولى الألباب، وترياقاً لكلّ مسمومٍ حائدٍ عن الصواب، وإنّ قوله

[1] - وهم سلاطين الإسلام، اهـ.

[2] - لم نجد ترجمته.

حقّ، وأدلّته المرسومة صدق، فيجب على كلّ مسلمٍ العمل بمقتضاها، وتكون هجيراه سرّاً وجهراً حتىّ ينال من الخيرات منتهاها.

كتبه أسير المساوي، فقير ربّه، محمد بن محمد الحبيب الديداوي عفي عنه.

السيد محمد الحبيب الديداوي

تقريظ

ذي الخير الجاري، والمير الساري بين الأمصار والبراري، أحد الأخيار من خيار الباري، **الشيخ محمّد بن محمّد السوسي الخياري**[1]، المدرّس بالحرم المختاري، تجلّى الله تعالى عليه بشأن الغفّاري.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ﴿ٱلَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ﴾ [التوبة: 33]، والصلاة والسلام الأتمّان الدائمان على أفضل الخلق على الإطلاق سيّدنا محمّد، وعلى آل وصحب ومن تبعه في قوله وفعله، وعلى سائر الأنبياء والمرسلين، وعلى آل وصحب كلّ أجمعين، وعلى جميع عباد الله الصالحين، أمّا بعد،

فقد اطّلعت على هذه الرسالة في الردّ على أهل الزيغ والكفر والضلالة، التي ألّفها العالم الفاضل الإنسان الكامل العلاّمة المحقّق الفهّامة المدقّق، حضرة الشيخ أحمد رضا خان -أصلح الله له الحال والشأن، آمين!-، فوجدتّها كافيةً في الردّ على هؤلاء الزائغين الملحدين المعتدين على الله تبارك وتعالى ورسول ربّ العالمين، الذين ﴿يُرِيدُونَ أَن يُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ

---

[1] - لم نجد ترجمته.

بِأَفْوَٰهِهِمْ وَيَأْبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ [التوبة: 32]، ﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهْوَآءَهُمْ﴾ [محمّد: 16]، وأصمّهم عن الحقّ وأعمى أبصارهم، ﴿وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ﴾ [النمل: 24]، ﴿وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ﴾ [الشعراء: 227]، كيف لا! وهي موافقة للنصوص الصريحة المشهورة الصحيحة، فجزى الله مؤلّفها عن هذه الأمّة الخيرية الجزاء الأوفى، وقربه ومن يلوذ به لديه زلفى، وأيّد به السنّة وهدم به البدعة، وأدام لأمّة محمّد -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- نفعه، آمين!

كتبه الفقير إلى الله الباري، محمّد بن محمّد السوسي الخياري، خادم العلم الشريف.

محمد السوسي الخياري

الكلم العلية لمفتي الشافعية
1324هـ

تقريظ

حائز العلوم النقلية، وفائز الفنون العقلية، الجامع بين شرف النسب والحسب، وارث العلم والمجد أبا عن أب المحقّق الألمعي، والمدقّق اللوذعي، مفتي الشافعيّة بالمدينة المحميّة، مولانا **السيّد الشريف أحمد البرزنجي**(1)، عمّت فيوضه كلّ رُومي وزنجي.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وجب له الكمال المطلق لذاته في ذاته وصفاته، الذي يسبّح له ويقدّسه عن كلّ نقص مَن في أرضه وسماواته، وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير، فـ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ﴾ [الشورى: 11]، كلامه الأزلي هو الصدق وعين اليقين، وقوله الفصل، والحقّ المبين، وأفضل الصلاة والتسليم، وأكمل الرحمة والبركة والتكريم، على سيّدنا ومولانا محمّد ﷺ الذي اصطفاه ربّه على العالمين، وآتاه علم الأوّلين والآخرين، وأنزل عليه "القرآن المجيد"، ﴿لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾ [فصّلت: 42]، وخصّه بالكمالات التي لا تستقصى، وعلّمه المغيّبات التي لا تحصى، فهو أفضل الخلق ذاتاً وشمائل على الإطلاق، وأكملهم عقلاً وعلماً وعملاً بلا شقاق، وختم به النبيّين، فلا رسول ولا نبيّ بعده، وأبّد شريعته فلا تنسخ حتّى تقوم

1- السيّد الشريف أحمد بن إسماعيل البرزنجي المدني مفتي الشافعية بالمدينة المنوّرة: ذكره في "فهرس الفهارس"، ١/٩٦، ١٧٩، ١٨١، ١٩٦، ٢٤٦، ٣٢٧.

الساعة، وينجز الله وعده، وآله الطيّبين الطاهرين، وأصحابه المؤيّدين بنصر الله على عدوّهم حتىّ أصبحوا ظاهرين أمّا بعد،

فيقول المحتاج إلى عفو ربّه المنجي، السيّد أحمد ابن السيّد إسماعيل الحسيني البرزنجي، مفتي السادة الشافعيّة في "مدينة خير البريّة"، -عليه أفضل الصلاة والتحيّة-:

إنيّ قد وقفت أيّها العلاّمة النحرير، والعلم الشهير، ذو التحقيق والتحرير، والتدقيق والتحبير، عالم أهل السنّة والجماعة، جناب الشيخ أحمد رضا خان البريلوي، -أدام الله توفيقه وارتفاعه- على خلاصة من كتابك المسمّى بـ"المعتمد المستند"، فوجدتّها على أكمل الدرجات من حيث الإتقان والمنتقد، وقد أزلتَ بها الأذى عن طريق المسلمين، ونصحتَ فيها لله ورسوله ولائمّة الدين، وأثبتَّ فيها ببراهين الحقّ الصحيحة، وامتثلتَ فيها قوله صلّى الله تعالى عليه وسلّم: ((الدين النصيحة))[1]، فهي وإن كانت غنيّةً عن الإطراء والتبجيل، والثناء الجميل، لكنّي أحببتُ أن أجاريها في رهانها، وأجلو عن بعض الوجوه في مضمار تبيانها، لكي أشارك صاحبها فيما استوجبه من الحظّ الجميل، والأجر المدّخر عند الله والثواب الجزيل.

فأقول: أمّا ما ذكر عن غلام أحمد القادياني من دعواه مماثلة المسيح، ودعواه الوحي إليه، والنبوّة، وتفضيله على كثير من الأنبياء، وغير ذلك من الأباطيل التي تمجّها الأسماع، وينفرّ عنها مستقيم الطباع، فهو في ذلك أخو مسيلمة الكذّاب، وأحد الدجّالين بلا ارتياب، لا يقبل الله منه علماً، ولا عملاً، ولا قولاً، ولا صرفاً، ولا عدلاً؛ لأنّه قد مرق عن دين الإسلام مروق السهم عن الرمية، وكفر بالله ورسوله وآياته الجليّة، فيجب على كلّ مؤمنٍ يخشى الله وعذابه، ويرجو رحمته وثوابه، أن يتجنبه وأحزابه، وأن يفرّ منه فراره من الأسد والمجذوم؛ لأنّ قربه داء سارٍ وبلاء جارٍ وشوم، وكلّ من رضي بشيء من مقالاته

---

[1]- "صحيح البخاري"، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ: ((الدين النصيحة... إلخ))، ١٣/١.

الباطلة أو استحسنه أو اتّبعه عليها، فهو كافر في ضلال مبين، ﴿أُوْلَٰٓئِكَ حِزْبُ ٱلشَّيْطَٰنِۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱلشَّيْطَٰنِ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ﴾ [المجادلة: 19]؛ لأنّه قد عُلم بالضرورة من الدين، ووقع الإجماع من أوّل الأمّة إلى آخرها بين المسلمين على أنّ نبينا محمّداً -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- خاتم النبيّين وآخرهم، لا يجوز في زمانه ولا بعده نبوّة جديدة لأحدٍ من البشر، وإنّ من ادّعى ذلك فقد كفر.

وأمّا الفرقة المسمّاة بـ"الأميرية" والفرقة المسمّاة بـ"النذيرية" والفرقة المسمّاة بـ"القاسمية" وقولهم: "لو فُرض في زمنه -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-، بل لو حدث بعده نبيٌ جديد، لم يخل ذلك بخاتميته... إلخ"[1]، فهو قولٌ صريحٌ في تجويز نبوّة جديدة لأحدٍ بعده، ولا شكّ أنّ مَن جوّز ذلك فهو كافر بإجماع علماء المسلمين، وهم عند الله من الخاسرين، وعليهم وعلى مَن رضي بمقالتهم تلك إن لم يتوبوا، غضبُ الله ولعنتُه إلى يوم الدين.

وأمّا الفرقة "الوهابية الكذّابيّة" أتباع رشيد أحمد الكنكوهي القائل بعدم تكفير مَن يقول بوقوع الكذب من الله بالفعل[2]، تعالى الله عمّا يقولون علواً كبيراً، فلا شكّ أيضاً أنّ مَن يقول بوقوع الكذب من الله تعالى، كافرٌ معلوم كفره من الدين بالضرورة، ومَن لا يكفّره فهو شريكه في الكفر؛ لأنّ القول بوقوع الكذب من الله تعالى يؤدّي إلى إبطال جميع الشرائع المنزّلة على نبيّنا -صلّى الله تعالى عليه وسلّم وعلى مَن قبله من الأنبياء والمرسلين-؛ لأنّ القول بذلك مستلزمٌ لعدم الوثوق بشيءٍ من الأخبار التي اشتملت عليها كتب الله المنزّلة، فلا يتصوّر مع ذلك إيمان وتصديقٌ جازمٌ بشيءٍ منها مع أنّ شرط الإيمان وصحّته التصديقُ الجازمُ بجميع ذلك، قال الله تعالى: ﴿قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ

---

[1]- "تحذير الناس" لقاسم النانوتوي، صـ١٣.

[2]- "الفتاوى الرشيدية"، كتاب العقائد، نسبة الكذب بالفعل إلى الله، صـ٢٠٨.

أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِـۧمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهُۥ مُسۡلِمُونَ ١٣٦ فَإِنۡ ءَامَنُواْ بِمِثۡلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهۡتَدَواْۖ وَّإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّمَا هُمۡ فِي شِقَاقٖۖ فَسَيَكۡفِيكَهُمُ ٱللَّهُۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ١٣٧﴾ [البقرة: ١٣٦، ١٣٧]؛ ولأنّ الرسل كلّهم أجمعين قد اتّفقوا على صدقه -سبحانه وتعالى- في جميع كلامه، فحينئذٍ يكون القول بوقوع الكذب من الله تعالى تكذيباً لجميع الرسل، ولا شكّ في كفر مَن يكذّبهم، ولا يلزم في ذلك دور بين تصديق الرسل لله تعالى وتصديق الله للرسل بالمعجزات؛ لأنّ التصديق بالمعجزة تصديقٌ بالفعل، وتصديق الرسل لله تعالى تصديقٌ بالقول، فانفكت الجهتان، كما وضّحه صاحب "المواقف"[] .

وأمّا استناد هذه الفرقة الضالّة في تجويز الكذب على الله ﴿سُبۡحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّٗا كَبِيرٗا﴾ [الإسراء: 43] إلى تجويز بعض الأئمّة الخلف في وعيد الله للعصاة، فهو استنادٌ باطلٌ؛ لأنّ كلّ آية ونصٌّ شرعيٌّ مشتملٌ على وعيدٍ لبعض العصاة. إذا كان ذلك الوعيد في تلك الآية أو النصّ مطلقاً، فهو مقيّد بمشية الله تعالى بلا ريب لقوله تعالى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ﴾ [النساء: ٤٨].

أمّا بالنظر إلى كلامه النفسيّ الأزلي؛ فلأنّه صفة واحدة، فالقيد والمقيّد فيها مجتمعان أزلاً وأبداً لا يفترقان. وأمّا بالنظر للوحي المنزّل، فالإطلاق والقيد يفترقان بحسب تعدّد الآيات وافتراقها، وكلّ مطلق فيها محمول على المقيّد منها، كما هي القاعدة الأصولية، فكيف يتصوّر مع هذا لزوم القول بالكذب على الله -جلّ شأنه- عند مَن يقول بجواز خلف الوعيد؟ والله المستعان على ما يصفون.

وأمّا قول رشيد أحمد الكنكوهي المذكور في كتابه الذي سمّاه بـ"البراهين القاطعة": "إنّ هذه السعة في العلم ثبتت للشيطان وملك الموت بالنصّ، وأيّ نصٍّ قطعيّ في سعة

علم رسول الله–صلّى الله تعالى عليه وسلّم–، حتىّ تردّ به النصوص جميعاً ويُثبت شرك... إلخ"[1]، فهو كفر من وجهين.

الوجه الأوّل: أنّه صريح في أنّ إبليس واسع العلم دونه –صلّى الله تعالى عليه وسلّم–، وهذا استخفافٌ صريحٌ به صلّى الله تعالى عليه وسلّم.

والوجه الثاني: أنّه جعل إثبات سعة العلم لرسول الله –صلّى الله تعالى عليه وسلّم– شركاً، وقد نصّ أئمّة المذاهب الأربعة على أنّ مَن استخفّ برسول الله كافرٌ، وأنّ مَن جعل ما هو من الإيمان شركاً وكفراً كافرٌ.

وأمّا قول أشرّفعليّ التانوي: "إن صحّ الحكم على ذات النبيّ المقدّسة بعلم المغيّبات –كما يقول به زيد–، فالمسؤول عنه أنّه ماذا أراد بهذا، أ بعض الغيوب أم كلّها؟ فإن أراد البعض، فأيّ خصوصيةٍ فيه لحضرة الرسالة ...!؟؛ فإنّ مثل هذا العلم حاصلٌ لزيد وعمرو، بل لكلّ صبي ومجنون، بل لجميع الحيوانات والبهائم... إلخ"[2]، فحكمه أيضاً أنّه كفرٌ صريحٌ بالإجماع؛ لأنّه أشدّ استخفافاً برسول الله –صلّى الله تعالى عليه وسلّم– من مقالة رشيد أحمد السابقة، فيكون كفراً بطريق الأولى، وموجباً لغضب الله ولعنته إلى يوم الدين، فهم جديرون بقول تعالى: ﴿قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَـٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَـٰنِكُمْ﴾ [التوبة: ٦٥، ٦٦].

هذا حكم هؤلاء الفِرَق والأشخاص إن ثبتت عنهم هذه المقالات الشنيعة، فنسأل الله الحنّان المنّان، أن يثبّتنا على الإيمان، والتمسّك بسنّة سيّد ولد عدنان، وأن يحفظنا من نزغات الشيطان، ووساوس النفوس وأوهامها الباطلة مدي الأزمان، وأن يجعل

---

[1]– "البراهين القاطعة" لرشيد أحمد الكنكوهي، بحث علم الغيب، ص٥5.

[2]– "حفظ الإيمان" لأشرفعليّ التهانوي، ص١٣.

مأوانا في فسيح الجنان، وصلّى الله تعالى وسلّم وبارك على سيّدنا محمّد سيّد الإنس والجان، والحمد لله ربّ العالمين.

أمر بكتابته المحتاج إلى عفو ربّه المنجي، السيّد أحمد ابن السيّد إسماعيل الحسيني البرزنجي، مفتي السادة الشافعية بـ"مدينة خير البريّة"، عليه أفضل الصلاة والتحيّة.

السيّد أحمد البرزنجي

تقريظ

الفاضل الشهير، مَن هو في بلاد الفهم كأمير، ولسلطان العلم مثل وزير، مولانا **الشيخ محمد العزيز الوزير المالكي المغربي الأندلسي المدني التونسي**[1]، حفظه الله تعالى عن كلّ ما يسيء.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعوت بصفات الكمال، الواجب تقديسه وتنزيهه عمّا لا يليق في الاعتقاد والمقال، والصلاة والسلام على نبيّه ومصطفاه وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه، المبرّء من كلّ مايشين، المستوجب من تنقصّه كلّ هوان، ثم عذاب مهين، وعلى آله وصحبه هداة الأنام، الناقلين من دينه القويم ما تندفع به النزغات وترهات الأوهام، وكلّ ذلك من معجزاته على ممرّ الدهور والأعوام، أمّا بعد،

فقد طالعتُ ما حرّر في هاته الرسالة السَنيّة من فضائح هاته الفِرَق وضلالاتهم الإبليسيّة، وقضيت من ذلك العجب، كيف زخرف لهم الشيطان ما أراد وبلغ منهم

---

[1]- لم نجد ترجمته.

الأرب، واختلق لهم أنواعاً من الكفر فهم فيها يعمهون، وتفنّنوا في سلوكها فهم من كل حدب ينسلون، حتىّ اعتدوا على جانب الربّ الكريم وسلكوا مسلكاً خبيثاً، ﴿وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثٗا﴾ [النساء: 87]، وتجرؤا على خاتم رسله المنتخب من صميم الصميم، المنزّل عليه: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٖ﴾ [القلم: ٤]، وما سطر بعدها من الفتاوى والأجوبة المرضية المجتثة لتلك الأباطيل من أصلها، الطاعنة بسنان الحقّ ورماح الفصل في أعناقها ونحرها، فذهبت هباء منثوراً لا يذكر، وأنىّ لظلام الديجور بقاء مع الصبح المنير الأبهر، سيّما ما نقّحه وهذّبه صاحب الرأية العلمية، حامل لواء مذهب ابن إدريس بالديار الطيّبة الزكيّة، مفتي الأنام، قدوة العلماء الأعلام، الآتي من البراعة والبلاغة في كلّ منزع لطيف، شيخنا وأستاذنا سيّدي أحمد البرزنجي الشريف، جزى الله جميعهم خير الجزاء، ومنحهم برّه الجزيل الأوفى، فلم يبق لمثلي مقال، وإنيّ لا أذكر مع الرجال، وهل يذكر مع الصقر الفراش، أو يقاس مرأي الفرس بنظر الخفاش؟، لكن خشيتُ من عدم الإجابة لهذا الشأن، وإن كنت بعيد الشأو عن فرسان هذا الميدان، ورجوتُ أن تنالني مع هؤلاء الفحول بهم صبابة، وأفوز بالقدح المعلّى في زمرة تلك العصابة، وأنتظم في سلك من انتضى سيفه نصرة للدين، والله يهدي للحقّ وبه أستعين، فأقول مقتفياً سبيل شيخنا المذكور: ضاعف الله للجميع الأجور فيما نقّحه من التحرير والتأصيل، وهذّبه من التفريع والتفصيل، أنّ انطباق الكلّيات على الجزئيّات، وإدخال هؤلاء الفرق تحت قواعد الشريعة المطهّرة، وتنزيل الأحكام بمقتضاها، قد حرّره سادتنا بالأجوبة المذكورة بما لا مزيد عليه، ولا ارتياب ولا شكّ فيه، وإنّما القصد جلب بعض نصوص توجب الاعتضاد، وتحكم أساس البنيان، والله وليّ الإرشاد.

قال عياض: "من ادّعى الوحي إليه أو النبوّة وما أشبه ذلك، فهو كافر حلال[1] الدم[2].

قال ابن القاسم فيمن تنبّأ وزعم أنّه يوحى إليه: إنّه كالمرتد دعا إلى ذلك سرّاً أو جهراً[3]، واستظهر ابن رشيد وارتضاه أبو المودّة خليل في توضيحه، أنّه يقتل دون استتابة حيث أسرّ لا ما إذا جهر.

وقال في "المختصر" []، عطفاً على ما يوجب الردّة: "أو أعلن بتكذيبه أو تنبّأ إلاّ أن يسرّ على الأظهر، وحكم مَن سبّ -عياذاً بالله- الجناب النبوّي الرفيع أو عابه أو ألحق به نقصاً في نفسه أو نسبه أو دينه أو شبّهه على طريق السبّ والإزراء عليه والتصغير لشأنه والعيب له، فهو سابٌّ له، حكمه القتل".

قال أبو بكر بن المنذر: أجمع عوام أهل العلم على أنّ حكم السابّ لمن ذكر يقتل، وممن قال بذلك مالك والليث وأحمد وإسحاق، وهو مذهب الشافعي[4].

وقال محمّد بن سحنون: أجمع العلماء أنّ الشاتم المنقّص لمن ذكر، كافرٌ والوعيد جارٍ عليه بعذاب الله، وحكمه عند الأمّة القتل[5]، "ومَن شكّ في كفره وعذابه........ كفر"[1].

---

[1]- قد تقدّم مراراً أنّ الأئمّة ذكروا هذه الأحكام لسلطان الإسلام -أيّد الله نصره- فإن قتل أحد أو إجراء الحدّ عليه إنّما هو له وإليه، وعلى العلماء إظهار مكائدهم وإبطال عقائدهم وردّ مفاسدهم، وعلى العوام الفرار منهم والإحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم، والله الموفّق اهـ،

(مصحّح).

[2]- "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى" لقاضي عياض المالكي، فصل: الوجه الثالث... إلخ، وفصل في بيان ما هو من المقالات كفر... إلخ، الجزء الثاني، صـ٢٤٧.

[3]- المرجع السابق، صـ٢٠٥.

[4]- المرجع السابق، الباب الأوّل في بيان ما هو في حقه ﷺ سبّ أو نقص... إلخ، صـ١٨٩، ملخّصاً.

[5]- هذا كلّه لسلطان الإسلام -أيّده الله نصره- كما تقدّم مراراً اهـ.

والنصوص عن مالك من رواية ابن القاسم وأبي مصعب وابن أبي أويس ومطرف وغيرهم مشحونة بها أمّهات كتب المذهب، كـ"كتاب ابن سحنون" و"المبسوط" و"العتبية" و"كتاب محمّد بن المواز"، وغيرها بـ: "أنّ حكم مَن شتم أو عاب أو تنقّص القتل[2] مسلماً كان أو كافراً ولا يستتاب[3].

ونصّ عياض: "أنّ مما يلحق في الحكم بمن ذكر أن ينفي ما يجب له، مما هو في حقّه نقيصة مثل أن يغضّ من مرتبته أو شرف نسبه أو وفور علمه أو زهده، فحكم هذا الوجه كالأوّل، القتل[4] دون تلعثم[5].

ثمّ قال: "اعلم أنّ مشهور مذهب مالك في السابّ وقول السلف وجمهور العلماء: قتله حدّاً لا كفراً إن أظهر التوبة منه، ولهذا لا تقبل عندهم توبته ولا تنفعه استقالته وفيئته، كانت توبته قبل القدرة عليه أو بعدها[6].

قال القابسي: "يقتل[7] بالسبّ إن أظهر التوبة؛ لأنّه حدّ[8]، ومثله لابن أبي....

زيد[9].

---

[1] – "الشفاء"، الباب الأوّل في بيان ما هو في حقه ﷺ سبّ أو نقص... إلخ، الجزء الثاني، صـ190، ملخّصاً.

[2] – هذا كلّه لسطان الإسلام –أيدّه الله نصره– كما تقدّم مراراً اهـ.

[3] – "الشفاء"، الباب الأوّل في بيان ما هو في حقه ﷺ سبّ أو نقص... إلخ، الجزء الثاني، صـ190.

[4] – هذا كلّه لسطان الإسلام –أيدّه الله نصره–، كما تقدّم مراراً اهـ.

[5] – "الشفاء"، الباب الأوّل في نسبه، فصل قال القاضي... إلخ، الجزء الثاني، صـ٢٠٣، ملتقطاً.

[6] – المرجع السابق، الباب الثاني في حكم سابّه وشائنه ومنتقصه... إلخ، صـ٢٢٢، ملخّصاً.

[7] – هذا كلّه لسطان الإسلام –أيدّه الله نصره–، كما تقدّم مراراً اهـ.

[8] – "الشفاء"، الباب الثاني في حكم سابّه وشائنه ومنتقصه... إلخ، صـ٢٢٢، ملخّصاً.

[9] – المرجع السابق.

وقال ابن سحنون: "لا تزيل توبته عنه القتل"[1]، وأمّا ما بينه وبين الله، فتوبته تنفعه[2].

وعلّله عياض: "بأنّه حقٌّ للنبيّ -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- ولأمّته؛ بسببه لا تسقطه التوبة كسائر حقوق الآدميّين[3].

وجمع ذلك العلاّمة خليل، في قوله: "وإن سبّ نبيّاً أو ملكاً أو عرض أو لعن أو عاب أو قذف أو استخفّ بحقّه أو ألحق به نقصاً أو غضّ من مرتبته أو وفور علمه أو زهده أو أضاف له ما لا يجوز عليه أو نسب إليه ما لا يليق بمنصبه على طريق الذمّ، قتل، ولم يستتب حدّاً"[4].

قال شرّاحه: "إن تاب أو أنكر وإلاّ قتل كفراً"[5].

وقال عياض في عداد ما هو من المقالات كفر: "إنّ منها: مَن جوّز على الأنبياء الكذب فيما أتوا به ادّعى في ذلك المصلحة بزعمه أم لا، فهو كافرٌ بإجماع[6].

وكذلك من ادّعى نبوّة أحد مع نبيّنا -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- أو بعده أو ادّعى النبوّة لنفسه أو جوّز.. اكتسابها[7].

1- المرجع السابق، ص٢٢٣.

2- المرجع السابق.

3- المرجع السابق، ملخّصاً.

4- "المواهب اللدنية" نقلاً عن العلاّمة خليل في "مختصره"، المقصد الرابع، حكم من انتقص... إلخ، ٢٨٢/٢.

5- "شرح الزرقاني على المواهب"، ومنها: إن سبّ أو انتقصه، قتل، ٣١٦/٥.

6- "الشفاء"، الباب الثالث في سابّ الله، فصل في بيان ما هو من المقالات كفر... إلخ، الجزء الثاني، ص٢٤٥، ملخّصاً.

7- المرجع السابق، ص٢٤٧،٢٤٦، ملتقطاً.

قال خليل: أو ادّعى شركاً مع نبوّته -عليه الصلاة والسلام- أو بعده أو جوّز اكتسابها.

وكذلك من ادّعى أنّه يوحى إليه وإن لم يدّع النبوّة، قال: فهؤلاء كفّار مكذّبون للنبيّ -صلّى الله تعالى عليه وسلّم-؛ لأنّه أخبر أنّه خاتم النبيين، وأنّه أرسل كافّة للنّاس[1].

وأجمعت الأمّة على أنّ هذا الكلام على ظاهره، وأنّ مفهومه المراد دون تأويل ولا تخصيص[2].

فلا شكّ في كفر هؤلاء الطوائف كلّها قطعاً إجماعاً وسمعاً[3].

قال سيّدي إبراهيم اللقاني:

وخصّ خير الخلق أن قد تمما	به الجميع ربّنا وعمّما
بعثته فشرعه لا ينسخ	بغيره حتى الزمان ينسخ

كذلك نقطع بتكفير كلّ مَن قال قولاً يتوصّل به إلى تضليل الأمّة وإبطال الشريعة بأسرها، وكذلك نقطع بتكفير مَن فضّل أحداً على الأنبياء.

قال مالك في كتاب ابن حبيب وابن سحنون، وقال ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحكم وأصبغ وسحنون: فيمن شتم أحداً منهم أو انتقصه، قتل[4]............. ولم يستتب[5].

---

[1]- المرجع السابق، صـ٢٤٧، ملتقطاً.

[2]- المرجع السابق.

[3]- المرجع السابق.

[4]- أي: قتله سلطان الإسلام -أيّد الله نصره- ولم يعرض عليه التوبة، وإن تاب لم يسمع وأمضى حكمه فيه؛ لأنّ قتله حدّاً والحدّ لا يسقط بالتوبة، والحدود لا يتولاّها إلاّ السلطان، كما نصّوا عليه، اهـ.

[5]- "الشفاء"، الباب الثالث في سابّ الله، فصل: وحكم مَن سبّ سائر أنبياء الله، الجزء الثاني، صـ٢٦١، بتغير قليل.

وقال عياض بعد تحرير عقود الأنبياء في التوحيد والإيمان والوحي وعصمتهم في ذلك، فأمّا ما عدا ذلك من عقود قلوبهم فجماعها: "إنّها مملوءة علماً ويقيناً على الجملة، وإنّها قد احتوت على المعرفة والعلم بأمور الدين والدنيا ما لا شيء فوقه".

وقال أيضاً: "ومن معجزاته -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- ما اطّلع عليه من الغيب وما يكون، وذلك بحر لا يدرك قعره ولا ينزف غمره من جملة معجزاته المعلومة على القطع الواصل إلينا خبرها على التواتر، وهذا لا ينافي الآيات الدالّة على أنّه لا يعلم الغيب إلاّ الله، ﴿وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ﴾ [الأعراف: 188]، فإنّ المنفي علمه من غير واسطة، وأمّا اطّلاعه عليه بإعلام الله له فأمر متحقّق، ﴿فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ﴾ [الجن: 26، 27]، وقال العضد في "عقائده": "ولا يجوز على الله الجهل والكذب""[1].

قال الدواني: والوجه في دفع الاستناد إلى جواز الخلف في الوعيد، أنّ آيات الوعيد مشروطة بشروط معلومة من الآيات الأخر والأحاديث، منها: الإصرار وعدم التوبة وعدم العفو، فيكون في قوّة الشرطيّة[2]، فكأنّه قيل: العاصي إذا أصرّ ولم يتب ولم يعف عنه بالشفاعة وغيرها يكون معاقباً، فعدم عقابه لعدم تحقّق واحد من تلك الشرائط لا يستلزم كذباً، أو يقال: المراد إنشاء الوعيد والتهديد لا حقيقة الأخبار فلا كذب، ونقل عياض عن ابن حبيب وأصبغ بن خليل أثناء نازلة تتضمّن الوقوع -والعياذ بالله- في الجناب الإلهي ما نصّه: "أ يشتم ربّ عبدناه، ثم لا ننتصر له، أنّا إذاً لعبيد سوء وما نحن له

---

[1]- "شرح العقائد العضدية"، صـ٦٧.

[2]- "الدواني على العقائد العضدية"، صـ٦٧، ٦٨.

بعابدين[1]، وذكر الإنشريسي في "معياره": حكى ابن أبي زيد أنّ الرشيد سأل مالكاً عن رجل شتم وذكر النبيّ -صلّى الله تعالى عليه وسلّم- وإنّ فقهاء العراق أفتوه بجلده، فغضب مالك وقال: يا أمير المؤمنين! ما بقاء الأمّة بعد نبيّها من شتم الأنبياء، قتل، ومن شتم الصحابة، ضرب[2].

والله يمنّ بحسن الاتّباع، ويحفظنا من الزيغ والزلل وسوء الابتداع، ونرجو من فضل الله ووعده النجاة من الوعيد بعدله بجاه المشفّع يوم الأرض والقيام، خاتم الأنبياء والرسل عليه وعليهم أفضل الصلاة والسلام، وعلى آله وصحبه الهادين المهديّين ومن اقتفى أثرهم إلى يوم الدين.

رقمه حليف العجز والتقصير، المفتقر لعفو ربّه القدير، عبده محمد العزيز الوزير، الأندلسي أصلاً، والتونسي مولداً ومنشأً، والمدني قراراً، ثمّ بفضل الله مدفناً، تحريراً في 5 ثاني ربيعين 1324هـ.

تقريظ

---

[1]- "الشفاء بتعريف حقوق المصطفى"، الباب الثالث، فصل: وأمّا مَن تكلّم... إلخ، الجزء الثاني، صـ٢٥٩.

[2]- المرجع السابق، الباب الأوّل في سبّه، فصل في الحجّة في إيجاب قتل من سبّه... إلخ، صـ١٩٦.

مَن في العلم تصدّر، وفي الدرس تقرّر، ودقّق النظر، وورد وصدر بتوفيق من القادر، **الشيخ الفاضل عبد القادر توفيق الشلبي الطرابلسي الحنفي**[1]، المدرّس بالمسجد الكريم النبوّي، منحه الله تعالى من فيضه القوي.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على مَن لا نبيّ بعده، وعلى آله وصحبه، وأتباعه وحزبه، أمّا بعد،

فإذا ثبت وتحقّق ما نسب لهؤلاء القوم وهم "غلام أحمد القادياني" و"قاسم النانوتوي" و"رشيد أحمد الكنكوهي" و"خليل أحمد الأنبهتي" و"أشرفعلي التانوي" وأتباعهم مما هو مبين في السؤال، فعند ذلك يحكم بكفرهم وإجراء أحكام المرتدّين عليهم، وإن لم تجر فيلزم التحذير منهم، والتنفير عنهم على المنابر وفي الرسائل، والمجالس والمحافل، حسماً لمادّة شرّهم، وقطعاً لجرثومة كفرهم، وخشيةً من أن تسري روح الضلالة في العالم من مؤمني بني آدم، وإنّما قيّدنا بالثبوت والتحقيق؛ لأنّ التكفير فجاجه خطرة، ومهايعه وعرة، لم تسلكه ساداتنا العلماء إلاّ بنور الإثبات، والاعتماد على قواطع براهين الأئمّة الأثبات، لا بمجرّد تخمين وأخبار، مرتقبين يوماً تشخص فيه الأبصار، وصلّى الله تعالى على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه وسلّم، أمر برقمه العبد الضعيف، عبد القادر توفيق الشلبي الطرابلسي، والمدرّس الحنفي في المسجد النبوي.

عبد القادر توفيق الشلبي

---

[1]– الشيخ الفاضل عبد القادر توفيق الشلبي الطرابلسي الحنفي: ذكره في "فهرس الفهارس"، ٦٩٣/٢، وفي "نشر النور والزهر"، صـ310.

الملحقات

الفهارس **الصفحة**

فهرس الآيات القرآنية

لَا تَقۡرَبُواْ ٱلصَّلَوٰةَ	٤٣	النساء	٦١
وَأَنتُمۡ سُكَٰرَىٰ	٤٣	النساء	٦١
إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ	٤٨	النساء	١٣٠
وَمَنۡ أَصۡدَقُ مِنَ ٱللَّهِ حَدِيثٗا	87	النساء	١٣٣
فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْ	١٣٥	النساء	٨١
ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُونَ	1	الأنعام	١٢٢
وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدۡرِهِۦٓ	٩١	الأنعام	٦٤
يُوحِي بَعۡضُهُمۡ إِلَىٰ بَعۡضٖ زُخۡرُفَ ٱلۡقَوۡلِ غُرُورٗا	١١٢	الأنعام	٥٤
وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُۚ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ ٱلۡكَلۡبِ إِن تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ أَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَث	١٧٦	الأعراف	٨١
وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ	188	الأعراف	١٣٨
قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُۖ أَنَّىٰ يُؤۡفَكُونَ	30	التوبة	١١٤
يُرِيدُونَ أَن يُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَيَأۡبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡكَٰفِرُونَ	32	التوبة	١٢٦
أَن يُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٰهِهِمۡ وَيَأۡبَى ٱللَّهُ إِلَّآ أَن يُتِمَّ نُورَهُۥ	32	التوبة	٩٩، ١٢٦
هُوَ ٱلَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ	٣٣	التوبة	٥٤

الآية	رقمها	السورة	الصفحة
لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ			
ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ	33	التوبة	٥٤، ١٢٥
جَعَلَ كَلِمَةَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلسُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ ٱللَّهِ هِىَ ٱلْعُلْيَا	40	التوبة	١٠٩
قُلْ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا۟ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ	٦٥، ٦٦	التوبة	١٣١
سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا	43	الإسراء	١٣٠
وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمْرُهُۥ فُرُطًا	٢٨	الكهف	٨١
أَرَءَيْتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ	٤٣	الفرقان	٨١
وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَىَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ	227	الشعراء	١٢٦
وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ أَعْمَٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ	24	النمل	١٢٦
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ	٥٠	القصص	٨١
وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُوا۟ فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلْمُحْسِنِينَ	٦٩	العنكبوت	١١٠
بَلِ ٱتَّبَعَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ	٢٩	الروم	٨١
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ	٤٧	الروم	٩٧
سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ	٣٨	الأحزاب	٥٩

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا	٥٦	الأحزاب	٨
لِمِثۡلِ هَٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ ٱلۡعَٰمِلُونَ	61	الصافات	٩٥
سُبۡحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلۡمُرۡسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿١٨٢﴾	١٨0- ١٨2	الصافات	١١٠
وَلَا تَتَّبِعِ ٱلۡهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ	٢٦	ص	٨١
لَّا يَأۡتِيهِ ٱلۡبَٰطِلُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهِۦۖ تَنزِيلٌ مِّنۡ حَكِيمٍ حَمِيدٍ	42	فصّلت	١٢٧
لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ	11	الشورى	١٢٧
وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمۡعِهِۦ وَقَلۡبِهِۦ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِۦ غِشَٰوَةً فَمَن يَهۡدِيهِ مِنۢ بَعۡدِ ٱللَّهِ	23	الجاثية	٩٩
فَتَعۡسٗا لَّهُمۡ وَأَضَلَّ أَعۡمَٰلَهُمۡ	8	محمّد	٩٩
أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ طَبَعَ ٱللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمۡ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَهۡوَآءَهُمۡ	16	محمّد	١٢٩
أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فَأَصَمَّهُمۡ وَأَعۡمَىٰٓ أَبۡصَٰرَهُمۡ	٢٣	محمّد	٩٤
يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُواْ كَلَٰمَ ٱللَّهِ	١٥	الفتح	٢٣
فَمَا ٱسۡتَطَٰعُواْ مِن قِيَامٖ وَمَا كَانُواْ مُنتَصِرِينَ	٤٥	الذاريات	٥٨
فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ	٥٠	الذاريات	٦٥
أُوْلَٰٓئِكَ حِزۡبُ ٱلشَّيۡطَٰنِۚ أَلَآ إِنَّ حِزۡبَ ٱلشَّيۡطَٰنِ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ	19	المجادلة	١١٠، ١٢٩

فهرس الأحاديث والآثار

فهرس الأعلام المترجمة

فهرس الكتب المترجمة

فهرس المحتويات

فهرس المصادر

إزالة الأوهام، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، أمرتسر: رياض الهند.
الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، القاري (ت١٠١٤هـ)، كراتشي: قديمي كتب خانه.
الأشباه والنظائر، ابن نجيم (ت٩٧٠هـ)، كراتشي: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية.
إعجاز الأحمدي، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، القاديان: ضياء الإسلام.
الأعلام، الزركلي (ت١٣٩٦هـ)، بيروت: دار العلم للملايين ١٩٩٥، ط١١.
الإعلام بقواطع الإسلام، ابن حجر الهيتمي (ت٩٧٤هـ)، تركيا: مكتبة الحقيقة دار لشقة.
أعلام المكيين من القرن التاسع إلى القرن الرابع عشر الهجري، الشيخ عبد الله بن عبد الرحمن المعلمي المكي، لندن: مؤسسة الفرقان للتراث الإسلامي ٢٠٠٠، ط١.
أعلام من أرض النبوّة، أنس يعقوب الكتبي المدني، جدّه: دار البلاد ١٩٩٤، ط١.
الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة، الإمام أحمد رضا القادري الهندي (ت١٣٤٠هـ)، لاهور: مؤسسة رضا ٢٠٠٣، ط٣.
البراهين القاطعة، خليل أحمد الأنبهتي [السهارنفوري] تلميذ الكنكوهي، ديوبند: كتب خانه إمدادية.
البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ابن نجيم (ت٩٧٠هـ)، كراتشي: شركة إيج إيم سعيد.
تاريخ بغداد، الخطيب البغدادي (ت٤٦٣هـ)، بيروت: دار الكتب العربي.
تتمة حقيقة الوحي، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، الهند: ميكزين القاديان.
تحذير الناس، المولوي قاسم النانوتوي، ديوبند: كتب خانه رحيمية.
تحفة كَولَرْوِيّة، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، القاديان: ضياء الإسلام.
الترغيب والترهيب، المنذري (ت٦٥٦هـ)، بيروت: مصطفى البابي.
تشنيف الإسماع بشيوخ الإجازة والسماع، الشيخ محمود سعيد ممدوح، القاهره: دار الشباب ١٤٠٣هـ.

الجامع الرضوي، ظفر الدين البهاري (ت١٣٨٢هـ)، حيدر آباد: مكتبة قاسمية بركاتية.
الجامع الصحيح، محمد بن عيسى الترمذي (ت ٢٧٩هـ)، تحقيق جميل العطار، بيروت: دار الفكر.
الجامع الوجيز، حافظ الدين البزازي (ت٨٢٧هـ)، باكستان: نوراني كتب خانه، بشاور.
جشمة مسيحي، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، الهند: مطبوعة القاديان.
حفظ الإيمان، أشرفعلي التانوي، باكستان: كتب خانه مجيدية، ملتان.
حقيقة الوحي، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، الهند: ميكزين القاديان.
حياة أعلى حضرة، ظفر الدين البهاري (ت١٣٨٢هـ)، بمبائي: رضا أكادمي ٢٦ كامبير إستريت ٢٠٠٣، ط١.
الدر المختار، العلاّمة علاء الدين الحصكفي، دهلي: مجتبائي.
الدليل المثير إلى فلك أسانيد الاتّصال بالحبيب البشير صلى الله عليه وآله وسلّم، العلاّمة السيد أبو بكر بن أحمد الحبشي، مكّة المكرّمة: مكتبة المكّية ١٩٩٧م.
الدواني على العقائد العضدية، الدواني، دهلي: مجتبائي.
الدولة المكّيّة بالمادّة الغيبيّة، الإمام أحمد رضا القادري الهندي (ت١٣٤٠هـ)، لاهور: مؤسّسة رضا ٢٠٠١، ط١.
ذوق نعت، حسن رضا خان (ت١٣٢٦هـ)، كراتشي: ضياء الدين ببليكيشنز ١٩٩٢.
رد المحتار على الدر المختار، ابن عابدين (ت١٢٥٢هـ)، تحقيق حسام الدين فرفور، دمشق: دار الثقافة ٢٠٠٠، ط١.
روحاني خزائن، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، باكستان: مطبوعة ربوَة.
سنن ابن ماجه، محمد بن يزيد القزويني (٢٧٣هـ)، بيروت: دار المعرفة.
سنن الترمذي = الجامع الصحيح.
سير وتراجم بعض علمائنا في القرن الرابع عشر للهجرة، عمر عبد الجبار المكي، جدة: مكتبة تهامة ١٩٨٢، ط٣.

سيرة صدر الشريعة، محمد عطاء الرحمن القادري، لاهور: مكتبة أعلى حضرة ٢٠٠٢.
شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، محمد بن عبد الباقي الزرقاني، بيروت: دار المعرفة.
شرح العقائد العضدية، العلاّمة محمد بن أسعد الصديقي، دهلي: مجتبائي.
الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القاضي عياض (٥٤٤هـ)، ملتان: عبد التواب أكادمي.
صحيح البخاري، الإمام محمد بن إسماعيل البخاري (ت٢٥٦هـ)، كراتشي: قديمي كتب خانه.
الصحيح البهاري = الجامع الرضوي.
صحيح مسلم، الإمام مسلم بن الحجاج القشيري (٢٦١هـ)، كراتشي: قديمي كتب خانه.
الفتاوى البزازية = الجامع الوجيز.
الفتاوى الحامدية، الشيخ حامد رضا بن الإمام أحمد رضا (ت ١٤٠٢هـ)، لاهور: زاوية ببلشرز ٢٠٠٤.
الفتاوى الرشيدية، رشيد أحمد الكنكوهي، كراتشي: محمد علي كارخانه، أردو بازار.
الفتاوى الهندية، مجموعة من العلماء، باكستان: مكتبة حقانية، كوئته.
الفضل الموهبي في معنى إذا صحّ الحديث فهو مذهبي، الإمام أحمد رضا الهندي (ت١٣٤٠هـ)، لاهور: مركزي مجلس رضا.
فهرس الفهارس والأثبات، عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٩٨٦.
كشف الظنون، حاجي خليفة (١٠٦٧هـ)، بيروت: دار الكتب العلمية ١٩٩٢.
الكلمة الفيصل، المرزا غلام أحمد القادياني (ت١٣٢٦هـ)، الهند: ميكزين القاديان.
كنز العمال، المتقي الهندي (ت ٩٧٥هـ)، بيروت: دار الرسالة.
مجلّة معارف رضا السنوية: كراتشي: الإدارة لتحقيقات الإمام أحمد رضا ١٩٨٩م/ ١٤١٠هـ.

المختصر من كتاب "نشر النور والزهر في تراجم أفاضل مكّة من القرن العاشر إلى القرن الرابع عشر" للشيخ عبد الله مرداد (ت١٣٤٣هـ)، جدة: عالم المعرفة ١٩٨٦م، ط٢.

مدارج النبوة، العلاّمة الشيخ عبد الحق الدهلوى، سكهر: المكتبة النورية الرضوية ١٩٩٧.

المستدرك، الحاكم النيسابوري (ت ٤٠٥هـ)، بيروت: مكتب المطبوعات الإسلامية.

المسند، أحمد بن حنبل (٢٤١هـ)، بيروت: المكتب الإسلامي.

المعتمد المستند بناء نجاة الأبد، الإمام أحمد رضا (ت١٣٤٠هـ)، بَمبائي: رضا أكادمي ٢٦ كامبير إستريت.

المعجم الكبير، الطبراني (ت٣٦٠هـ)، بيروت: المكتبة الفيصلية.

المكرّمة النبويّة في الفتاوى المصطفوية، مصطفى رضا (ت ١٤٠٢هـ)، لاهور: شبير برادرز.

ملتقى الأبحر، إبراهيم الحلبي (ت ٩٥٦هـ)، بيروت: دار الكتب العلمية ١٩٩٨.

من عقائد أهل السنة، عبد الحكيم شرف القادري، لاهور: منظمة الدعوة الإسلامية ١٩٩٥، ط١.

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، شهاب الدين القسطلاني (ت ٩٢٣هـ)، بيروت: المكتب الإسلامي.

ميزان الاعتدال، للذهبي (ت ٧٤٨هـ)، بيروت: دار الفكر.

نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر، عبد الحي الندوي (ت ١٣٤١هـ)، ملتان: طيّب أكادمي ١٩٩٢.

نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض، الشهاب الخفاجي (ت١٠٦٩هـ)، غجرات: مركز أهل السنّة بركات رضا.

نوادر الأصول، الحكيم الترمذي (ت٢٩٧هـ)، بيروت: دار صادر.

هدية العارفين، إسماعيل باشا البغدادي(ت١٣٣٩هـ)، بيروت: دار الكتب العلمية ١٩٩٢م.